۳۷۳
ترجمۂ لہوف

ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ

الحمد للہ والمنہ کہ دریں زمان میمنت اقتران کتاب نایاب مسمّٰی بہ

# لہوف

در مطبع اثنا عشری واقع کجھوا ضلع سارن مطبوع شد

قیمت ۶/ علاوہ محصولڈاک

جلد ۵۰۰ بار اول

ملنے کا پتہ۔ سید ر[?]حسین اڈیٹر رسالہ شیعہ ڈاکخانہ بازار بندی [?] ضلع سارن۔

نحمدہٗ و نصلی و نسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خداے قادر و دانا نے انسان کو اسلئے جوہر عقل و تمیز عطا فرمایا ہے کہ وہ اوسکے ذریعہ سے اچھے
برے جھوٹھ سچ کی تمیز کرسکے اسی صفت کیوجہ سے وہ تمام مخلوقات عالم میں اشرف و ممتاز ہے
یہ بدیہی بات ہے کہ اکثر مخلوقات خدا مثلاً آدمی۔ بندر۔ گھوڑے۔ گدہے۔ طوطے۔ مینا۔ کتا۔ بلی وغیرہ
اپنی نوع میں ایک ہی سانچے کے ڈھلے ایک ہی شکل کے بنے ہوئے ہیں لیکن یہ صاحب عقل
ہی کا کام ہے کہ فراست و غور و قیافہ و بشرہ سے بذریعہ عقل ہر ایک کی اچھائی برائی عیب و ہنر کو
دریافت کرلیتا ہے ایسا ہی مذاہب اور روایات کی نوع کا بھی حال ہے کہ گو وہ حسن و قبح راست
و دروغ سے مخلوط و مرکب ہیں مگر یہ عقل ہی کا کام ہے کہ بذریعہ غور و تحقیق جھوٹھ و سچ۔ لغو و درست
وضعی و اصلی کو بتلا دیتا ہے اور صاف دکھا دیتا ہے کہ یہ بات پوچ و لچر ہے اور وہ امر درست و
صحیح ہے مصلح الدین شیخ سعدی نے کیا خوب لکھا ہے۔ شعر۔

| صفائیست در آب و آئینہ نیز | ولیکن صفا را بباید تمیز |
|---|---|

یہہ ظاہر ہے کہ عزای جناب اقدس حضرت سید الشہدا ابن محمد مصطفےٰ مظلوم کربلا شافع یوم جزا
ابا عبد اللہ الحسین ابن علی مرتضیٰ ارواحنا لہما الفدا و علیہما الاف التحیۃ و الثنا کی رسم عزا اس دنیا
مین سنہ ۶۱ ہجری سے جاری ہوئی اور اب تک جاری ہے مگر گیارہوین صدی ہجری مین

عزاداری امام مظلوم روحی فداہ میں روضہ خوانی کی جو نئی بنیاد پڑی بلاد اسلام میں اوسکا
چرچا اور شہرہ ہوا تو رفتہ رفتہ اوسمین پیشہ حصول معاش کو دخل ہوا پھر تو ہزارہا روایات پا در
ہوا خیالی بنائی گیئن اور اس سو دو برس کے عرصہ مدت میں یہ نوبت پہنچی کہ یہ مذہب پاک و
منزہ اور عزاداری جو باعث ثواب اور ایک ذریعہ نجات ہے منظر خندہ زنی اغیار ہو کر بدنام و مطعون
ہو گئے سبب اسکا یہ پایا جاتا ہے کہ بارہوین صدی ہجری سے اسوقت تک مولفین سیر و روایات
نے اپنی شہرت کی خواہش سے تالیفات کرنا آغاز کیا اور وہ ایک نئی حالت میں جلوہ گر ہو کر
زیب منبر ہونے لگین۔ کتب قدیمہ مندرس و فراموش ہوئین۔ الماریون اور صندوقوں میں
بند ہو کر اپنے سچے راویون اور مصنفونکو رونے بیٹھیں اور ابتک سوگوار ہین۔

اب جو خداے توانا نے حضور معدلت ظہور قیصر ہند مد حشمتہ و ملکہ کے خاندان عالیشان کو
ہمیر بادشاہ کیا علم و عمل کی ترقی ہوئی چھاپے خانے جاری ہوئے مطبعونکا زور بازار ہوا عمدہ عمدہ
اخبار شائع ہوئے۔ کتب قدیمہ چھپنے لگیں۔ شعاع شیوع علم و ہنر نے چشم و دماغ میں روشنی
پہنچایا تو ہر صاحب علم و عقل کو تحقیق و صدق کی خواہش ہونے لگی اور ارباب اولوالالباب
تحقیقات و اجتہاد کے بحر ذخار میں غوطہ زن ہو کر صدق و حقیقت کے موتی نکالنے لگے تحقیق
روایت و تصدیق مذہب کیطرف مائل و متوجہ ہوئے کتب قدیمہ تالیفات قدما کیجانب رجوع
کی کتب جدیدہ سے مقابلہ کرکے سچی اور عقل کی بات پیدا کرلی شروع کی۔ سچی اور صحیح مصنوعی
اور وضعی اخبارون روایتون کی تمیز کرنے لگے چنانچہ اونہیں روشن دماغوں محققوں سے
ہمارے ایک محترم مکرم معظم و مفخم مورد افضال رب کونین فداے حضرت سبط رسول الثقلین
جناب سید محمد سبطین حسین عن شین بی اے ایل ایل بی وکیل عدالت عالیہ قیصری ابن
جناب سید محمد حسن صاحب رئیس ٹڈراگانوں ضلع جونپور ہیں کہ جن کی ذات حمیدہ صفات

سعی سے اس کتاب مستطاب کا ترجمہ ہوا جو صراط مستقیم کی طرف ہدایت کرتی ہے اور کجی راہ سے ہمکو بچاکر تحقیق کی راہ پر پہونچاتی ہے۔ فجزاہ اللہ تعالی خیر الجزا۔ اب مین خدای مجیب الدعوات سے دعا کرتا ہون کہ بتصدق جناب اطہر و اقدس حضرت محمد مصطفٰے و الہ الطاہرین صلوات اللہ و سلامہ اجمعین و شہدای کربلا علیہم التحیۃ و الثنار و حی لہم الفداس کتاب کے پڑہنے والے دیکہنے والے سننے والے سنانے والے عمل کرنیوالے کو جناب سید الشہدا و حامی الضعفا کی شفاعت و زیارت نصیب ہووے اور خدا اسے توانا او نکو بہشت مین مکان عطا کرے۔ آمین ثم آمین۔ راقم آثم عبد اللہ القوی حسن ابن حسن ابن حسین المدعو فی الزمن تقی حسن ابن المبرور سید میر حسین متولی نقوی ہاشمی جایسی غفر اللہ تعالی ذنوبہم پنجم ماہ شعبان المکرم ۱۳۲۶ ہجری روز عید مولود حسینی مقام پرتاب گڈھ۔

# ترجمہ خطبہ کتاب لہوف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے واسطے حمد و ثنا ہی جو اپنے بندوں پر عقل کی رو سے ظاہر ہوا اور جسنے اپنے مقصد کو
کتاب و سنت کی زبان سے ظاہر فرمایا جس نے اپنے دوستونکو دار غرور سے الگ کیا اور
انوار سرور تک پہنچایا خلایق پر محض بطریق عطایہ ترجیح اونکو نہین دی اور نہ خصایل پسندیدہ
کی جانب خدا نے اونکو مجبور کیا بلکہ یہ امر اونسے بچاہا تا کہ وہ اوسکے الطاف کے قایل ہین اور صفات
حمیدہ کے مستحق ہین لہذا اونسے اس امر پر راضی نہ ہوا کہ وہ اعمال کی رسیونمین بندھے رہین
بلکہ اونکو توفیق دے کہ حصول کمال عمل سے وہ اپنے آپکو خوش خلق بناوین آخر اونکے نفوس
ماسوی اللہ سے خالی ہوگئے اور اونکی روحون نے شرف رضاے خدا پہچان لیا تب اونکے
دلونکی گردنین اوسکے سایہ کی جانب مائل ہوگئین اور اونکی امیدین اوسکے فضل و کرم کی
پھرین اور یہی وجہ ہے کہ تم اونپر ایسی حالت خوشیکی دیکھتے ہو کہ جو خوشی اوسکی مصدق دار بقا پر
ہوتی ہے اور اسیوجہ سے تم اونپر ایسی حالت دیکھتے ہو کہ جو لقاے خداے توانا کے خطرات
سے ڈرنیوالے پر ظاہر ہوتی ہے اونکی شوقین کم نہین ہوتین بلکہ اون چیزونکی جانب اور
زیادہ مضاعف ہوتی ہین جو خدا کے ارادہ سے قریب ہین اور اونکی طبیعتین ہمیشہ اس بات
پر مائل تہین کہ کس طرف خدا لیجاتا ہی اور کس جانب پھیرتا ہے وہ ہمیشہ اس پر اپنے کان
لگاے ہوئے تہے کہ اسرار خدا کو سنین اور اونکے دل ہمیشہ حلاوت ذکر خدا سے بشارت
پاتے تہے لہذا اونکی حیا خداے پاک سے بہ قدر اسی تصدیق بالا کے تہی اور خدا کیطرف سے اونپر
ایسا انعام تہا جیسا کہ محسن شفیق انعام کرتا ہے کیا سبب تہا جسکی وجہ سے ہر چیز جو جلال

خدا سے اونکو روکے اونکے نزدیک حقیر ہوگئی تھی اور کس وجہ سے اونہون نے ہر چیز کو جو وصال
خدا سے اونکو جدا کرے دور کر دی۔ چھوڑ دیا تھا آخر وہ اسی وجہ سے وہ اوس کرم و کمال کے انس کے ساتھ متمتع
اور کامیاب ہوتے تھے اور خدائے پاک اونکو ہمیشہ عطا ایسے جمال و جلال بہت دیتا تھا جب اونہون
نے یہ جان لیا کہ اونکی حیات اونکے حصول مراد کے مانع ہے اور اونکی زندگی مرام کے حصول میں اور
دشمن حائل ہے تب اونہون نے لباس بقا اوتار ڈالا اور پیراہن بقا کو اوٹھا دیا اور مقصد
کے طلب کرنے میں وہ جان و روح نثار کرنے سے مزہ پاتے تھے اور مصائب شمشیر و نیزہ کا
اپنکو نشانہ بناتے تھے اور اس تشریف موصوف کی جانب رو میں آرہا و اونکی ایسی حالت ہو گئی
کہ آخر وہ آپس میں موت کی طرف پیش قدمی کرنے میں غبطہ کرتے تھے حتی کہ وہ شمشیر و نیزہ کے
دو عال غنیمت سمجھنے لگے کس قدر وہ لوگ اوس وصف کے مستحق ہیں کہ جو حضرت سید مرتضے
علم الہدیٰ نے کیا ہے جناب سید مرتضیٰ نے اونلوگون کی مدح کی ہے کہ جنکے جانب ہم نے
اشارہ کیا ہے۔ فرماتے ہین۔

لَهُمْ جُسُوْمٌ عَلَی الرَّمْضَاءِ مُهْمَلَةٌ — وَاَنْفُسٌ فِیْ جِوَارِ اللّٰهِ یَقْرِیْهَا

اون کے جسم خاک پر پڑے ہوئے ہین — اور اونکے جانونکی مہمانی خدا اپنی جوار رحمت مین کرتا ہے

کَاَنَّ قَاصِدَهَا بِالضُّرِّ نَافِعُهَا — وَاَنَّ قَاتِلَهَا بِالسَّیْفِ مُحْیِیْهَا

جو اونکی ضرر کا ارادہ کرتا تھا وہ اونکو فائدہ پہنچانیوالا تھا — اور اونکو تلوار سے مارنیوالا اونکا جلانیوالا تھا

لباس رنج و مصائب کے پہننے کے لئے اور یہ طریقہ اختیار کرنے کیلئے،، اسوجہ سے کہ اعلام
ہدایت مٹ گئے اور بنیاد گمراہی کی قائم ہوئی اور اس افسوس مین کہ ہم سے یہ سعادت جاتی رہی
اور اس رنج مین کہ ہمکو یہ شہادت میسر نہ ہوئی اگر حکم کتاب و سنت نہ ہوتا تو البتہ ہم اس سعادت کبرا
کے حصول کیوجہ سے مسرت و بشارت کے لباس پہن لیتے چونکہ اس مصیبت پر رونے سے

خدا کی خوشنودی ہو اور اوسکے ابرار و نیک بندونکا مقصود ہے تو آگاہ ہو کہ ہم نے لباس
حزن و ملال پہن لیا اور ہم اشک ریزی سے مانوس ہوگئے۔ ہم اپنی آنکھون سے کہتے ہیں کہ پے
درپے رونے سے مدد کرو اور ہم دلون سے کہتے ہین کہ حزن مین مثل اون عورتون کے کوشش
کرو کہ جنکا جوان فرزند مرگیا ہو اسلئے روز عاشورہ کربلا مین امانتہائے رسولخدا کی غارتگری
مباح ہوگئی تہی اور اوس وصیت کی رسمین جو رسولخدا نے اپنی اہلبیت اور فرزندون کے بارہ
مین فرمائی تہی حضرت کے دشمنون اور امت کے ہاتہون مٹ گئی۔ الحذر یہ کیسے مصائب
ہین جو دلونکو زخمی کر رہے ہیں اور کیسے زخم ہیں کہ سینے چہنی کو بلا رہے ہیں اور کیسی مصیبتین
ہیں کہ جنکے روبرو ہر مصیبت حقیر معلوم ہوتی ہے اور کیسی سختیان ہین جنہون نے پرہیزگاری
کے شملہ کو ٹکڑے ٹکڑے کردیا ہے اور کیسے تیر ہین جنہون نے خون رسالت گرایا ہے اور
کیسے ہاتہ ہین کہ قیدیان جلیل ہانکے لئے جاتے ہین اور کیسی مصیبت عظیم ہے جسنے دوستان
خدا کے سرونکو جہکا دیا ہے اور کیسی بلا ہے جسنے بہترین آل کی جانونکو سلب کردیا ہے اور
یہ کیسا دردناک واقعہ ہے کہ جسکی مصیبت جبریل تک پہنچی ہے اور یہ کیسی مصیبت ہے کہ جو رب
جلیل کو بہی عظیم معلوم ہوتی ہے اور کیونکر نہ ہوئے حالانکہ رسولخدا کا گوشت ریت پر برہنہ پڑا
ہوا ہے اور اوسکا خون پاک گمراہونکی تلوارون سے بہ گیا ہے۔ دختران رسولخدا کے
چہرے دشمنون اور راہگیرون کی آنکہونپر مباح ہوگئے ہین اور اونکی عریانی پر گویا اور
گنگ کی نظر پڑ رہی ہے وہ بدن پاک و بزرگ کپڑون سے برہنہ ہین اور وہ جسم اکرم مٹی پر
پڑے ہوئے ہین۔ ه

| قلب الہدی اسہم ینطق بالتلف | | مصایب بدّدت شمل النبی ففی |
|---|---|---|
| رہنمای کے دلمین وہ تیر لگے ہین جو تلف کرنیوالے ہین | | یہ وہ مصیبتین ہین کہ جنہون نے جمعیت نبی کو پریشان کردیا |

دناعیات اذا امل ذو دولة — سرت علیه بناد الحزن والاسف

اور یہ وہ ستائین ہین کہ جب سوگوار غم کرنیسے تھم جاتے ہے — تو فوراً ہی اوسکے دلمین رنج وغم کی آگ لگا دیتی ہین

کاشکے حضرت فاطمہ اور اونکے پدر عالی قدر ادہر بھی نظر کرتے اور اپنی دخترون اور فرزند
کو دیکھتے کہ کسی کا تو زیور ولباس اوتار لیا ہے اور کسی کو زخمی کیا ہے کسیکو کھینچ رہے ہین اور
کسیکو ذبح کر ڈالا ہے دختران نبوت کے گریبان چاک چاک ہین اور وہ نہایت ہی دردمند
ہین اپنی محبوب کی جدائی سے بال کہولے ہوئے ہین اپنے سر پردہ سے باہر
ہین اور رخسار وں پر طمانچے مار رہے ہین اور آوازین نوحہ وبکا کی بلند کر رہی ہین اور اپنے
حامی وکفیل کو گنگ کئے ہین اے دنیا کے صاحبان بصیرت اور اے صاحبان
دانش وبینش اپنے دلون مین عترت طاہرہ کے مقاتل کے بارہ مین غور کرو اور خدا
کیلئے اوس تنہائی اور اوس کثرت پر تو روؤ پے درپے جوش گریہ سے اونکی مدد کرو اور تاسف
کرو کہ تم سے یہ نصرت فوت ہوگئی کیونکہ روحین اونکی خدا کی امانتین ہین اور رسول کے دل
کی ثمرہ ہین اور خنکی چشم زہرائے بتول ہین یہ وہ سے تہے کہ جنکے دندان رسول خدا اپنے لبہائے شریف
سے چوستے تہے اور اپنے مان باپ پر انکے ماں باپ کو فضیلت دیتے تہے۔ ۵

ان کنت فی شك فسل عن حالهم — سنن الرسول ومحکم التنزیل

اگر تم تو اس مین شبہہ ہے تو — احادیث رسول اور قرآنسے انکے حالات پوچھو

فهناك اعلل شاهد لذوی الحجی — وبیان فضلهم علی التفصیل

وہ یہان پر اہل عقل کیواسطے شاہد عدل ہین — اور اونکے فضل کا بیان بیان پر مفصل ہے

ووصیة سبقت له محمد فیهم — جائت الیه علی یدی جبریل

محمد مصطفی سے اونکے بارہ مین وہ وصیت فرمائی تھی — جو جبریل کی معرفت رسولخدا کے پاس آئی تھی

کیونکر باوجود قرب زمانہ اونکو جوش آیا کہ اون حضرت کے بیحد عالی قدر کے احسان کا مقابلہ
کفران سے کرین اور اوسکے لخت جگر کو تکلیف دیکر اونکے عیش کو مکدر کرین اور اونکی اولاد
کی خونریزی سے اونکی قدر کم کردین اور کہا ہیر اون لوگون نے رسولخدا کی وصیت کو اونکی آل کے
ہے اور وقت ملاقات وسوال وہ رسولخدا کو کیا جواب دینگے جبکہ اون لوگون نے وہ بنا
منہدم کردی جو رسول خدا نے بنائی تہی اسلام بصدائے واغوثاہ فریادی ہے دیکھو اگر دین
قلب ہر جوان امور کے ذکر سے پاش پاش نہین ہوتا اہل زمانہ کی غفلت سے کیا ہی تعجب
ہے اور اہل اسلام وایمان اقسام غم ورنج کے پہیلانے مین کیا عذر پیش کرینگے کیا لوگ نہین
جانتے کہ محمد مصطفے خود اس خون کے دادخواہ ہین اور اپنے محبوب کے مظلوم مقتول ہونے
سے دردناک ہین رسول خدا کے اس امر جلیل پر فرشتے تعزیت کرتے ہین اور انبیا
ان غمون مین رسول اللہ کے شریک ہین اے خاتم انبیا کے وفادار دوستو گریہ وبکا مین حضرت
کی مواسات کیون نہین کرتے اے فرزند زہرا کے دوست تجھے قسم ہے کہ تو حضرت فاطمہ کے
ساتھ اون لوگون پر جو صحرائے بے آب وگیاہ مین پڑی ہوئی ہین گریہ وزاری کر تجھپر رحمت ہو آنسو
برابر بہاتا جا تاکہ تو ثواب اوس شخص کے مثل جو کسی کی مصیبت مین شرکت کرتا ہے حاصل
کرے اور روز قیامت تو اس سعادت پر فائز ہو کیونکہ مولانا امام باقر سے روایت ہو کہ
ہمارے آقا امام زین العابدین ع فرماتے تہے کہ جس مومن کی آنکہون سے قتل حسین مین آنسو نکلین یہانتک
کہ اوسکے رخسارہ پر بہ جاوے تو خداے پاک بسبب اس رونیکے اوسکو جنت کے غرفون
مین جگہہ دیگا جس مین وہ ہمیشہ رہیگا اور جس مومن کی آنکہون سے بسبب اس غم کے کہ جو
ہمکو ہمارے دشمنون سے ایذا پہونچی ہے آنسو نکلین یہانتک کہ رخسارہ پر جاری ہون تو
خداے پاک اوسکو منزل صدق مین مقیم کریگا جو بہشت مین ہے اور جس مومن کو ہماری وجہہ
سے ایذا پہونچے خدا اوس سے وہ اذیت دور کریگا اور قیامت کے دن امان مین رکہیگا

اور ہمارے آقا امام جعفر صادق ؑ سے روایت ہی کہ فرمایا اون حضرت نے کہ اگر کسی کے سامنے ہمارا ذکر ہو اور اگر اوسکی آنکھین پر مگس کے برابر ہی نمناک ہو جاوین تو خداے پاک اوسکے گناہ بخشیگا اگرچہ کف دریا کے برابر ہون اور آل رسول سے روایت ہے کہ اونہون نے فرمایا جو روئے اور ہماری مصیبت پر پچاس آدمی کو رولاوے تو ہم خدا کے نزدیک اوسکے لیے جنت کے ضامن ہین اور جو کوئی روئے اور پچاس آدمی کو رولاوے تو اوسکے لیے بھی جنت ہی اور جو روئے اور تیس آدمی کو رولاوے تو اوسکے بھی جنت ہی اور جو روئے اور دس آدمی کو رولاوے تو اوسکے لئے بھی جنت ہی اور جو روئے اور ایک آدمی کو رولاوے تو اوسکے لیے بھی جنت ہی اور جو رونیوالے کی صورت بناوے تو اوسکے لئے بھی جنت ہے۔

## سبب تالیف کتاب

علی ابن موسی ابن جعفر ابن محمد ابن طاوس فرماتے ہین کہ اس کتاب کے تالیف کا بڑا سبب یہ ہے کہ جب مینے کتاب مصباح الزائر و جناح المسافر لکہی اور دیکھا کہ اوس مین ہر قسم کے احسن زیارات و پسندیدہ اعمال اوقات زیارت کے درج ہین کہ جسکے پاس وہ کتابین ہون اوسکو ایسے عمدہ وقت مین مصباح اور مزار کبیر و صغیر کی ضرورت نہ رہے لہذا مینے یہ بہی مناسب سمجھا کہ جسکے پاس یہ ہو تو وہ جب زیارت عاشورہ پڑہے تو اسکی وجہ سے اوس کو کسی نقل مقتل کی ضرورت نہ رہے اسلئے یہ کتاب مینے درست کی کہ اوسکا ضمیمہ ہو اس مین وہ امور جمع کئے گئے ہین کہ زوار کے تنگی وقت کے مناسب ہون۔ طوالت مینے نہین پسند کی دروازہ غم و ہم کے کہلنے کیلئے یہ کتاب کافی ہے اور مومنین کے حصول مراد کی حاجت روا ہم نے اسکے لفظونکے جسم مین ایسی عمدہ معنی کی جان ڈالدی ہے کہ وہ جسکے قابل و لایق ہے۔ ہمنے خداے مالک و مہربان سے مدد چاہتے ہوئے اسکا نام کتاب لہوف علی

قبلی الطفوف رکہا اور تین مسلک پر اسکو ترتیب کیا۔ فقط علی ابن ہوئے۔
مسلک اول مجمل اون امور مین ہے جو لڑائی سے پہلے واقع ہوئے۔

## مسلک اوّل

جناب امام حسین ابن علی علیہما السلام شب پنجم ماہ شعبان سنہ ھ مین پیدا ہوئے بعض کا قول ہے کہ تیسری تاریخ تہی اور بعض یہ کہتے ہین کہ اواخر ماہ ربیع اول سنہ ۳ ھ مین ولادت ہوی اور اسکے سوا اور بہی روایت ہے۔

جب وہ پیدا ہوئے تو جبرئیل نازل ہوئے اون کے ساتھہ ہزار فرشتے تہے انہون نے ولادت کی تہنیت جناب رسولخدا کو دی جناب فاطمہ زہرا انکو لیکر جناب رسولخدا کی خدمت مین آئین جناب رسولخدا بہت ہی خوش ہوئے اور انکا نام حسینؑ رکہا۔

ابن عباس کہتے ہین کہ مجھکو عبد اللہ ابن بکر ابن حبیب سہمی نے خبر دی کہ اوسکو حاتم ابن صنع نے خبر دی تہی اور اوس سے ام فضل زوجہ عباس نے بیان کیا تہا کہ مین نے قبل پیدائش حسینؑ خواب مین دیکھا کہ ایک ٹکڑا حضرت رسولخدا کے گوشت سے کاٹا گیا اور میری گود مین ڈالدیا گیا ہے مینے اوسکو جناب رسولخدا سے کہا تو آنحضرت نے فرمایا کہ تم نے اچھا خواب دیکھا اگر تمہارا خواب سچا ہے تو فاطمہ سے عنقریب ایک لڑکا ہوگا اور اوسکو مین تمہین دودہ پلانے کو دونگا ام فضل کہتی ہین کہ ایسا ہی ہوا اور مین ایکروز حسینؑ کو لیکر خدمت رسولخدا مین حاضر ہوئی اور اونکو آنحضرت کی گود مین دیدیا جناب سرور عالم حسینؑ کو بوسہ دیرہے تہے کہ حسینؑ نے پیشاب کیا اور پیشاب کا قطرہ رسولخدا کے کپڑے پر ٹپک پڑا مینے حسین کی چٹکی لی وہ رونیلگے آنحضرت نے فرمایا کہ اے ام فضل ٹھہرو میرا کپڑا تو دہو دیا جائیگا مگر تمنے میرے فرزند کو ناحق رولایا اور تکلیف دی وہ بیان کرتی ہین کہ مینے اونکو سرور عالم کی گود مین چہوڑ دیا

اور پانی لانیکو گئی جب مین پانی لائی تو دیکھا کہ آنحضرت رو رہے ہین مین نے پوچھا کہ یا رسول اللہ آپ کیون روتے ہین تو آنحضرت نے فرمایا کہ جبرئیل میرے پاس آئے تھے اور خبر دی کہ میری امت میرے اس فرزند کو قتل کریگی روز قیامت خدا میری شفاعت اونکو نہ پہونچاوے۔ راویان حدیث کہتے ہین کہ جب حسین پورے ایک سال کے ہوئے تو جناب رسولخدا کے حضور مین بارہ فرشتے آئے اونمین ایک بصورت شیر اور دوسرا بصورت گاؤ اور تیسرا بصورت اژدہا اور چوتھا بصورت بنی آدم اور باقی آٹھہ فرشتے مختلف صورتون کے تھے اون سبکے چہرے سرخ تھے رو رہے تھے اور بازوؤنکو پھیلائے تھے اور وہ کہتے تھے کہ اے محمد قریب ہے کہ آپ کے فرزند حسین ابن فاطمہ پر وہ بلا نازل ہوگی جو ہابیل پر قابیل کیجانب سے نازل ہوی تھی اور حسین کو مثل ہابیل کے اجر دیا جایگا اور اونکے قاتل پر مثل قابیل کے عذاب کیا جاویگا کل فرشتگان مقرب آسمان سے اوترے اور رسولخدا پر سلام کیا اور ہر ایک نے حسینؑ کی شہادت کا پرسا دیا اور حسینؑ کے ثواب کی خبر دی اور اونکے قبر کی مٹی دکھلائی حضرت رسولخدا فرماتے تہے کہ خدایا اوسکو چھوڑ دے جو حسینؑ کو چھوڑ دے اور اوسکو قتل کر جو اوسکو قتل کرے اور وہ اپنے مطلب سے بہرہ یاب نہو۔

جب حسینؑ دو برس کے ہوئے تو حضرت رسولخدا صلعم کو ایک سفر پیش آیا راہ مین بعض مقام پر آپ ٹھہر گئے اور کہا انا للہ وانا الیہ راجعون اور حضرت کی آنکھون مین آنسو بھر آئے اور جاری ہوئے لوگون نے اسکا سبب دریافت کیا تو حضرت نے فرمایا کہ جبرئیل مجھے اوس زمین کی خبر دے گئے ہین جو شط فرات پر واقع ہے جسکا نام کربلا ہے اوس زمین پر میرا فرزند حسین ابن فاطمہ قتل کیا جاویگا لوگون نے پوچھا کہ یا رسول اللہ کون اونکو قتل کرے گا حضرت نے فرمایا کہ اوسکا نام یزید ملعون ہے اور مین اونکے مقتل و مدفن کو گویا دیکھ رہا ہون بعد اسکے آنحضرت مغموم و مہموم اس سفر سے واپس آئے اور منبر پر تشریف لے گئے

اور ایک خطبہ کے بعد وعظ فرمایا حسنین علیہما السلام حضرت کے روبرو تھے جب آپ
خطبہ سے فارغ ہوئے تو اپنا داہنا ہاتھ حسن کے سر پر رکھا اور بایان ہاتھ حسین کے سر پر
رکھا اور آسمان کیطرف سر اوٹھاکر جناب احدیت مین عرض کی کہ خدایا محمد تیرا بندہ ہے اور
نبی بہی ہے اور یہ دونون پاک ترین عترت و اخیار ذریت سے ہین اور راون سے بہتر
ہین جنکو مین اپنی امت مین چھوڑ جاونگا مجکو جبرئیل نے خبر دی ہے کہ یہ فرزند میرا قتل ہوگا
اور لوگ اوسکا ساتھ نہ دینگے بارالہا حسین کو اوسکے قتل مین برکت دے اور اوس کو
شہیدونکا سردار بنا خدا جو اوسے چھوڑ دے اور قتل کرے اوسکو برکت نہ دے اوس پر
نظر رحمت نکر مصنف کہتے ہین کہ یہ سنکر مسجد مین لوگ زار زار رونیلگے تب حضرت نے فرمایا
کہ کیا تم حسین پر روتے ہو حالانکہ تم اوسکی مدد نہ کروگے پہر حضرت وعظ فرمانے لگے چہرہ انور
کا رنگ سرخ اور متغیر تہا اور آپنے ایک دوسرا خطبہ مختصر ارشاد فرمایا آنکھون مین آپکے آنسو
بھرے تہے پہر آپنے فرمایا ایہا الناس ہین تم مین دو بڑی قیمتی چیزین چھوڑے جاتا ہون
ایک کتاب اللہ اور دوسری میری عترت میرے اہلبیت میرا خاندان اور جنکے خون مین
میرا خون شامل ہے اور جو میری روح و دل ہین یہ دونون آپس سے ہرگز جدا نہونگے
یہانتک کہ حوض کوثر پر مجہسے ایسی حالت مین ملینگے کہ تمہارے محسود و مظلوم ہونگے تم آگاہ
رہو کہ مین اون دونون کا منتظر ہونگا اور اونکے بارہ مین وہی چاہتا ہون جو کہ مجہے خدا
کا حکم ہے یعنی اپنے قرابتداری کی دوستی کا سوال کرون لہذا تم کو چاہئے کہ مجہو کہ کس حال سے
تم مجہسے حوض کوثر پر ملوگے کیونکہ میری امت کے لوگ روز قیامت میرے حضور تین رنگ
کے علم کے ساتھ آوینگے ایک گروہ کا علم بڑا اور سیاہ اور مظلم ہوگا وہ علم ایسے سیاہ گروہ
کا ہوگا کہ جن کو دیکھ کر فرشتے بہی ڈر جاینگے میرے حضور وہ لوگ کہڑے ہونگے مین پوچہونگا
کہ تم لوگ کون ہو تب وہ لوگ میرے ذکر کو بہلا دینگے اور کہینگے کہ ہم اہل توحید عرب ہین

تب مین کہونگا کہ مین تو عرب اور عجم کا احمد ہون تب وہ کہینگے کہ اے احمد ہم تیری امت ہے

ہین مین پوچہونگا کہ میرے بعد تم نے میری عترت و ذریت اور کتاب اللہ کے ساتھہ کیا برتاؤ

کیا وہ کہینگے کہ ہم نے کتاب اللہ کہو دی اور آپ کی عترت کی نسبت ہمارا اس برتاو کا خیال

تہا اور اس امر کے حریص رہے کہ اونکو روی زمین سے مٹا دین تب مین اونسے منہ پہیر

لونگا اور بحالت روسیاہی وہ لوگ پہر کہے پیاسے لوٹ جاینگے اسکے بعد دوسرے علم

والے آوینگے جنکا علم پہلے علم سے بہی زیادہ سیاہ ہوگا مین اونسے پوچہونگا کہ تمنے ثقلین

اکبر و اصغر کے ساتہہ کیسا سلوک کیا تب وہ لوگ کہینگے کہ ثقل اکبر کی تو ہمنے مخالفت کی اور

ثقل اصغر کو ہمنے چہوڑ دیا اور ٹکڑے ٹکڑے کر دیا مین اونسے کہونگا کہ میرے حضور سے دور

ہو وہ لوگ بہی ہو کہے پیاسے چلے جاوینگے اور اونکے منہ سیاہ ہونگے پہر میرے پاس

تیسرے علم والے آوینگے جن کے چہرے نورانی ہونگے مین اونسے پوچہونگا کہ تم کون ہو

وہ کہینگے کہ اہل توحید و تقوی ہین ہم محمد مصطفے کی امت ہین ہم بقیہ اہل حق ہین ہم کتاب

اللہ کے حامل و عامل تھے اوسکے حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانتے تہے ہمنے نبی اللہ کی ذریت

کو دوست رکہا ہمنے اونکی مدد کی جس طور سے ہم اپنے جانون کی مدد کرتے تہے اور اون کے

ہمرکاب اونکے دشمنون سے لڑے ہین مین اونسے کہونگا کہ تمہین بشارت دیتا ہون مین

تمہارا نبی محمد ہون بیشک تم دار دنیا مین ایسے تہے جیسا کہ تم نے بیان کیا پہر مین اونکو حوض

کوثر سے سیراب کرونگا وہ سیراب ہوکر چلے جاوینگے۔

مصنف کہتے ہین کہ اس سننے کے بعد لوگون کی عادت ہوگئی کہ آپس مین ذکر قتل

حسین کیا کرتے تہے اور اس واقعہ کو عظیم جانتے تہے اور اسوقت کے آنیکے امیدوار

رہتے تہے جب معاویہ ابن ابو سفیان لعن اللہ علیہما ماہ رجب سنہ ۶۰ھ مین مرگیا تو یزید

پلید نے ولید بن عتبہ حاکم مدینہ کو لکہا کہ تمام اہل مدینہ خصوصاً حسین ابن علی سے فوراً بیعت

لیجاوے اور یہ بھی لکھا کہ اگر حسینؑ بیعت سے انکار کرین تو اونکا سر کاٹ کر میرے پاس روانہ

کردے اس تحریر کو دیکھکر ولید نے مروان کو بلایا اور اوس سے حسینؑ کے بارہ مین مشورہ کیا

مروان نے کہا کہ وہ کبھی یزید کی بیعت نہ کرینگے اگر مین تیری جگہہ ہوتا تو مین ضرور اونکو قتل کرتا

ولید نے کہا کاش مین پیدا ہی نہ ہوتا پھر اوسنے حسینؑ کو طلب کیا حضرت مع تیس اقربا اور

خدام کے اوسکے پاس تشریف لیگئے ولید نے حضرت سے معاویہ کے مرنے کی خبر کہی اور یزید کی

بیعت کے لئے کہا حضرت نے فرمایا کہ اے امیر بیعت مخفی نہین ہوتی ہے کل جب تم جو اور لوگونکو

بلانا تو مجھے بھی طلب کرنا مروان نے کہا ای امیر انکا یہ عذر قبول نکرو اور جبتک یہ بیعت نہین کرے

تو انکو قتل کرو حضرت کو اسپر غصہ آیا للکارا کہ او ابن زرقا وائے ہو تجھپر تو میرے قتل کا حکم کرتا

ہے بخدا تو جھوٹ کہتا ہے تو برا سمجھا جاویگا پھر آپ ولید کیطرف متوجہ ہوئے اور فرمایا ای

امیر ہم اہلبیت نبوت اور معدن رسالت ہین اور ہمارے یہان فرشتے نازل ہوتے

ہین ہمین سے خدا نے دین کا انجام و آغاز کیا یزید مرد فاسق و شرابخوار اور قاتل نفس محترمہ

ہے اور علانیہ بدکاری کرتا ہے اور مجھسا شخص اوس جیسا ایسے شخص کی بیعت نہین کرسکتا مگر ہان

صبح ہونے دو اسمین تم بھی غور کرو اور مین بھی غور کرون کہ ہم دونون مین کون زیادہ تر مستحق

خلافت و بیعت ہے یہ فرما کر حضرت چلے آئے مروان نے ولید سے کہا کہ دیکھہ تو نے میرا کہا

نہ مانا اوسنے جواب دیا کہ وائے ہو تجھپر کہ تو مجھے ایسی صلاح دیتا ہے کہ جس سے میرا دین و

دنیا دونون خراب ہو بخدا اگر مجھے ساری دنیا مل جاوے تو بھی مین قاتل حسینؑ نہین ہونا

چاہتا ہون بخدا مجھے یقین کامل ہے کہ جو شخص حسینؑ کا قاتل ہوگا اور خدا کے حضور جائیگا تو خدا

اوسکی طرف نظر رحمت نہ کریگا اور نہ اوسکو نجات دیگا بلکہ اوسکے واسطے بڑا سخت عذاب ہوگا

مصنف کہتے ہین جب صبح ہوئی تو حضرت گھر سے باہر تشریف لائے تاکہ لوگون کے

حالات دریافت کرین ناگاہ مروان سے ملاقات ہوی اوسنے حضرت سے کہا کہ ای ابا عبد اللہ

مین آپکو ایک نصیحت کرتا ہون اگر میری نصیحت پر آپ عمل کرینگے تو آپکو فائدہ ہوگا حضرت
نے فرمایا کہ کہو وہ کیا نصیحت ہے مین بھی تو سنون مروان نے کہا مین آپکو حکم کرتا ہون کہ
یزید کی بیعت کر لیجیے یہ آپ کے لیئے دین و دنیا دونون مین بہتر ہے اسپر حضرت نے فرمایا
انا للہ وانا الیہ راجعون ایسی امت پر حیف ہے کہ جسپر یزید ایسے چرواہے کی بلا نازل ہو
یقین جان کہ مینے اپنے جد امجد رسولخدا سے سنا ہے وہ حضرت فرماتے تھے کہ آل ابوسفیان
پر خلافت حرام ہے پہر درمیان مروان اور امام حسینؑ کے اس قدر باتین بڑھ گیئن کہ
مروان غصہ مین بہرا لوٹ گیا۔

مصنف فرماتے ہین کہ جن امور کی ہمنے تحقیق کی ہے وہ یہ ہین کہ حسین ابن علی اپنے
انجام کار سے بخوبی واقف تھے اور اپنی تکلیف (فرض) خوب جانتے تھے ایک جماعت
نے ہمکو خبر دی کہ جن کے نام کا ہمنے کتاب غیاث سلطان الوریٰ لسکان الثریٰ مین
ذکر کیا ہے اور اوس خبر کو ہم نے اپنی سندون کے ساتھ ابوجعفر ابن بابویہ محمد قمی تک پہنچادی
ہے جنہون نے اپنی سند کے ساتھ مفضل ابن عمر سے کتاب امالی مین اوسکا ذکر کیا ہے
اور مفضل ابن عمر نے جناب امام جعفر صادق ع سے اور وہ حضرت جناب امام محمد باقر ع سے
اور امام ہمام حضرت امام زین العابدین ع سے روایت کرتے ہین کہ ایکروز حسین ابن علی ابن
ابیطالب ع اپنے بہائی جناب امام حسن ع کیخدمتمین آئے جناب امام حسنؑ نے جناب امام
حسین ع کو دیکھا تو رونے لگے حضرت امام حسینؑ نے پوچھا کہ آپ کیون روئے امام
حسنؑ نے فرمایا کہ جو معاملہ تمہارے ساتھ ہوگا اوسکو تصور کرکے مین روتا ہون ای بہائی
میرے لئے زہر لایا جائیگا اور پلایا جاویگا اور اوسی ذریعہ سے مین قتل کیا جاونگا لیکن
اے اباعبداللہ تمہارے دن سے زیادہ کوئی دن سخت نہ ہوگا کہ تیس ہزار آدمی تمپر
چڑہائی کرینگے جنکو امت محمدی مین ہونیکا دعوی ہوگا اپنے آپ کو مسلمان کہینگے تمہارے

قتل و خونریزی و ہتک حرمت و اذیت اور تمہارے اہلبیت کی اسیری اور مال و
اسباب لوٹنے پر اجماع کرینگے اوسوقت خدا بنی امیہ پر لعنت کریگا اور آسمان سے گرد و
خون برسیگا اور ہر چیز روئیگی یہانتک کہ جنگل مین جانور اور دریا مین مچھلیان روئینگی
مصنف کہتے ہین کہ مجھہ سے اوسی جماعت نے روایت کی ہے جسکی طرف مینے
اوپر اشارہ کیا ہے اوس جماعت کی سند عمر نسابہ تک پہونچتی ہے اونہون نے اپنی
کتاب شافی مین جو علم نسب مین ہے اپنی سندون کے ساتھ جو اونکے دادا محمد ابن عمر
ابن ابیطالب تک پہنچی ہے لکھا ہے کہ محمد ابن عمر راوی ہین کہ میرے باپ عمر ابن علی ابن
ابیطالب ع میرے ماموؤن آل عقیل سے یہ بیان فرماتے تھے کہ جب میرے بھائی حسین
ابن علی ع نے مدینہ مین یزید کی بیعت سے انکار کیا تو مین اونکی خدمت مین حاضر ہوا وہ
تنہا تھے مینے اونسے عرضکیا یا ابا عبد اللہ مین آپ پر فدا ہون آپ کے بھائی ابو محمد حسنؑ
نے اپنے باپ سے روایت کی ہے اتنا مین کہنے پایا تھا کہ دل بھر آیا اور میرے
آنکھون سے آنسو جاری ہوگئے اور ڈاڑھین مار کر رونے لگا حضرت نے مجکو لپٹا لیا
اور فرمایا کہ وہ مقتول،، پھر حضرت نے پوچھا کہ تم سے حدیث بیان کی ہے کہ مین مقتول
ہون؟ تب مینے عرض کی کہ حاشا للہ یا ابن رسول اللہ پھر حضرت نے کہا کہ مین تم کو تمہارے
باپ کا واسطہ دیکر پوچھتا ہون کہ میرے قتل کی تم کو خبر دی ہے؟ مینے جواب دیا کہ ہان
پھر مینے کہا کہ کاش آپ بیعت کر لیتے تب حضرت نے فرمایا کہ مجھسے میرے باپ نے حدیث
بیان فرمائی ہے کہ جناب رسولخدا ص نے اونکو میرے اور اونکے قتل کی خبر دی ہے اور
یہ بھی خبر دی کہ میری اور میرے باپ کی قبر قریب قریب ہوگی پس کیا تم کو گمان ہے
کہ تم اوس امر کو جانتے ہو جسکو مین نہین جانتا ہون بخدا کبھی مینے دنایت نفس کو نہین
پسند کیا سنو میری ماں فاطمہ اپنے پدر عالی قدر سے ضرور اوس ظلم کی شکایت کرینگی جو کہ

اونکی ذریت نے اونکی امت سے دیکھا ہے اور جس نے اونکی آل واولاد کو ستاکر
اونکو صدمہ دیا ہوگا وہ کبھی بہشت مین نجائیگا۔ اس جگہہ مصنف فرماتے ہین کہ شاید
بعض لوگ جوکہ شہادت کی سعادت اور شرف کو نہین جانتے ہین اوسکے حقایق کو نہین
پہچانتے ہین وہ یقین کرینگے کہ خدائے پاک نہین چاہتا ہے کہ اوسکی اطاعت ان شداید
کے برداشت کے ساتھ بجالائے آیا اوس نے قرآن صادق البیان مین یہ نہین سنا ہے
کہ خدا نے ایک قوم کو اون کے قتل نفس کی تکلیف دی جیساکہ خدا فرماتا ہے فتوبوا
الی بارئکم فاقتلوا انفسکم ذالکم خیر لکم اور شاید یہ اعتقاد کرین کہ اس آیت کی معنی
سے قتل مراد ہے لا تلقوا بایدیکم الی التہلکہ حالانکہ ایسا نہین ہے بلکہ قصد یہ شہادت
درجات رفیعہ سعادت سے ہے اس آیت کی تفسیر مین صاحب مقتل ہمارے امام ہمام
حضرت صادق سے روایت کرتے ہین کہ حضرت نے فرمایا کہ اسلم راوی ہے کہ ہملوگ
غزوہ نہاوند وغیرہ مین شریک تھے اور جنگ کیلئے منتخب کئے گئے تھے دشمن کی دو صفین
نہین جنکے طول وعرض کہائی نہین دیتے تھے اور رومیونکی پشت شہر کے دیوار سے تھے ہم مین
سے ایک مرد نے دشمن پر حملہ کیا تو کچھ لوگ پکارے کہ لا الہ الا اللہ اسنے اپنی جان کو ہلاکت
مین ڈالا۔ اوسوقت ابوایوب انصاری نے کہا کہ تم لوگ جو اس آیت کی تاویل اس مرد
کے حملہ پر کرتے ہو جو طالب شہادت ہے ہرگز درست نہین ہے بلکہ یہ آیت ہم مجاہدین کی
شان مین نازل ہوئی ہے کیونکہ ہم رسولخدا کی نصرت سے بے پروائی کرنے لگے تھے اور
اپنے اہل وعیال کو بے والی ووارث چھوڑنا نہین پسند کیا تہا اور اپنے شغل کیوجہ سے نصرت
رسولخدا سے باز رہے تب خدای توانا نے یہ آیت نازل فرمائی کہ ہم اپنے خواہش نفس کو
وترک نصرت رسولخدا بغرض اصلاح احوال) جبر اچہین اس آیت کے یہ معنی ہین کہ اگر تم رسول
کی نصرت چھوڑکر اپنے گہرون مین بیٹھ رہوگے تو گویا تم نے اپنی جان تہلکہ مین ڈالی اور خدا

ط پس توبہ کرو اپنے پیدا کرنیوالے کی طرف پس قتل کرو اپنے نفسون کو یہ بہتر ہے تمہارے لئے ۱۲

ط نہ ڈالو اپنے ہاتھون سے ہلاکت مین ۱۲

کا عذاب تمپر نازل ہوا اور جسنے جو اپنے گہرون مین بیٹھ رہنے کا قصد کیا تہا او سپر یہ تنبیہ

تہی یہہ آیت ہمارے لئے سبب تحریض جہاد ہے نہ کہ اوس مرد کے بارہ مین ہے جسنے

دشمن سے جہاد کیا ہے مین اصحاب کو برابر ترغیب و تحریص کرتا تہا کہ تم بہی ایسا ہی کرو

جیسا کہ اوس مرد نے کیا ہے خدا کی راہ مین جہاد کرکے بامید اجر آخرت شہادت طلب کرو

مصنف فرماتے ہین کہ مینے اس امر کی تنبیہ اس کتاب کے خطبہ مین کی ہے اور وہ

بیان عنقریب آویگا جو ان حالات و اسباب کو صاف ظاہر کریگا راویان گفتگوی حسین

علیہ السلام و ولید ابن عتبہ اور مروان یہ آگے بیان کرتے ہین۔

جب صبح ہوی تو حسین علیہ السلام مکہ کیطرف متوجہ ہوئے اور تیسری ماہ شعبان سنہ ۶۰

کو روانہ ہوکر مکہ پہونچے بقیہ ماہ شعبان و ماہ رمضان و ماہ شوال اور ماہ ذیقعدہ مین

مقیم رہے راوی کہتا ہے کہ عبد اللہ ابن عباس و عبد اللہ ابن زبیر آپ کی خدمت مین

آئے اور کہا کہ آپ یہین مقیم رہیے حضرت نے فرمایا کہ جناب رسولخدا نے ایک امر کا مجہے

حکم دیا ہے مین اوسکی تعمیل کرونگا راوی کہتا ہے کہ ابن عباس وا حسینا کہتے ہوئے

باہر آئے پہر عبد اللہ ابن عمر آیا اور اوسنے حضرت سے کہا کہ آپ ابن ضلال سے

صلح کر لیجیے اور کشت و خون سے پرہیز کیجیے حضرت نے فرمایا کہ اے ابو عبد الرحمن کیا

تم نہین جانتے کہ خدا کے نزدیک ذلتہائے دنیا سے یہ بات تہی کہ سر یحیے بن زکریا

کا ایک زانیہ کے پاس بہیجا گیا جو زناکاران بنی اسرائیل سے تہی کیا تم نہین جانتے

کہ بنی اسرائیل ستر نبیونکو طلوع صبح سے آفتاب نکلنے تک قتل کرتے تہے اور پہر اپنے

بازارون مین بیٹھکر خرید و فروخت کرتے تہے گویا وہ کچہہ کرتے ہی نہ تہے مگر خدائے

پاک نے اونپر عذاب کرنے مین جلدی نہ کی بلکہ بعد مدت عذاب نازل کیا جیسا کہ

خدائے عزیز ذی انتقام عذاب نازل کرتا ہے ابو عبد الرحمن خدا سے ڈرو اور میری

نصرت نہ ترک کرو۔

راویان اخبار کہتے ہین کہ جب اہل کوفہ نے سنا کہ حسین ابنعلی ؑ مکہ مین تشریف
لائے اور یزید کی بیعت سے انکار کردیا تو سب کے سب سلیمان ابن صرد خزاعی کے مکان مین
جمع ہوئے جب اونکی جماعت پوری ہوگئی تو سلیمان ابن صرد خزاعی نے کہڑے ہو کر
خطبہ پڑہا اور آخر خطبہ مین یہ کہا کہ اے فرقہ شیعہ تم جانتے ہو کہ معاویہ مرگیا اور خدا
کے حضور مین حاضر ہوا اور اپنے اعمال ساتھ لے گیا اوسکا لڑکا اوسکی جگہہ بیٹھا
ہے حسین ابنعلی ؑ اوسکے خلاف ہین اور شیاطین آل سفیان کی شیطنت سے
مدینہ چہوڑکر مکہ مین آئے ہین تم اونکے اور اونکے باپ کے دوست ہو شیعہ ہو اب
اسوقت وہ تمہاری نصرت اور مدد کے محتاج ہین اگر تم جانو کہ تم اونکی مدد کرسکو گے
اور اونکے دشمنون سے جہاد کرسکو گے تو اونکو خط لکہو اور اگر تم کو کاہلی وسستی
ونامردی کا خوف ہو تو اونکو فریب نہ دو راوی کہتا ہے کہ تب اونہون نے یہ خط لکہا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بخدمت حسین ابنعلی امیرالمومنین منجانب سلیمان ابن صرد خزاعی ومسیب ابن
نجبہ ورفاعہ ابن شداد وحبیب ابن مظاہر وعبداللہ ابن وائل سلام و درود ہو
خدا کا سلام تمپر ہو خدا کا شکر ہے کہ اوس نے آپ کے اور آپکے باپ کے دشمن کو
ہلاک کیا جو بڑا ظالم وجابر و معاند وزیاں کار تہا جس نے یکایک منصب خلافت
امت اوچک کرلے لیا تہا اور اوسکے غنیمت کو غصب کیا تہا اور امت پر بغیر اوسکی
مرضی وخوشی کے حاکم بن بیٹہا تہا امت کے اچھے لوگون کو اوسنے قتل کیا تہا او
بدکردارون کو باقی رکہا تہا اور خدا کے مال و بیت المال مین سے اوس کے
عمال جور وحکام سرکش یکے بعد دیگرے کامیاب ہوتے تہے خدا اوسپر مثل قوم

عاد و ثمود کے لعنت کرے ہمارے لئے سوائے آپ کے کوئی امام نہین ہے آپ تشریف
لائیے شاید خدا آپکے ذریعہ سے ہمکو حق پر قائم کرے نعمان ابن بشیر دار الامارت مین
رہتا ہے مگر ہم اوسکے ساتھ جمعہ مین نہین شریک ہوتے اور نماز عید اوسکے ساتھ نہین
پڑھنے جاتے اگر ہمکو معلوم ہو جائیگا کہ آپ یہان تشریف لاتے ہین تو ہم اوسکو
یہان سے نکالکر شام تک بھگا دینگے آپ پر اور آپ کے باپ پر سلام ہو اور رحمت و برکت
خدا کی نازل ہو اور سوائے خدائے توانا و بزرگ کے کسی کو قدرت و قوت نہین ہے"
پھر اونھون نے اس خط کو روانہ کیا اور دو روز یون ہی رہے پھر اونھون نے ایک
جماعت کو حضرت کیخدمت مین روانہ کیا جنکے پاس ڈیڑھ سو خط تھے جنمین ہر ایک خط
کے کاتب ایک ایک دو دو تین تین اشخاص تھے اور اون سب خطون مین حضرتکے
تشریف آوری کی درخواست تھی حضرت باوجود اسکے تامل فرماتے تھے اور جواب نہ دیتے
تھے یہانتک کہ ایکدن مین حضرت کے پاس چھ سو خطوط آئے اور برابر اسی طور سے
خط آتے گئے یہانتک کہ بارہ ہزار خط حضرتکے پاس جمع ہو گئے ان سب کے بعد حضرت
کی خدمت مین ہانی ابن ہانی سباعی اور سعید ابن عبد اللہ حنفی یہ آخری خط اہل کوفہ کا
لیکر آئے بسم اللہ الرحمن الرحیم حسین ابن علی امیر المومنین کیخدمت مین اونکے
اور اونکے باپ امیر المومنین کے شیعون کی طرف سے یہ تحریر ہے امابعد لوگ آپ کے
منتظر ہین اونکی رائے سوائے آپکے اور کسی پر نہین ہے یابن رسول اللہ جلدی جلدی
آئیے کشت زار تیار ہین میوے پختہ ہین زمین پر روئیدگی ہے درخت سرسبز ہین۔ آپ
جس وقت چاہئے آئیے آپکو لشکر تیار ملیگا سلام ہو تم پر خدا کا اور برکت اوسکی اور آپ کے
باپ پر ہمیشہ" حضرت نے ہانی ابن ہانی سباعی و سعید ابن عبد اللہ سے پوچھا کہ مجھکو بتاؤ
کون لوگ اس خط کے لکھنے والے ہین اور بھیجنے والے اونھون نے جواب دیا یابن رسول اللہ

شیث ابن ربعی و حجار ابن ابجر و یزید ابن حارث و یزید ابن رویم و عروہ ابن قیس عمر
ابن حجاج اور محمد ابن عمیر ابن عطارد ہین۔

راوی کہتا ہے کہ حضرت امام حسینؑ یہہ بات سنکر کھڑے ہوے اور دو رکعت نماز
درمیان رکن و مقام کے پڑہی اور خدا سے خیر طلب کی پھر آپنے مسلم ابن عقیل کو بلایا
اونکو ان حالات سے آگاہ کیا اور جواب خطوط اہل کوفہ اونکے حوالہ کیا اوس خط مین
جو آپ نے تحریر فرمایا تہا اوسکا مطلب یہ تہا "اما بعد مین تمہارے پاس اپنے چچازاد بہائی
مسلم ابن عقیل کو بہیجتا ہون کہ مجھکو وہ تمہاری راے جمیل سے آگاہ کرین" مسلم خط
لیکر کوفہ پہونچے جب لوگون کو حضرت کے خط کی خبر ہوئی تو وہ لوگ حضرت کی خبر آمد
سنکر بہت خوش ہوے حضرت مسلم ابن عقیل کو مختار ابن ابو عبیدہ ثقفی کے گہر مین ٹہرایا
اور کثرت سے شیعہ آپکی خدمت مین اوٹہنے جانے لگے جب ایک کافی جماعت شیعونکی
ہوگئی تو آپ نے حضرت امام حسینؑ کا خط اون سبکے روبرو پڑہا وہ فرط مسرت سے وہ
سب روے اور اٹہارہ ہزار آدمیون نے بیعت کی اس اثنا مین عبداللہ ابن مسلم باہلی
اور عمارہ ابن ولید اور عمر ابن سعد نے بذریعہ تحریر یزید کو حال مسلم بن عقیل سے خبر دی اور یہہ بہی
لکہا کہ نعمان ابن بشیر کو معزول کرکے اور کسی کو حاکم مقرر کرنا چاہیے۔

چنانچہ یزید پلید نے امیر عبیداللہ ابن زیاد کو یہ تحریر کی کہ مینے تجھکو کوفہ اور بصرہ
دونون صوبونکا حاکم مقرر کیا اور حالات مسلم ابن عقیل و حسین ابن علیؑ سے اوسکو باخبر کیا او
نہایت تاکید سے یہ لکہا کہ مسلم کو جلد تلاش کرکے قتل کر جب یہ خط ابن زیاد کے پاس
پہونچا تو اوسنے کوفہ کا قصد کیا اس اثنا مین حضرت امام حسینؑ نے ایک جماعت شرفائی
بصرہ کے نام خط ارقام فرمایا اور سلیمان ابا ذرین اپنے غلام کی معرفت اوسکو روانہ کیا تاکہ
وہ اہل بصرہ کو حضرت کی اطاعت و نصرت کیجانب مائل و راغب کرے خبکو حضرت نے

خط لکھا تہا اونمین یزید ابن مسعود نہشلی و منذر ابن جارود عبدی بہی تہے پس یزید ابن
مسعود نے بنی تمیم و بنی حنظلہ و بنی سعید کو جمع کیا جب وہ یکجا ہوے تو یزید ابن مسعود نے
کہا کہ اے بنی تمیم میرا مرتبہ تملوگون مین کیسا ہے اور میرا شرف تم لوگون مین کس درجہ ہے
اونہون نے جواب دیا کہ سبحان اللہ کیا کہنا ہے بخدا آپ قوم کے سر افتخار ہین آپ قوم کے
پشت و پناہ ہین اور مرکز شرف ہین آپ سردار قوم ہین تب وہ کہنے لگے کہ مینے تم سب کو
ایک خاص امر کے لئے جمع کیا ہے میرا ارادہ ہے کہ اوس امر مین تم سے مشورہ کرون
اور مدد لون تب لوگون نے جواب دیا کہ بخدا ہم آپکو خالص نصیحت دینے کو تیار ہین اور
کوشش کرینگے کہ آپکو صائب رائے دیوین آپ فرمائے ہم سنتے ہین تب وہ کہنے
لگے کہ معاویہ مر گیا بخدا وہ مرنے والا ہلاک و مفقود ہونیوالا خوار و ذلیل تہا آگاہ ہو
کہ دروازہ ظلم کا ٹوٹ گیا گر گیا۔ ظلم و جور کے کہمبے ہل گئے اوسنے بدعت ایک بیعت ایجاد
کی تہی جسکو اوسنے یہ خیال کیا تہا کہ مین نے خوب ہی مضبوط کر لیا ہے حالانکہ یہ خیال محال
تہا بخدا جب اوسنے کوشش کی تو نامردی اوسکی ظاہر ہو گئی اور اوسنے جب مشورہ کیا تو خدا
نے اوسے چہوڑ دیا اوسنے اپنے فرزند یزید کو جو بڑا شراب خوار اور بدکارون کا سردار ہے
اپنا جانشین بنایا ہے وہ دعوای اسلام کرتا ہے اور باوجود قلت عقل و کمی علم مسندی رکہتا ہے
اسلام اوسپر حکمرانی کا دعوی کرتا ہے وہ حق کا نشان قدم بہی نہین پہچانتا ہے مین
خدا کی قسم مبرور کہتا ہون کہ یقیناً اوس سے جہاد کرنا جہاد مشرکین سے افضل ہے
اور حسین ابن علی ع فرزند بنت رسول اللہ ہین صاحب شرف اصیل ہین اور رائے
کامل رکہتے ہین اونکے فضل کی تعریف نہین ہو سکتی اونکے دریائے علم کی تہاہ نہین ہے
وہ اپنے حقوق سابقہ اور قرابت نبی اور سن و سال کیوجہ سے امر خلافت کے
قابل ہین وہ چہوٹون پر مہربان ہین اور بوڑہون کو عزت کرتے ہین اپنے رعایا کے

بہت اچھے نگہبان ہین وہ ایسے امام قوم ہین کہ اونکی وجہ سے محبت خدا قایم ہوئی ہے وہ پند و نصیحت کرنے مین کامل بلیغ ہین لہذا تم نور حق سے چشم پوشی نہ کرو اور امر باطل مین نہ پڑو تم مین سے صخر بن قیس نے روز جنگ جمل امام حسینؑ کے باپ کا ساتھ چھوڑدیا تھا اب اوس دھبہ کو تم دھو ڈالو اور فرزند رسول اللہ کی خدمت مین مدد کے لئے حاضر ہو بخدا جو اونکے مدد مین تقصیر کریگا خدا اوسکی اولاد کو ذلیل کریگا اور اوسکے قبیلہ کو قلیل کریگا خبردار ہو کہ مینے تو لڑائی کیواسطے ذرہ پہن لی ہے سنو جو لڑکر نہ مریگا اوس کے لئے بھی ایکروز موت ہے اور جو بھاگیگا وہ بھی گرفتار اجل ہوگا خدا تمپر رحم کرے اچھا جواب دو تب بنو حنظلہ کھڑے ہو کر یہ کہنے لگے اے ابو خالد ہم تمہارے ہی ترکش کے تیر ہین اور تمہارے ہی قبیلہ کے سوار ہین اگر تم ہمکو کسی نشانہ پر مارو گے تو ہم وہین پر پہونچینگے اور اگر تم ہمکو لیکر جہاد کرو گے تو فاتح و منصور ہو گے بخدا تم جس سختی مین گھسو گے وہین ہم بھی گھسین گے بخدا جس سختی کا تم مقابلہ کرو گے ہم بھی تمہارے ساتھ اوسکا مقابلہ کرینگے بخدا ان تلوارون سے تمہاری مدد کرینگے اور اپنے بدنون سے تمکو بچاوینگے تم جو چاہتے ہو شوق سے کرو والسلام۔

پھر اسکے بعد بنو سعد اوٹھ کھڑے ہوئے اور یہ کہا وہ اے ابا خالد تمہاری مخالف اور تمہاری رائے سے اختلاف کو ہم سب سے بری چیز جانتے ہین صخر ابن قیس نے ہمکو حکم دیا تھا کہ تم جنگ مت کرنا ہم نے اپنے امر کو اچھا جانا اور ہماری عزت باقی رہیگی تم ہمکو مشورہ کی مہلت دو بہت جلد ہماری رائے تمپر ظاہر ہوگی۔

اسکے بعد بنو عامر ابن تمیم کھڑے ہو کر کہنے لگے ''اے ابا خالد ہم آپکے باپ کی اولاد ہین ہمارے آپکے بیچ مین تو قسمیہ عہد و پیمان ہے جسپر آپ ناراض ہون اوس سے ہم راضی نہین رہ سکتے ہین اور اگر آپ کوچ کرین تو ہم وطن مین نہین ٹھہر سکتے ہماری

وہی رائے ہے جو آپکی رائے ہے ہمکو بلائیے ہم حاضر ہونگے حکم کیجئے تعمیل کرینگے آپ ہی کا حکم ہے جب چاہئے حکم کیجئے۔

یزید ابن مسعود نہشلی نے کہا وائے بنی سعد جو تم نے وہ کام کیا ہے (یعنی ترک نصرت علی ابن ابیطالبؑ) تو خدا ہمیشہ تلوار تمہارے درمیان مین رکھیگا" پھر حضرت امام حسین علیہ السلام کو یہہ خط لکھا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم امابعد آپکا خط ہمارے پاس پہنچا اور جس امر کے واسطے آپ نے لکھا ہے وہ ہمنے سمجھ لیا کہ ہم آپکی اطاعت سے بہرہ ور ہون اور آپکی نصرت سے فائز ہون بخدا زمین کو خدائے قادر نیکی کرنیوالے سے خالی نہین رکھتا ہے اور نہ رہنمائے راہ نجات سے دنیا خالی رہتی ہے آپ حجت خدا ہین اور زمین پر خدا کی امانت ودیعت ہین آپ شاخ زیتون احمدیہ ہین جسکے اصل احمد ہین آپ اوس کی فرع ہین آپ آئے آپ کی فال نیک ہے آپکے واسطے مینے گردنین بنی تمیم کی جھکا دین اور اونکو آپکا ایسا مطیع کیا ہے جیسا کہ وہ اونٹ جو پیاسا ہو اور پانچوین دن پانی پر جھک جاوے اور مینے بنی سعد کو بہی آپکا تابع فرمان بنا لیا ہے اور اونکے سینونکی میل اوس بادل کے پانی سے دہو دیا ہے جس مین برق کڑکتی اور چمکتی ہو۔

جب حضرت امام حسینؑ نے یہ خط پڑہا تو حضرت نے فرمایا کہ خدائے پاک تم کو خوف کے دن امن مین رکھے اور عزیز کرے اور پیاس کے روز سیراب کرے۔

جب یزید ابن مسعود نے ارادہ کیا کہ حضرت کی مدد کے لئے روانہ ہون تو اونکو قبل روانگی خبر شہادت حضرت امام حسین علیہ السلام معلوم ہوئی اور معذور و مجبور رہے۔ منذر ابن جارود کا یہ حال ہوا کہ وہ قاصد او خط امام حسینؑ کو ابن زیاد کے پاس لے گیا کیونکہ اوسکو یہ گمان ہوا کہ شاید یہ خط ابن زیاد نے بطریق جاسوسی لکھ کر دیا ہوئے

اور بحریہ بنت منذر ابن زیاد کی جورو تہی ،، ابن زیاد نے قاصد مذکور کو سولی دی پہر منبر پر جاکر خطبہ پڑہا اور اہل بصرہ کو ڈرایا کہ اگر وہ مخالفت اور یزید کی بدگوی کرینگے تو اونپر سختی کیجائیگی اوس رات وہ بصرہ مین رہا اور صبحکو اپنے بھائی عثمان ابن زیاد کو نایب کر کے بہت جلد روانہ کوفہ ہوا جب قریب کوفہ پہونچا تو اتنا ٹھہرا کہ شام ہوی اور رات کو کوفہ مین داخل ہوا اہل کوفہ کو اوسپر امام حسینؑ کا دہوکہا ہوا وہ لوگ خوش ہوئے اوسکے قریب آنے لگے جب لوگون نے پہچانا کہ یہ تو عبید اللہ ابن زیاد ہے تو متفرق ہوگئے اور قصر دار الامارۃ مین وہ داخل ہوا اور رات گذاری صبحکو نکلا اور منبر پر جاکر خطبہ پڑھا اور لوگون کو ڈرایا کہ اگر نافرمانی حاکم وقت کی کروگے تو سزا پاوگے اور اگر اطاعت کروگے تو تمہارے ساتھ احسان کیا جاوے گا۔

ادہر مسلم ابن عقیل کو جو ان واقعات کی خبر پہونچی تو اونکو اپنی جان کا خوف ہوا وہ چھپنے لگے مختار کے گہر سے نکلے اور ہانی بن عروہ کے گہر گئے اوسنے مسلم کو اپنے گہر مین ٹھہرایا کثرت سے شیعہ آپکے پاس آتے جاتے تھے ادہر ابن زیاد نے جاسوس مقرر کردئے اور جب اوسکو پتہ لگا کہ مسلم ہانی کے گہر مین ہین تو محمد ابن اشعث اور اسما ابن خارجہ اور عمر ابن حجاج کو بلوایا اونسے کہا کہ کیا وجہ ہے کہ ہانی بن عروہ ہمارے پاس حاضر نہین ہوا اونہون نے کہا کہ ہم نہین جانتے ہین اور بعض نے کہا کہ وہ بیمار ہے تو اوس نے جوابدیا کہ مجھے خبر ملی ہے کہ وہ اچھا ہے اور اپنے دروازہ پر بیٹھتا ہے اگر مین جانتا کہ وہ بیمار ہے تو مین اوسکی عیادت کو جاتا اوسکے پاس جاؤ اور کہو کہ اوسپر جو ہمارا حق ہے اوسکو نہ کہو دیوے کیونکہ ہم یہ نہین پسند کرتے کہ ایسا شخص اشراف عرب سے ہمارے نزدیک مفسد سمجہا جاوے وہ لوگ شام کو ہانی پاس آئے اور دروازہ پر اوس سے ملاقات ہوئی اونہون نے پوچھا کہ کیا وجہ ہے کہ آپ امیر کوفہ کی ملاقات کو نہ گئے حالانکہ وہ آپکو

یاد کرتا ہے اور کہتا تہا کہ اگر مین جانتا کہ ہانی بیمار ہے تو مین اوسکی عیادت کو جاتا ہانی نے جواب دیا کہ بیماری مجھے حاضری سے مانع تھی اونہون نے کہا کہ امیر کو یہہ خبر ملی ہو کہ آپ شام کو اپنے دروازہ پر بیٹھا کرتے ہین اور اوسکو خیال ہے کہ آپ نے حاضری مین سستی کی حکام آپ ایسے شخص سے جفا اور دوری کے متحمل نہین ہین اسلئے کہ آپ سردار قوم ہین اور ہم آپکو قسم دیتے ہین کہ ہمارے ساتھ سوار ہوکر وہان چلئے پس ہانی نے اپنے کپڑے طلب کئے اور خچر منگاکر سوار ہوئے چلے جب قریب دار الامارۃ پہونچے تو اونکو کچھہ ایسی بعض بات معلوم ہوئی کہ جس سے اونکو ابن زیاد کے ارادون سے خبر ہوگئی تب ہانی نے حسان ابن اسما ابن خارجہ سے کہا کہ اے بھتیجے مین بخدا اس مرد ابن زیاد سے ڈرتا ہون تمہاری کیا رائے ہے اوس نے کہا اے چچا بخدا آپ کسی چیز کا خوف نہ کیجئے آپکا ہرگز بال بہی بیکا نہ ہوگا حسان کو یہ نہ معلوم تہا کہ ابن زیاد نے ان لوگون کو ہانی کے پاس کیون بہیجا ہے پس ہانی چلے اور وہ لوگ اونکے ساتھ تھے آخر سب ابن زیاد کے پاس پہونچے اوس نے ہانی کو دیکھکر کہا کہ خاین اپنے پیرون سے میرے روبرو آیا اور قاضی شریح کیطرف جو اوسکے پاس تہا مخاطب ہوا اور ہانی کیطرف اشارہ کیا اور یہہ شعر عمر ابن معدی کرب کا پڑھا۔ انتھی

| عذیرک من خلیلک من مرادی | ارید حیاته ویرید قتلی |
| --- | --- |
| تیرا عذر کرنیوالا تیرے دوست قبلہ مرادی | مین اوسکی زندگی چاہتا ہون اور وہ مجھے مارنا چاہتا ہے |

تب ہانی نے کہا کہ ای امیر یہ کیا کہتا ہے اوس نے جواب دیا واہ اے ہانی یہ کیا باتین ہین جو تمہارے گھر مین امیر المومنین اور عامۂ مسلمین کے خلاف کیجاتی ہین تم نے مسلم ابن عقیل کو گھر مین ٹھہرایا ہے اور اونکیواسطے سامان جنگ اور ہتیار اپنے ہمسایہ کے گھرون مین جمع کئے ہین کیا تم کو یہ گمان تہا کہ یہ بات مجھسے چھپی رہیگی ہانی نے جواب دیا

میںنے ایسا نہین کیاہے ابن زیاد نے کہاکہ تونے ایسا ہی کیاہے ہانی نے کہاکہ خدا
امیر کی اصلاح کرے مین نے نہین کیا ابن زیاد نے کہامیرے غلام معقل کو بلاؤ
(معقل جاسوسی کیاکرتا تہا اور ان سب کے بہید سے آگاہ تہا) وہ اوسکے روبرو
آیا کہڑا ہوا جب ہانی سے اوسے دیکہا تو پہچانا کہ یہہ جاسوس تہا اوسوقت ہانی
نے کہاکہ خدا امیر کی اصلاح کرے بخدا مینے نہ کسی قاصد کو مسلم کے پاس بہیجا نہ
اونکو بلایا لیکن وہ مجہہ سے پناہ کے طالب ہوئے اور مجہے اونکا حال دیکہکر شرم آئی
اسوجہ سے مجہپر اونکی حفاظت واجب ہوئی مینے اونکو اپنے گہر مین مہمان کیا اب چونکہ
تمکو معلوم ہوگیا اور ناگوار ہے مجہے اجازت دو کہ مین اپنے گہر جاکر اون سے کہہ
دون کہ میرے گہر سے جہان چاہو چلے جاؤ ابن زیاد نے کہاکہ جبتک مسلم کو یہان نہ
بلواؤگے مین تمکو جانے نہ دونگا ہانی نے جوابدیا کہ بخدا مین ہرگز ہرگز مسلم کو یہان
نہ لاونگا مجہہ سے یہہ نہ ہوگا کہ اپنے مہمان کو قتل کے لئے خود لاؤن اوسنے کہا بخدا اسکو
ضرور لانا پڑیگا ہانی نے کہا بخدا کبہی بہی مین نہ لاؤنگا جب بہت باتین بڑہ گئین تو مسلم
بن عمرو باہلی کہڑا ہوا اور کہاکہ ای امیر خدا تمہاری اصلاح کرے مجہے اجازت دو کہ
مین ہانی سے کچہہ باتین کرون پس وہ گوشہ مین ایسی حالت سے الگ کہڑا ہوکر
باتین کرنے لگا کہ ابن زیاد اونکو دیکہہ رہا تہا اور اونکی باتین سُن رہا تہا جب اون
دونونکی آوازین بلند ہوتی تہین تو وہ اونکو سنتا تہا ابن عمرو باہلی نے کہاکہ اے
ہانی مین تمکو خدا کی قسم دیتا ہون کہ تم اپنے آپکو تہلکہ مین نہ ڈالو اور اپنے قبیلہ پر آفت
مت لاؤ اور بخدا مین تم سے زیادہ اونکے قتل نہ ہونیکا آرزومند ہون وہ ابن عم قوم
ہین یہہ لوگ اونکو قتل نہ کرینگے اور تکلیف نہ پہنچاوینگے اونکو ابن زیاد کے سپرد کردو
اسمین تمہاری کوئی رسوائی اور تمپر عیب نہین ہے تم اونکو ایک حاکم کو دیتے ہو

ہانی نے کہا کہ بخدا میری اس مین رسوائی ہے مین اپنے ہمسایہ اور مہمان اور سفیر ابن
رسول اللہ کو دیدون در انحالیکہ میرے بازو قوی ہون اور میرے بہت سے مددگار
موجود ہون بخدا اگر مین تنہا بھی ہوتا اور کوئی معین بھی نہ ہوتا تو بھی کبھی اونکو نہ دیتا
اگرچہ مین مارڈالا جاتا ابن عمرو باہلی قسم دیکر سمجھاتا تھا اور ہانی قسم کھا کھا کر کہتے تھے
کہ مین ہرگز ہرگز نہ دونگا اسبات کو ابن زیاد نے سن لیا پس اوسنے حکم دیا کہ میرے
پاس ہانی کو لاؤ مین اوسکو قتل کرونگا ہانی نے جواب دیا کہ اگر تو ایسا کریگا تو مثل برق کے
چمکتی ہوئی تلوارین تیرے گھر کو گھیر لیونگی ابن زیاد نے کہا کہ وائے ہو تجھپر تو مجھے
تلوار سے ڈراتا ہے اور ہانی کو یہ خیال تھا کہ اونکا قبیلہ ان باتونکو سن رہا ہے
ابن زیاد نے کہا کہ اوسکو اور میرے قریب لاؤ جب ہانی اوسکے قریب گئے تو اونکے
چہرہ پر چھڑیان مارین ہانی کے منہ اور ناک اور گالونپر چھڑیان لگین اونکی ناک زخمی
ہوگئی اور لباس خون سے تر ہو گیا پیشانی اور رخسارونکا گوشت ٹکڑے ٹکڑے
ہوکر داڑھی پر گرا اور چھڑی ٹوٹ گئی اوسوقت ہانی نے ایک سپاہی کی تلوار کی
طرف ہاتھ بڑھایا مگر اوس نے تلوار کو ہٹا لیا ابن زیاد چلایا کہ اسکو پکڑو اور ایک کوٹھی
مین قید کردو پاسبان مقرر کردو چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اسماء ابن خارجہ ابن زیاد کے
روبرو آیا اور بعض راوی ناقل ہین کہ حسان ابن اسماء کھڑا ہوا اور کہا کہ ای امیر
قبیلہ ہانی کو کیا جواب دوگے تمہارے حکم سے ہم اسکو لائے تم نے اسکو زخمی کیا
اور اوسکی داڑھی پر خون بہایا اب ہمین اندیشہ ہے کہ تم اسکو قتل کروگے تب ابن
زیاد نے غصہ سے کہا کہ تو یہان موجود ہے اور اوسکو پٹوا کر نکلوا دیا یہ بھی روایت
ہے کہ دارالامارۃ کے ایک مکان مین نظر بند کیا گیا تب اوسنے کہا کہ انا للہ وانا
الیہ راجعون پھر کہا کہ ای ہانی مین دلکو تمہارے قتل کی خبر سناتا ہون راوی

کہتا ہے کہ یہ خبر عمر ابن حجاج کو پہونچی کہ ہانی قتل ہو گئے اور روجہ بنت عمر ہانی کی زوجہ
تھی پس عمر ابن حجاج قبیلہ مذحج کو لیکر آیا اور دار الامارہ کو گھیر لیا چلایا کہ مین عمر ابن
ہون اور یہ سواران اور سرداران مذحج ہین جو در پر کھڑے ہین ہمنے نہ امیر کی اطاعت
چھوڑی اور نہ قوم کا ساتھ چھوڑا ہم نے سنا کہ ہمارا رفیق ہانی مارڈالا گیا جب ابن زیاد
نے اونکی باتین سنین اونکی جماعت سے آگاہ ہوا تو قاضی شریح کو حکم دیا کہ وہ ہانی
کے پاس جاوے اوسکو دیکھکر اوسکی قوم کو اوس کی سلامتی کی خبر دیوے
اوسنے ایسا ہی کیا اور اونکو خبر دی وہ لوگ اوسکے قول پر راضی ہو گئے اور چلے گئے
راوی کہتا ہے کہ یہ خبر جب مسلم ابن عقیل کو پہونچی تو وہ مع رفقا کے چلے تاکہ
ابن زیاد سے جنگ کرین تب ابن زیاد اونکے خوف سے دار الامارہ مین قلعہ بند
ہو گیا ابن زیاد کے لوگون سے اور انصار مسلم ابن عقیل سے لڑائی ہونے لگی ابن
زیاد کے ساتھی جو قلعہ مین تھے قلعہ کے برجہ پر چڑھکر مسلم کے رفقاء کو ڈراتے تھے
اور آمد فوج شام سے اونکو دھمکی دیتے تھے آخر رات ہو گئی اور رفقاے مسلم
ادھر اودھر چل دینے لگے بعض لوگ بعض سے کہتے تھے کہ ہمکو فساد مین جلدی کرنے
کی کیا ضرورت ہی مناسب ہی کہ ہم اپنے گھرون مین بیٹھ رہین اور انکو چھوڑ دین
شاید خدا ان دونو مین صلح کرادے پس حضرت مسلم کے ساتھ سوای دس آدمیون
کے اور کوی باقی نہ رہا تب مسلم مسجد مین آئے تاکہ نماز مغرب ادا کرین تب وہ دس
بھی اونکو چھوڑ کر چلدئے جب مسلم نے یہ حال دیکھا تو کوفہ کی گلیون مین تنہا پھرنے لگے
آخر ایک عورت کے دروازہ پر پہونچے جسکا نام طوعہ تہا اوس سے پانی مانگا اور
پانی پیکر اوس سے پناہ چاہی اوس مومنہ نے پناہ دی مگر اوسکے فرزند نا سعادتمند
کو خبر ہو گئی اوسنے یہ حال عبید اللہ ابن زیاد تک پہونچایا ابن زیاد نے محمد بن اشعث

کو بلوا کر تہوڑی فوج اوسکے ہمراہ کر دی اور حکم دیا کہ مسلم کو حاضر کرے جب وہ لوگ طوعہ کے گہر پہنچے اور مسلم نے گہوڑونکی ٹاپونکی آواز سنی تو آپ نے زرہ پہنی اور گہوڑے پر سوار ہو کے باہر آئے ابن زیاد کی فوجسے لڑنا شروع کیا یہانتک کہ اوس فوج کی ایک گروہ کو قتل کر ڈالا تب محمد بن اشعث پکارا کہ ای مسلم تمہارے لئے امان ہے حضرت مسلم نے کہا کہ غداروں اور فجاروں کی امان کیا ہے پہر آپ لڑنے لگے اور رجز مین وہ شعر پڑہنے لگے جو حمران ابن مالک نے یوم القرن پڑہی تہی یہ اوسی کے ہین۔

اقسمت لا اقتل الا حرا — وان رایت الموت شیئا نکرا

مینے قسم کہائی ہے کہ سوا بہادر کے اور کو آج نہ مارونگا — اور اگر موت کو مین نے ایک بری چیز دیکہا

اکرہ ان اخدع او اغرا — او اخلط البارد سخنا مرا

مکروہ جانتا ہون کہ مین کسی کو فریب دون — یا ٹہنڈی چیز کو گرم چیز سے ملادون (مکر کرون)

کل امرء یوم یلاقی شرا — اضربکم ولا اخاف ضرا

ہر شخص کو ایک دن موت سے ملنا ہے — مین تمکو مارونگا اور مجہے ضرر کا خوف نہین ہے

پس لشکر نے ندا دی کہ ہم نہ تم سے جہوٹہ بولینگے نہ فریب کرینگے لیکن مسلم نے کچھ اس کی پروا نہ کی جب وہ حضرت زخمون سے چور چور ہو گئے تو اونپر لوگ کثرت سے حملہ آور ہوئے ایک نے پیچہے سے آکر پشت پر نیزہ مارا کہ مسلم منہ کے بل گر پڑے اور اون لوگون نے مسلم کو قید کر لیا جب آپ ابن زیاد کے روبرو لائے گئے تو اوسپر سلام نہ کیا ایک سپاہی نے کہا کہ امیر کو سلام کرو تو حضرت مسلم نے کہا کہ تجہپر وائے ہو چپ رہ وہ میرا حاکم نہین ہے ابن زیاد نے کہا کہ تجہپر سلام نہ ہو تو سلام کریا نہ کر تو قتل کیا جائیگا حضرت مسلم نے کہا کہ اگر مجہے تو قتل کریگا تو کیا کہ تجہ سے زیادہ بدکار نے مجہسے بہتر ابرار کو قتل کیا ہے ظلم سے قتل کرنا لوگونکا ہاتھ پاؤن کاٹنا بدنفسی کرنا اور برائی کے غلبے تیری ذات پر ختم ہین ابن زیاد نے کہا کہ ای

نافرمان و دشمن تو نے اپنے امام پر خروج کیا گروہ مسلمین کو متفرق کردیا فتنہ کی بنیاد ڈالدی
حضرت مسلم نے فرمایا کہ تو جھوٹھہ کہتا ہے گروہ اسلام کو معاویہ اور اوسکے بیٹے یزید نے متفرق
کیا تو نے فساد کی بنیاد ڈالی اور تیرے باپ نے جو غلامان بنی حارث کا بیٹا تھا میں امید
کرتا ہون کہ خدا مجھکو شرف شہادت عطا کریگا اور مین اوسکے ہاتھ سے شہید ہونگا جو بدترین
خلایق ہے ابن زیاد نے کہا کہ تیرے نفس نے وہ آرزو کی ہے کہ جسکے ہونے کو خدا مانع
ہوگا (جسکو خدا پوری نکریگا) اور اوسکو اوسکے اہل کیلئے مقرر کریگا۔ مسلم نے کہا کہ ای ابن
مرجانہ کون اوسکا اہل ہے اوس نے کہا کہ یزید ابن معاویہ اوسکا اہل ہے تب مسلم نے کہا
"رضینا باللہ حکما بیننا و بینکو" ابن زیاد نے کہا کہ تیرا خیال ہے کہ تیرے لئے بھی
اوسمین کچھ حصہ ہے مسلم نے کہا کہ خیال نہین بلکہ یقین ہے پھر ابن زیاد نے کہا کہ ای مسلم
بتلاو کہ تم کیون اس شہر مین آئے حالانکہ یہان کا انتظام درست تھا اور تمنے یہان آکر بدنظمی
کردی قوم مین تفرقہ ڈالا مسلم نے کہا کہ مین اسواسطے نہین آیا چونکہ تم نے امور منکر کو ظاہر کیا
امر معروف کو خاک مین ملا دیا بلا رضامندی امت حاکم بنگئے لوگونکو اوس امر کی تکلیف دی کہ
جسکا حکم خدا نے نہین فرمایا تم نے امت مین اعمال کسری و قیصر کا ارتکاب کیا پس ہم قوم کے
پاس آئے کہ اونہین امر بالمعروف و نہی عن المنکر بتاوین اور وہ حکم کتاب و سنت کی طرف
رجوع کرین اور ہم اسکے اہل و قابل ہین اوسوقت ابن زیاد "ولد الحرام" نے مسلم۔ امام
حسینؑ۔ امام حسنؑ اور علی ابن ابیطالبؑ صلواۃ اللہ علیہم کو گالیان دین مسلم نے کہا کہ تو اور
تیرا باپ ان گالیونکے لایق ہے اے دشمن خدا جو دنیا ہو دیدے تب ابن زیاد نے حکم
دیا بکیر ابن حمران کو کہ فصیل قصر پر لے جاکر اوسکو قتل کریں وہ اونکو اوپر لے گیا مسلم تسبیح خدا
اور استغفار کرتے تھے۔ رسول خدا پر درود بھیجتے تھے پس اوسنے مسلم کو قتل کیا مگر قاتل
خوفناک اوترا ابن زیاد نے پوچھا کہ تیرا کیا حال ہے اوسنے جواب دیا کہ اے امیر مین نے

جب مسلم کو قتل کیا تو ایک ہیبت ناک (مرد سیاہ بدصورت) شخص کو دیکھا کہ میرے روبرو دانتوں اور لب پر اونگلی رکھتا ہے (دانتوں میں اونگلی دابی ہے) پس اسوجہ سے میں ایسا خوف کھا گیا کہ کبھی ایسا خوف نہیں کھایا تھا ابن زیاد نے کہا کہ تو دہشت میں آگیا پھر اوس نے حکم دیا کہ ہانی ابن عروہ کو نکالکر قتل کریں وہ کہنے لگے "وامذحجاہ" اور کہاں فرج سے مجھسی ملاقات ہوسکتی ہے واعشیرتاہ کہاں ہے میرا قبیلہ اور میرا عزیز مجھ سے نہیں مل سکتا ہے،، قاتل نے کہا کہ اپنی گردن بڑہاؤ ہانی نے جوابدیا بخدا میں اپنی گردن نہ بڑہاونگا اور اپنی گردن کے ساتھ یہ سخاوت نہیں کرسکتا میں وہ نہیں ہوں کہ اپنی قتل پر آپ اپنی مدد کروں پس رشید نام ابن زیاد کے ایک غلام نے اونکو ایک تلوار ماری اور قتل کر ڈالا۔ قتل مسلم وہانی میں عبداللہ ابن زبیر اسدی نے ،،بقولے فرزدق،، نے اور بقول بعض کے "سلیمان لحنفی،، نے یہ اشعار لکھے ہیں۔

فان کنت لا تدرین ما الموت فانظری
اگر تو نہیں جانتی کہ موت کیا چیز ہے تو دیکھ

الی ہانی فی السوق وابن عقیل
ہانی اور فرزند عقیل کیطرف بازار میں

الی بطل قد ہشم السیف وجہہ
ایسے بہادر کی جانب جس کا منہ تلوار نے توڑا

وآخر یہوی من طمار قتیل
اور دوسرا قتل کر کے کوٹھے سے گرادیا گیا

اصابہما فرخ البغی فاصبحا
اون دونوں کو ایک زانی کے بچہ نے مصیبت دی

احادیث من یسری بکل سبیل
اب وہ دونوں ہر ایک راہ گیر کے زبان زد ہورہے ہیں

تری جسداً قد غیر الموت لونہ
دیکھتی ہے کہ موت نے بدن کے رنگ کو بدلدیا ہے

ونضح دم قد سال کل مسیل
یقینی خون خالص راستوں میں بہ رہا ہی

فتی کان احیا من فتاۃ حییہ
وہ جوان ایسا باحیا تہا کہ جیسی جوان عورت شرمیلی ہوتی

واقطع من ذی شفرتین صقیل
ہے اور دودہاری تلوار سے بھی زیادہ وہ کاٹنے والا تھا

| | |
|---|---|
| ایرکب اسماء الهمالیج امنا | وقد طلبته مذحج بذحول |
| آیا ان کے ساتھ لوگ اونٹنیون پر سوار رہو تے ہین | حالانکہ واقعی مذحج نے اوسکے خون کا عوض طلب کیا ہے |
| تطوف حفافیه مراد وکلهم | علی رقبة من سایل و مسئول |
| قبیلہ مراد کے لوگ اوسکے ہر طرف پہر رہے ہین اور ایک | اونکا سایل اور مسئول کی گردنون پر ہے |
| فان انتم لم تثاروا باخیکم | فکونوا بغایا ارضیت بقلیل |
| اگر تمنے اپنے بھائی کے خون کا عوض نہ لیا | پہر تو تم رنڈیاں ہوجاو جو تہوڑی خرچی پر راضی ہوجاوین |

راوی کہتا ہے کہ ابن زیاد نے خبر قتل مسلم ابن عقیل اور ہانی ابن عروہ یزید ابن معاویہ کو لکھی تو اوسنے اوسکا جواب لکہا اوسکے افعال اور دبدبہ کا شکریہ ادا کیا اور یہ بھی لکہا کہ مینے سنا ہی کہ حسین اوسیطرف جارہے تھے اور یہ بھی حکم دیا کہ لوگون کو اسباب مین پکڑے اور انتقام لیوے اور جسپر شبہہ اور گمان ہو قید کرے۔

جناب امام حسین ۳ ذالحجہ یوم سہ شنبہ مکہ سے جانب کوفہ چلے اور بعض یہ کہتے ہین کہ ۸ ذالحجہ یوم چہارشنبہ ۶۰ھ قبل وصول خبر قتل مسلم ابن عقیل کوفہ کو روانہ ہوئی اوسیروز حضرت نے سفر عراق کیا جس روز مسلم شہید ہوئے۔

روایت مین ہے کہ حضرت امام حسین ع نے جب ارادہ سفر کیا تو آپ کھڑے ہوے اور یہ خطبہ ارشاد فرمایا الحمد للہ وماشاء اللہ ولاقوۃ الا باللہ وصلی اللہ علی رسولہ آگاہ ہو کہ جس طرح گلوبند ہر وقت جوان عورت کے گلے مین رہتا ہے اوسیطرح موت انسان کے ساتھ ہر وقت ہی مجھے کسقدر مفتون و مشتاق کردیا ہی میرے اسلاف کیطرف اوس اشتیاق نیجوش اوس کے ہے جو یعقوب کو یوسف کی طرف تہا اور میرا جو مقتل مقرر ہوا ہی اوس طرف مین جاتا ہون گویا مین دیکھ رہا ہون کہ اوس جنگل کے بھیڑیے میری بدن کے ٹکڑے ٹکڑے کر رہے ہین جو درمیان نوادیس و کربلا کے ہے

وہ مجھ سے اپنے خالی معدونکو بہر رہے ہین اوس دن سے گریز نہین ہے جو لکھا گیا ہے رضاے خدا ہم اہلبیت کی رضا ہے ہم اوسکی بلاؤنپر صبر کرتے ہین جبکا وہ پورا پورا اجر دیگا وہ صابرون کا اجر دیگا،، رسولخدا کے گوشت کا ٹکڑا اون سے جدا نہوگا وہ سب کا سب حظیرہ قدس مین جمع ہوگا اوسکی وجہ سے چشم رسولخدا روشن ہوگی اور اوسکے سبب سے اللہ اپنے وعدہ کو پورا کریگا جو ہمارے لئے جان نثاری کرنا چاہے اور لقای خدا کا یقین رکھتا ہو وہ ہمارے ساتھ چلے خدا نے چاہا تو مین صبح کو کوچ کرونگا،،

پھر حضرت نے کوچ کیا اور منزل تنعیم مین پہونچے حضرت نے دیکھا کہ ایک قافلہ بحیر ابن ریان حمیری عامل یمن کیطرف سے کچھ چیزین یزید کے لیے ہدیہ لئے جاتا ہے حضرت نے وہ ہدیہ خود لے لیا کہ امور مسلمین کے آپ حاکم تھے آپ نے ساربانون سے فرمایا کہ جو کوئی ہمارے ساتھ عراق چلنا پسند کرے ہم اوسکو پورا کرایہ دینگے اور اوس سے اچھا برتاو کرینگے اور جو نہ جانا چاہے اوسکو ہم یہان تک کا کرایہ دیدین۔ کچھ لوگ ساتھ ہوے اور کچھ لوگون نے انکار کیا پھر حضرت نے کوچ کیا اور منزل ذات عرق پر پہونچے تو بشیر ابن غالب سے ملاقات ہوی جو عراق سے آرہا تھا آپ نے اوس سے عراق والون کا حال پوچھا اوسنے کہا کہ اونکے دل آپ کے ساتھ ہین مگر تلوارین بنی امیہ کے ساتھ ہین حضرت نے فرمایا کہ بنی اسد کا بھائی سچ کہتا ہے خدا جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے اور جو ارادہ کرتا ہے اوسکا حکم کرتا ہے۔

## نوٹ

(۱) ابو جعفر محمد ابن جریر طبری امامی نے اپنی کتاب دلایل الامامت مین روایت کی ہے کہ مجھ سے ابو محمد ابن سفیان وکیع نے اور دوسرے لفظ اپنے باپ وکیع سے اور اوس نے اعمش سے روایت کی ہے کہ ابو محمد واقدی اور زرارہ ابن خلج نے اوس سے بیان کیا کہ ہم قبل روانگی عراق امام حسین علیہ السلام کی خدمت مین حاضر ہوئے اور ہم نے

حضرت سے کہا کہ کوفہ کے لوگ بڑی کمزور طبیعت کے ہین اونکے دل آپ کے
ساتھ ہین مگر تلوارین اونکی آپ کے اوپر ہین حضرت نے آسمان کی طرف اشارہ
کیا در ہائے آسمان کہل گئے اور اس قدر فرشتے کہ اونکا شمار سوائے خدائے
بزرگ و توانا کے کوی نہین جانتا ہے حضرت نے فرمایا کہ اگر مجھے تسلسل واقعات
کا خیال نہ ہوتا اور زوال اجر کا خوف نہوتا تو ضرور مین ان فرشتونکی مدد ہی اون
لوگون کا مقابلہ کرتا لیکن مین یقینی اپنی جائے صعود اور اپنے اصحاب کے مقتل
کو جانتا ہون کوئی شخص سوائے میرے فرزند علی ع کے نہ بچیگا۔
(۲) معمر ابن مثنی نے مقتل حسینؑ مین بالفاظ ذیل روایت کی ہے وہ جب یوم
ترویہ آیا تو عمر ابن سعد ابن وقاص ایک گروہ کے ساتہ مکہ مین آیا اوسکو یزید
نے حکم دیا تہا کہ اگر موقع ملے تو حسینؑ سے جنگ کرے پس اسوجہ سے امام حسینؑ
نے بروز ترویہ مکہ سے کوچ کیا۔
(۳) ہمنے اوس کتاب ،، اصل ،، سے (منجملہ چارسو کتب اصول شیعہ کے) کے
روایت کی ہے جو احمد ابن حسین ابن عمر ابن یزید صیقل کی طرف منسوب ہے
اگر وہ کتاب واقعی ابن داود قمی کی ہے جو اپنی سند سے امام جعفر صادقؑ سے
روایت کرتے ہین کہ جس شب کی صبح کو امام حسینؑ نے مکہ سے کوچ کا ارادہ
کیا تہا محمد حنفیہ حضرت امام حسینؑ کیخدمت مین آئے عرض کی اے بہائی اہل
کوفہ وہ لوگ ہین جنکی بے وفائی آپ اپنے بھائی اور باپ کے بارہ مین دیکھ
چکے ہین مجھے خوف ہے کہ آپکا حال بھی اونہین لوگون کیصورت نہ ہو جو آپ سے
پہلے گزر گئے اگر آپ مناسب جانین تو کوچ نہ فرماوین کیونکہ جتنے لوگ حرم مین
ہین اون لوگون سے آپ سب مین زیادہ عزیز ہین حضرت نے فرمایا کہ ای بہائی

مجھے ڈر ہے کہ ایسا نہ ہو کہ یزید ابن معاویہ مجکو حرم مین رہو کہہ سے قتل کرادے
اور میری وجہ سے حرمت حرم جاتی رہے ابن حنفیہ نے کہا کہ اگر آپ کو اس کا
خوف ہی تو آپ یمن یا کسی جنگل کیطرف چلے جائے کیونکہ لوگ آپ پر حملہ کرنیسے
ممنوع ہین آپ پر کوی قادر نہ ہوگا حضرت نے فرمایا کہ مین تمہاری بات پر غور
کرونگا صبح کو حضرت نے کوچ کیا یہ خبر محمد حنفیہ کو پہونچی وہ فورًا آئے اور اوس ناقہ
کی مہار پکڑ لی جسپر امام حسینؑ سوار تھے اور کہا اے بھائی آپ نے میری کہنے
پر غور نکیا حضرتنے فرمایا مین نے خوب غور کر لیا تب اونہون نے کہا کہ آپ کی
جلدی کوچ کرنے کا کیا سبب ہی حضرت نے فرمایا کہ تمہارے جانیکے بعد رسولخدا
(خواب مین) میرے پاس آئے اور فرمایا کہ اے حسینؑ کوچ کرو کیونکہ خدا
نے چاہا ہے کہ تم کو مقتول دیکھے تب ابن حنفیہ نے کہا انا للہ وانا الیہ
راجعون پھر پوچھا کہ آپ اہلبیتؑ کو کیون اپنے ساتھ لئے جاتے ہین
جب آپ ایسی حالت مین سفر کر رہے ہین تب حضرت نے فرمایا کہ مجھ سے
جناب رسولخداؐ نے یہہ بھی فرمایا ہے کہ اللہ نے چاہا ہے کہ اونکو مقید دیکھے
پھر حضرتنے سلام کیا اور روانہ ہو گئے۔

(۴) محمد ابن یعقوب کلینی علیہ الرحمہ نے کتاب الرسایل مین محمد ابن یحیی سے
ذکر کیا ہے اور اونہون نے محمد ابن حسین سے اور اونہون نے ایوب ابن
نوح سے اور اونہون نے صفوان سے اور اونہون نے مروان ابن
اسمعیل سے اور اونہون نے حمزہ بن حمران سے روایت کیا ہے کہ حمزہ
بن حمران نے امام جعفر صادقؑ سے درباب سفر امام حسینؑ اور تخلف
محمد حنفیہ پوچھا حضرت صادقؑ نے فرمایا کہ اے حمزہ مین تم سے ایک حدیث

بیان کرون مگر اوس حدیث کی نسبت اس جلسہ کے بعد پہر سوال نہ کرنا وہ حدیث یہ ہے کہ جب امام حسینؑ نے ارادہ سفر کیا تو آپ نے کاغذ و قلم مانگا اور یہ لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم حسین ابن علی کیطرف سے بنی ہاشم کی جانب اما بعد جو شخص میرے ساتھ ہوگا وہ شہادت پاویگا اور جو مجھسے جدا ہوگا وہ فتح نہ پاویگا والسلام۔

(۵) محمد ابن محمد ابن نعمان رضو المعروف بہ شیخ مفید کتاب مولد النبی و مولد الاوصیا مین اپنی سند سے "ابو عبداللہ جعفر صادق عؑ تک" روایت کرتے ہین کہ جب اباعبداللہ حسین ابن علیؑ نے مدینہ سے مکہ کے جانب کوچ کیا تو ایک گروہ ملایک حضرت کی خدمت مین نازل ہوا جو مسلح تہا اور ہاتہون مین حربے لئے تہا اور جنت کے گہوڑے پر سوار تہا حضرت کو سلام کیا اور کہا "یا حجۃ اللہ علی خلقہ بعد جدہ و ابیہ و اخیہ" خدا نے آپ کے جد امجد کی مدد ہمارے ذریعہ سے اکثر موقعون پر کی ہے ہمکو خدا نے آپکا مددگار بہی بنایا ہے حضرت نے فرمایا کہ تم میری قبر پر آنا اور اوس مقام پر آنا جہان مین شہید ہونگا اور اوسکا نام کربلا ہے جب مین اوس مقام پر وارد ہون اوسوقت تم آنا اونہون نے عرض کی یا حجت اللہ خدا نے ہمین حکم دیا ہے کہ ہم آپ کے حکم کی اطاعت کرین۔ کیا آپ اپنے دشمنون سے نہین ڈرتے ہین کہ ہم سب آپ کے ہمراہ رہین حضرت نے فرمایا کہ وہ میرا کچھ نہین کرسکتے اور جب تک مین جگہہ پر نہ پہونچون وہ مجہے کچھ تکلیف نہین دے سکتے ہین پہر گروہ جنات مومنین آئے اور کہا کہ اے مولانا ہم آپ کے شیعہ اور انصار مین ہین ہمین جو چاہے حکم دیجئے اگر آپ ہمکو حکم کرین تو آپ اپنی جگہہ پر رہین

اور ہم آپ کے سب دشمنونکو قتل کرڈالین آپ نے فرمایا جزاکم اللہ خیرا پہر فرمایا
کہ کیا تم نے کتاب اللہ مین جو میرے جد امجد پر نازل فرمائی ہے یہ نہین پڑہا ہی قل لو
کنتم فی بیوتکم لبرز الذین کتبت علیہم القتل الی مضاجعہم یعنے اگر مین
مقام پر رہون تو اس ہلاک ہونیوالی خلقت کا امتحان کس کے ساتھ ہوگا اور کیسے
آزمایش ہو اور کون میری قبر مین سوویگا خدا نے میری قبر روز پیدایش زمین سے
مقرر کردی ہے جو ہمارے شیعون کے لئے باعث مخلصی و نجات ہو اور ہمارے محبون
کی نمازین اور اعمال وہان مقبول ہونگے اور دعائین مستجاب ہونگی اور ہمارے
شیعہ وہان رہینگے اور وہ قبر دنیا مین اونکے لئے امان ہوگی لیکن تم سنیچر کے
دن عاشورہ کو جسکے آخر مین مین قتل ہونگا حاضر ہونا اور سروز میرے اہل بیت اور
بہائیون بیٹے اور اصحابون سے جو میرے دشمنونکا مطلوب ہوگا کوی نہ بچیگا اور سر میرا
یزید ابن معاویہ کے پاس روانہ ہوگا جنون نے کہا یا ابن حبیب اللہ اگر تمہاری اطاعت
ضروری نہ ہوتی اور تمہاری مخالفت ناجایز نہ ہوتی تو ہم مخالفت کرتے اور تمہارے
دشمنونکو قبل اسکے کہ وہ تمہارے پاس پہونچین قتل کرڈالتے آپ نے فرمایا بخدا ہم
اسپر تمسے زیادہ قادر ہین مگر مرادیہ ہے لیہلک من ہلک عن بینۃ ویحیی من
حی عن بینۃ حجت ہو

راوی کہتا ہے کہ پہر حضرت نے کوچ کیا اور وقت ظہر منزل ثعلبیہ پر پہونچے سر انور تکیہ
پر رکہا اور سو گئے پہر جاگ اوٹہے اور فرمایا کہ مین نے ہاتف کو یہ کہتے سنا کہ تم جلدی کر رہی
ہو اور موت تمکو جنت لے جانے کو جلدی کر رہی ہے حضرت کے فرزند علیؑ نے عرض

لہ (اے پیغمبر ان لوگونسے) کہدو کہ تم اپنی گہرونمین بہی ہوتے تو جنکی قسمت مین مارا جانا لکہا تہا گہرونسے نکلکر
خود اپنی پچہڑنے کی جگہ آموجود ہوتے۔ ٢ہ واقعی جو ہلاک ہوتا ہے وہ دلیل سے ہلاک ہوتا ہے اور جو زندہ ہوتا ہے وہ دلیل
× سے زندہ ہوتا ہے۔ ۱۲

کی کہ کیا ہم حق پر نہین ہین حضرت نے فرمایا کہ اے فرزند قسم ہے خدائے مرجع العباد کی کہ بلا شبہہ ہم حق پر ہین تب حضرت کے فرزند نے کہا کہ اس حالت مین ہمکو موت کی کچھہ پروا نہین ہے حضرت نے فرمایا کہ ایفرزند خدا تجھے وہ بہترین جزا دے جو باپ کی طرف سے فرزند کو دیجاتی ہے حضرت رات بہر وہین مقیم رہے جب صبح ہوی تو آپ کیا دیکھتے ہین کہ ایکمرد کوفی جسکا نام ابو ہرہ ازدی تہا حضرت کیخدمت مین حاضر ہوا اور سلام کیا عرض کی یا بن رسول اللہ آپکو خانہ خدا اور حرم رسول خدا سے کس نے نکالا ہی حضرت نے فرمایا کہ اے ابو ہرہ تمہارے حال پر تاسف ہو ارے بنی امیہ نے میرا مال چھینا مینے صبر کیا میری آبرو ریزی کی مینے صبر کیا اب وہ میرے خون کے پیاسے ہوے تو مین وہاںسے گریزان ہوا بخدا مجھے گروہ باغی قتل کرینگے خدائے پاک اونکو عام طور سے ذلیل کریگا اونپر شمشیر بران کھینچی جائیگی خدا اونپر اوسکو مسلط کریگا جو اونکو ذلیل کرے گا یہانتک کہ وہ قوم سبا سے زیادہ تر ذلیل رہیگی جنپر ایک عورت حکمران تھی اور وہ اونکے جان و مال کی مالکہ تھی۔

ایک گروہ اہل فرازہ و بجیلہ نے روایت کی ہے کہ ہم زہیر ابن قین کے ہمراہ مکہ سے روانہ ہوئے ہم امام حسینؑ کے ساتھ سفر کرتے تھے جب حضرت قیام کرنے کا ارادہ کرتے تھے تو ایک گوشہ مین ہو رہتے تھے ایکبار ایسا اتفاق ہوا کہ حضرت ایسے مقام پر اوترے کہ ہمکو سوائے حضرت کے ساتھ ہم منزل ہونے کے کوی چارہ کار نہوا ہم کہانا کہا رہے تھے کہ یکایک قاصد امام حسینؑ آیا اور بعد سلام کہا کہ اے زہیر ابن قین۔ ابا عبداللہ حسینؑ نے مجھے تمکو بلانے کے لیے بہجا ہے یہہ سنکر ہمارے ہاتھون سے لقمے گر گئے اور ہم ایسے خاموش ہوگئے گویا ہمارے سرونپر پرندے بیٹھے ہین تب زوجہ زہیر جسکا نام دیلم بنت عمر تہا کہنے لگی۔ سبحان اللہ قاصد فرزند رسول اللہ تمہارے پاس آوی اور تم اوس کے پاس نہ جاؤ۔ میری یہہ رائے ہی کہ تم اونکی خدمت مین حاضر ہو اونکی

باتین سنو زہیر ابن قین حضرت کے حضور گئے اور فوراً خوش خوش واپس آئے چہرہ اونکا نورانی
تہا اونھون نے حکم دیا کہ میرا خیمہ اور اسباب وغیرہ لشکر امام حسینؑ مین داخل کردو اور اپنے
بی بی سے کہا کہ مینے تمکو طلاق دیا مین یہ نہین پسند کرتا کہ تمکو میری ذات سے سوائے بھلائی کے
کوئی تکلیف پہونچے مینے حضرت امام حسین کی خدمت کا ارادہ کرلیا تا کہ اپنی جان اونپر فدا
کرون اور اپنی روح سے حضرت کی حفاظت کرون بعد ازان اونہون نے اپنی بی بی کا مہر
ادا کیا اور اوسکو اپنے بنی اعمام کے سپرد کیا کہ اوسکو اوسکے اعزہ کے پاس پہونچا دین تب
وہ عورت کہڑی ہوی اپنے شوہر کو رخصت کیا اور کہا کہ خدا تمہارا معین و مددگار ہوئے
تمہارے لئے اچھا کرے میری عرض یہ ہے کہ روز قیامت جب تم حسینؑ کے نانا کے
حضور حاضر ہونا تو مجھے بھی یاد کرنا آخر زہیر نے اپنی رفیقون سے کہا کہ جو میرے ساتھ رہنا پسند
کرے میرے ساتھ رہے اور جو اسکو پسند نہ کرے اوس سے یہ میری آخری ملاقات ہی۔
حضرت امام حسینؑ نے کوچ کیا اور منزل زبالہ مین پہونچے وہان خبر شہادت مسلم سنی
اور اپنے اصحاب کو بتائے تو لالچ اور طمع والے چلدے صرف اچھے اور چنے ہوی اصحاب
اور اہلبیت آپکے ساتھ رہ گئے راوی کہتا ہے کہ مسلم ابن عقیل کی شہادت پر رونے سے وہ
مقام گونج اوٹہا تہا کثرت سے آنسو بہ رہی تھی پھر حضرت نے اوس امر کا ارادہ کر کے جس طرف
خدا نے اونکو دعوت کی تھی کوچ کیا راہ مین فرزدق شاعر حضرت کو ملا اور حضرت کو سلام کیا
اور عرض کی یا ابن رسول اللہ آپ کیون کوفہ جارہے ہین حالانکہ وہ لوگ ایسے ہین کہ آپکے
ابن عم مسلم ابن عقیل کو قتل کردیا حضرت کی آنکھون مین آنسو بھر آئے کہا کہ خدا مسلم پر رحم
کرے البتہ وہ ریحان و جنت و رضوان و رحمت خدا کیجانب روانہ ہوے اونہون نے
وہ امر پورا کیا جسپر وہ قادر تھے اور ہمارا فرض باقی ہے۔ پھر یہہ۔

فان تکن الدنیا تعد نفیسة — فان ثواب الله اعلی وانبل

اگر دنیا اچھی سمجھی جاوے تو حقیقت — مین ثواب اللہ کا اشرف و برتر ہے

وان تکن الابدان للموت انشئت — فقتل امرء بالسیف فی الله افضل

اور جو بدن موت کیلیے بنایے گیے ہین تو — تلوار سے راہ خدا مین مارا جانا افضل ہے

وان تکن الارزاق قسما مقدرا — فقلة حرص المرء فی السعی اجمل

اور جو روزیان دیگئی ہین اور مقدر کیگئی ہین تو — کم حرص کرنا رزق کی سعی مین آدمیکو بہتر ہے

وان تکن الاموال للترک جمعها — فما بال متروک به المرء یبخل

اور جو مال سب کا سب چہوٹ جانیوالے ہین تو — کیا حال ہے اوس متروکہ کا جسکے سات ایسا بخل ہوتا ہے

راوی کہتا ہے کہ حضرت امام حسین نے ایک خط سلیمان بن صرد خزاعی کو اور مسیب
ابن نجبہ اور رفاعہ ابن شداد اور ایک فرقہ سعان کوفہ کو لکہا اور اوسکو قیس ابن مسہر
صیداوی کے ہاتھ روانہ کیا جب وہ قریب کوفہ پہنچے چاہا کہ شہر مین جاوین تو حصین
ابن نمیر رفیق ابن زیاد نے اونکو راستہ ہی مین روک لیا اور تلاشی لینی چاہی تب
قیس نے خط نکالکر پھاڑ ڈالا حصین اونکو ابن زیاد کے پاس لیگیا جب اوسکے سامنے
کہڑے کیگئے تو اوسنے قیس سے پوچھا تو کون ہے اوہنون نے کہا مین علی ابن ابیطالب ؑ
اور اونکے فرزند کا دوست اور شیعہ ہون اوسنے پوچھا تمنے خط کیون پہاڑا اوہنون نے
جوابدیا تاکہ اوسکا مضمون ظاہر نہ ہووے اوسنے پوچھا کہ خط کسکا اور کس کے نام تھا
اوہنون نے جوابدیا کہ امام حسین ؑ کا تہا اور سرداران کوفہ کے نام تہا جنکے نام مجہے معلوم
نہین ہین امیر ابن زیاد آگ ہوگیا اور قسم کہا کر کہا کہ جبتک تو مجہے اونلوگون کے نام
نہ بتادیگا مین تجکو ہرگز نہ چہوڑونگا یا جبتک منبر پر جاکر حسین ابن علی اور اونکے باپ بہائی

پر تبرا نہ کریگا ورنہ تیری بوٹی بوٹی کاٹ ڈالونگا قیس نے کہا کہ مین تو نام نہ بتاونگا
مگر حسین اور اون کے باپ بہائی کی نسبت جو تو کہتا ہے ایسا ہی کرونگا پس
قیس منبر پر گیے اور خدای پاک کی حمد و ثنا کے بعد رسول اللہ او راونکی آل پاک پر درود
پڑہا حضرت علی اور اونکی آل پر نہایت کثرت سے رحمت و درود بہیجا ابن زیاد اور
اوسکے باپ پر لعنت کی اور سرکشان بنی امیہ پر لعنت کی پہر کہا کہ اہالیان کوفہ مین تمہارے
پاس فرستادہ حسین آیا ہون مین نے حسین کو فلان مقام پر چہوڑا ہے پس جلدی
اونکی خدمت مین حاضر ہو اس بات کی خبر ابن زیاد کو دیگئی اوسنے حکم دیا کہ اوسکو فصیل
قلعہ سے گرا دو پس اوسیصورت قیس گرادئے گئے اور شہید ہو گیے۔

جب خبر قتل قیس حضرت امام حسین کو پہنچی اوسوقت حضرت کی آنکہوں مین آنسو بہر آے
اور روئے اور کہا کہ الٰہی ہمارے اور ہمارے دوستونکو لئے اچھی جگہ مقرر کر ہمکو اور ہمارے
شیعونکو اپنی مستقر رحمت مین جگہہ دیے تو سب پر قادر ہے۔

روایت ہی کہ حضرت نے یہ خط منزل حاجز سے لکہا تھا اور اسکے خلاف ہی روایت
ہی راوی کہتا ہی کہ حضرت نے سفر کیا جب دو منزل کوفہ رہ گیا ناگاہ حر ابن یزید ریاحی
جو ہزار سوار کا سردار تہا ملاقات ہوی حضرت امام حسین نے پوچہا کہ ہماری مدد کو آے
ہو یا ہمسے لڑنے آئے ہو اوسنے کہا لڑنے آیا ہون۔ حضرت نے کہا لاحول ولاقوۃ الا
باللہ پہر حضرت اوس سے اور اوس سے باتین ہونے لگین یہانتک کہ حضرت امام حسین نے فرمایا
کہ جب تم اوس امر کے خلاف ہو جسکی بابت تمہارے خطوط تمہارے قاصد میرے
پاس آئے تو مین وہان لوٹ جاتا ہون جہان سے آیا ہون مگر حر نے نہ مانا اوس نے
اور اوسکے سوارون نے آپکو روکا حر نے کہا کہ یا ابن رسول اللہ آپ ایسا راستہ لیجئے

کہ جو نہ کوفہ کو گیا ہو اور نہ مدینہ کو تاکہ مین ابن زیاد کے سامنے عذر کر سکون جب مجہے یہ کہنے کا موقع ملے کہ مین اور راستہ گیا اور حسین اور راستہ گیے پس حضرت امام حسینؑ نے بائین طرف کا راستہ لیا یہانتک کہ آپ منزل غذیب الہجانات مین پہونچے۔

راوی کہتا ہی کہ اسی اثنا مین ایک خط ابن زیاد کا حر کے نام آیا جسمین اوسنے اوسکو امام حسین کے بارہ مین ملامت کی تہی اور حکم کیا تہا کہ حسین پر سختی کرے تب حر اور اوسکے سوارون نے حضرت کو روکا اور سفر کرنے سے مانع ہوئے تب حضرت نے فرمایا کہ کیا تم نے مجہسے نہین کہا تہا کہ آپ دوسرے راستہ سے پہر جائیے۔ حر نے کہا کہ ہان مگر ابن زیاد کا میرے پاس خط آیا ہی اوسنے مجہے حکم دیا ہے کہ مین آپ پر سختی کرون اور مجہپر ایک نگران مقرر کیا ہے کہ مجہسے اوسکا مطالبہ کریے۔

راوی کہتا ہے کہ اوسوقت امام حسین اپنے اصحاب مین خطبہ پڑہنے کو کہڑے ہوے اول آپنے حمد و ثنائے خدائے توانا ادا کی اپنے نانا رسولخداؐ پر درود بہیجا پہر حضرتنے فرمایا کہ ہمپر وہ امر واقع ہوا ہے جسے تم دیکہ رہے ہو دنیا بدلگئی اور بدنما ہوگئی اچہے لوگون نے منہ پہیر لیا اب زمانہ نہایت کڑوا اور برا ہوگیا اوسمین سوائے ایک گہونٹ تلچھٹ کے اور کچہہ باقی نہ رہا صرف کمینہ عیش باقی ہے آیا تم کیا یہ نہین دیکہتے ہو کہ اب حق پر عمل نہین کیا جاتا ہی اور باطل کیطرف سے لوگ نہین پہرتے ہین مومن کو چاہئے کہ لقاے خدای پاک کا محق ہوکر اوسکی ملاقات کی رغبت کرے مین موت کو سعادت اور حیات کو ظالمون کے ساتہ ہلاکت جانتا ہون اوسوقت زہیر ابن قین کہڑے ہوئے عرض کی یا ابن رسول اللہ خدا آپکو ہدایت کرے ہمنے آپکا ارشاد سنا آقا اگر دنیا ہمارے لئے قدیم ہوتی اور ہم اوس مین ہمیشہ باقی رہتے تو بہی آپ کے ساتہ کوچ کو ہم قیام

کو بہت اچھا جانتے۔

راوی کہتاہے کہ ہلال ابن نافع بجلی کہڑے ہوئے اور عرض کی آقا ہم لقاء خدای پاک کو مکروہ نہین جانتے اور اپنی نیتون اور نگاہون کے ساتھ اوسے دوست رکہتے ہین جو آپکا دوست ہو اور ہم اوسکے دشمن ہین جو آپکا دشمن ہو۔

پہر بُریر ابن خضیر کہڑے ہوئے عرض کی یابن رسول اللہ آپکی وجہ سے ہمپر خدا نے یہ احسان کیا ہے کہ ہم آپ کے حضور مین جہاد کرین اعضا ہمارے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاوین اور قیامت مین آپ کے نانا جان ہماری شفاعت کرین۔

راوی کہتاہی کہ پہر امام حسینؑ سوار ہوے اور چلے جب آپ چلنے کا ارادہ کرتے تھے تو وہ لوگ (رسالہ حر) کبھی آپکو روکتے تھے اور کبھی آپ کے ساتہ ساتہ چلتے تھے یہان تک کہ اسی حالت سے کربلا پہونچے۔

آپکا داخلہ کربلا مین دوسری محرم ۶۱ھ کو ہوا جب آپ وہان پہونچے تو پوچھا کہ اس جگہ کا کیا نام ہی لوگون نے کہا دو کربلا، تب حضرت نے کہا کہ الہٰی مین کرب و بلا سے تجھسے پناہ مانگتا ہون پہر فرمایا کہ یہ کرب و بلا کی جگہ ہے اسی جگہ اوترو ہمارے کجاوے کے اوترنے کی یہی جگہ ہے ہمارے خون بہنے کی یہی جگہ ہے یہی جگہ ہمارے قبرونکی ہے اسکے بارہ مین ہمارے نانا رسول اللہ صلعم نے فرما دیا ہے بس لوگ اوترے اور حر معہ اپنے رسالہ کے ایکطرف اوترا حضرت امام حسینؑ بیٹھ کر اپنی تلوار درست کرنے لگے اور فرماتے تھے ؎

| | |
|---|---|
| یا دھر اف لک من خلیل | کم لک بالاشراق والاصیل |
| اے زمانہ تجھ ایسے دوست پر اُف ہے | کتنے لوگ صبح و شام تجھسے ہین |

| | |
|---|---|
| من طالب و صاحب قتیل | والدھر لا یقنع بالبدیل |
| طلب کرنے والے اور قتل ہونیوالے ہین | گو کہ زمانہ بدلا لینے پر قناعت نہین کرتا |
| و کل حی سالک سبیل | ما اقرب الوعد من الرحیل |
| اور کل زندہ لوگ راہ چل رہے ہین | کیا ہی وعدہ کوچ کا قریب ہو گیا ہے |

**وانما الامر الی الجلیل**
اور یقینا سب امر خدا کیطرف ہین

راوی کہتا ہے کہ زینب بنت فاطمہ ع نے اس کلام کو سنا تو کہا کہ اے بھائی یہ تو ایسے لوگون کا کلام ہی جسکو مارے جانیکا یقین ہو آپ نے فرمایا ہان بہن ہان پھر حضرت زینب نے کہا واثکلاہ (ہاے موت) مجھسے حسین اپنی خبر موت بیان کرتے ہین۔

راوی کہتا ہے کہ عورتین رونے لگین اور اپنے منہ پر طمانچے مارنے لگین گریبان چاک کرڈالے حضرت ام کلثوم اس طور سے نوحہ کرنے لگین اور اپنے منہ پر طمانچے مارے گریبان چاک کرڈالے حضرت ام کلثوم اس طور سے نوحہ کرنے لگین وامحمداہ واعلیاہ وااماہ وااخی واحسیناہ واضیعتاہ بعدک یااباعبداللہ پس حضرت سید الشہدا نے انکو تسکین دی اور فرمایا اے بہن خدا کے صبر سے صبر حاصل کرو کیونکہ آسمان کے رہنے والے نیست و نابود ہو جاوینگے جمیع مخلوق ہلاک ہونگے پھر فرمایا ای بہن ام کلثوم وای زینب تم ای فاطمہ اے رباب دیکھو جب مین مارا جاون تو تم میرے لئے اپنے گریبان نہ پھاڑنا اور اپنے منہ کو نہ نوچنا اور کچھ بے ادبانہ و بے صبری کے کلام نہ کہنا۔

دوسری طریق سے روایت ہی کہ حضرت زینب نے جب مضمون اشعار سنا تو وہ اوسوقت حضرت سید الشہدا سے الگ دور ایک مقام مین حضرت کی عورتون اور بیٹیوںمین بیٹھی تھین یہ سنتے ہی ننگے پاون اسطرح نکل آئین کہ گوشہ چادر آپکا زمین پر گھسٹا جاتا تھا آئین اور حضرت کے روبرو کھڑی ہو گئین اور کہنے لگین واثکلاہ کاش مجھے موت آتی اور آج ہی مرجاتی اے خلیفہ ماضین و ثمال الباقین میری مان فاطمہؑ میرے باپ علیؑ میرے بھائی حسنؑ نے وفات پائی پس حضرت نے اونکی طرف دیکھا اور فرمایا اے بہن تمھاری عقل و حلم نہ زایل ہونا چاہئے تب حضرت زینب نے کہا کہ میرے مانباپ اور مین تم پر فدا ہون آیا تم مارے جاؤگے اوسوقت حضرت نے اپنے رنج و الم کو روکا مگر آنکھون مین آنسو بھر آئے پھر آپنے فرمایا کہ لَوْ (قطا) ایک رات بھی چھوڑ دیا جاتا تو البتہ آرام پاتا اور سوتا پھر حضرت زینب نے کہا یا ویلتاہ اے بھائی آپ اپنی موت کی خبر بیان کررہے ہین یہ خبر میرے دلمین زخم ڈالنے والی ہے یہ میری جان پر نہایت ہی سخت اور دشوار ہے پھر حضرت زینب نے اپنے گریبان کیطرف ہاتھ بڑھایا اور پکڑکر پھاڑ ڈالا اور غش کھا کر گر پڑین اوسوقت حضرت سید الشہدا کھڑے ہو گئے اور اپنی بہن پر پانی چھڑکا یہانتک کہ حضرت زینب کو افاقہ ہوا تب حضرت سید الشہدا نے اونکو تسکین دی اور حالات وفات اپنے جد امجد رسول خدا محمد مصطفےٰؐ اور اپنے باپ شیر خدا کا بیان فرمایا تا کہ تسکین ہو۔

یہ بھی ممکن ہی کہ حضرت سید الشہدا جو اپنے اہل و عیال کو ساتھ لے گئے اسکا یہ سبب ہو کہ اگر حضرت اونکو حجاز مین چھوڑ جاتے یا اور کسی مقام پر تو یزید پلید کسی کو بھیجکر حرم محترم کو پکڑ بلاتا اور اونسے ایسی بدسلوکی کرتا او زیختی کہ جو حضرت کو جہاد سے مانع ہوتی اور آپ حرم محترم کی گرفتاری کیوجہ سے ارشاد اقوال سعادت یعنے وعظ و پند

کرنے سے باز رہتے

## مسلک ثانی

### حالات جنگ اور قریب جنگ کے حالات کی بارہ مین ہے

راوی بیان کرتا ہے کہ ابن زیاد اپنے رفقا کو امام حسین کے لڑنے کیلئے بلایا اور اور اون لوگون نے حکم کی تعمیل کی اوسنے اپنے قوم کو ذلیل کرنا چاہا اور انلوگون نے اسکی اطاعت کی اور عمر سعد کے دین کو بعوض دنیا کے اوسنے خرید لیا اور اوسکو سپہ سالار و منتظم جنگ کیا عمر سعد نے قبول کیا اوسوقت وہ چار ہزار سوار لیکر امام حسینؑ سے لڑنے کو باہر نکلا پھر اوسکے پیچھے ابن زیاد نے اور فوجین روانہ کین یہان تک کہ ۶ محرم سلنہ ۶۰ھ کی رات کو بیس ہزار آدمی جمع ہو گئے پھر ابن زیاد بدنہاد نے حضرت پر سختی کرنا شروع کی یہانتک کہ آپ اور آپکا لشکر پیاسا ہوا پس آپ اپنی تلوار ٹیک کر کھڑے ہوے اور بآواز بلند پکارے اور فرمایا جو نیچے لکھا جاتا ہے۔

### سوال حضرت سید الشہدا اور جواب فوج یزید

**امام حسینؑ**۔ مین تمکو خدا کی قسم دیتا ہون کہ تم مجھے پہچانتے ہو کہ مین کون ہون۔

**فوج یزید**۔ ہان تم فرزند رسول خدا اور سبط رسول ہو۔

**امام حسینؑ**۔ مین تمکو خدا کی قسم دیتا ہون کہ تم جانتے ہو کہ میرے نانا رسولخدا ہین

**فوج یزید**۔ ہان۔ ہین۔

**امام حسینؑ**۔ مین تمکو خدا کی قسم دیتا ہون کہ تم جانتے ہو کہ میرے باپ علی ابن ابیطالبؑ ہین

**فوج یزید**۔ ہان ہین۔

امام حسین ع - مین تمکو خدا کی قسم دیتا ہون کہ تم کو معلوم ہی کہ میری مان فاطمہ زہرا ع بنت محمد مصطفے ہین -

فوج یزید - ہان ہین -

امام حسین ع - مین تمکو خدا کی قسم دیتا ہون کہ تم آگاہ ہو کہ میری نانی خدیجہ بنت خویلد عورتون مین سابق الاسلام ہین -

فوج یزید - ہان ہین -

امام حسین ع - مین تمکو خدا کی قسم دیتا ہون کہ تمکو علم ہے کہ حضرت حمزہ سید الشہدا میرے باپ کے چچا ہین -

فوج یزید - ہان ہین -

امام حسین ع - مین تمکو خدا کی قسم دیتا ہون کہ تم اس خبر سے واقف ہو کہ میرے چچا جعفر طیار و الجنۃ یعنے بہشت مین اوڑنیوالے ہین -

فوج یزید - ہان ہم واقف ہین -

امام حسین ع - مین تمکو خدا کی قسم دیتا ہون کہ تم پہچانتے ہو کہ یہ تلوار میرے پاس رسول اللہ کی ہے جو اسوقت میرے ہاتھ مین ہے -

فوج یزید - ہان وہی ہے -

امام حسین ع - مین تمکو خدا کی قسم دیتا ہونکہ تم جانتے ہو کہ یہ عمامہ جناب رسولخدا کا ہی جو میرے سر پر ہے

فوج یزید - ہان وہی عمامہ ہے -

امام حسین ع - مین تمکو خدا کی قسم دیتا ہون کہ تم جانتے ہو کہ میرے باپ اول المسلمین ہین اور علم مین اعلم اور حلم مین اعظم اور ہر مومن و مومنہ کے ولی تھے -

فوج یزید - ہان یہ سب اوصاف اون مین تھے -

**امام حسینؑ** - اےلوگو پھر باوجود علم کے کس لئے تم میرا خون حلال جانتے ہو حالانکہ میرے باپ آدمیونکو حوض کوثر سے ایسا ہٹا دینگے جیسا کہ اونٹ بعد پانی پینے کے ہٹایا جاتا ہے اور روز قیامت میرے باپ کے ہاتھ مین لوائے حمد ہوگا۔

**فوج یزید** - ہم یہ سب جانتے ہین مگر آپ کو ہم نہ چھوڑینگے یہانتک کہ آپ پیاسے موت کا مزہ چکھین۔

جب حضرت سید الشہداؑ نے یہ خطبہ پڑہا اور آپ کی بیٹیون اور بہن زینبؑ نے یہ خطبہ سنا تو رونا پیٹنا شروع کیا یہانتک کہ آوازین اونکی بلند ہوئین تب آپ نے اپنے بھائی عباس اور اپنے فرزند علی کو خیمہ مین اون مخدرات کے پاس روانہ کیا اور فرمایا کہ اونکو جاکر دلاسا و تسلی و تسکین دو مجھے اپنی زندگی کی قسم ہے کہ ابھی اونکو بہت رونا ہے۔

راوی کہتا ہے کہ ایک خط ابن زیاد بدنہاد کا عمر ابن سعد کے پاس آیا جسمین اوس نے جنگ مین جلدی کی تحریص کی تہی اور تاخیر و اہمال کرنے سے ڈرایا تہا چنانچہ وہ لوگ سوار ہوکر امام حسینؑ کیطرف آئے شمر لعین اونکے آگے بڑہا اور پکارا اے میرے بھانجے عباس و عبداللہ و جعفر و عثمان کہان ہین اوسوقت حضرت سید الشہداؑ نے فرمایا کہ اوسکو جواب دو اگرچہ وہ فاسق ہے کیونکہ وہ تمہارے بعض ماموون سے ہے تب عباس نے بالاجماع کہا کہ تو کیا کہتا ہے شمر لعین نے کہا کہ اے میرے بھانجو تمہارے لئے امان ہے تم لوگ اپنے بھائی حسینؑ کے ساتھ اپنی جانین نہ گنواؤ امیر المومنین یزید کی اطاعت لازم جانو۔

راوی کہتا ہے کہ عباس ابن علی نے نعرہ کیا کہ خدا تیرے ہاتھ توڑے اے دشمن خدا تیری امان و ایمان پر خدا کی لعنت ہو کیا تیرا یہ منشا ہے کہ ہم اپنے بھائی حسین اور اپنے سردار فرزند فاطمہ بنت محمد صلوات اللہ علیہم کو چھوڑدین اور لعین ابن لعینون کی اطاعت قبول

کرین تب شمر غصہ مین اپنے لشکر کو لوٹ گیا۔

راوی کہتا ہی کہ جب حضرت نے دیکھا کہ وہ قوم لڑائی مین جلدی اور رغبت کرتی ہی وعظ و پند و فہمایش فایدہ نہین دیتی تو حضرت نے اپنے بھائی عباس ابنعلی سے فرمایا کہ اگر تمسے ہوسکے تو انلوگون کو آج ہمسے باز رکھو تاکہ ہم اس رات مین اپنے خدائے پاک کی نماز پڑہین کیونکہ خدا جانتا ہی کہ مین اوسکی نماز اور کتاب کو بہت دوست رکھتا ہون۔

راوی کہتا ہے کہ عباسؑ نے آپکا ارشاد اونلوگون سے بیان کیا عمر ابن سعد نے جواب مین توقف کیا تب عمر ابن حجاج زبیدی نے اوس سے کہا "اگر وہ ترک و دیلم سے ہوتے اور ہمسے ایسا سوال کرتے تو ہم ضرور قبول کرتے حالانکہ وہ آل محمد ہین اونکی درخواست قبول کرو" تب اوسنے اس امر کو منظور کیا اور مہلت دی۔

راوی کہتا ہی کہ حضرت سید الشہداؑ بیٹھے تھے کہ کچھ آپکو نیند آگئی اور پھر جاگ اوٹھے فرمایا کہ ای بہن اسوقت مینے اپنے باپ علیؑ اور مان فاطمہؑ نانا محمد مصطفیٰؐ اور بھائی حسنؑ کو دیکھا کہ وہ کہتے ہین کہ ایے حسین تم عنقریب ہمارے پاس آتے ہو اور بعض روایت مین ہی فرمایا کل آؤگے۔

راوی کہتا ہی کہ یہ سنکر حضرت زینبؑ نے اپنا منہ پیٹ لیا اور رونے لگین تب حضرت امام حسینؑ نے فرمایا کہ ٹھہرو صبر کرو یہ قوم خندہ زنی نہ کرین پھر جب رات ہوی تو حضرت نے اپنے اصحاب کو جمع کیا اور خدا کی حمد و ثنا کے بعد پھر اونکی طرف متوجہ ہوے اور فرمایا اما بعد ہمیرے اصحاب تمسے اصلح اور بہترین اصحاب کسی دوسرے کو مین نہین جانتا ہون اور نہ کسی دوسرے اہلبیت کو افضل اور نیکتر اپنے اہلبیت سے سمجھتا ہون میری جانب سے خدای پاک تمکو جزاے خیر دیوے یہ اندھیری رات تمکو گھیرے ہوے ہے پس تم اوٹھو اور اوسکو اوٹھنا و ہر ایک تم مین سے میرے ایک مرد اہلبیت کا ہاتھ

پکڑ لے اور اس اندہیری رات مین چلا جاوے بجہے اور اس قوم کو چہوڑ دو کیونکہ وہ میرے سوا اور دوسرے کو نہین چاہتے ہین اوسوقت آپ کے بہائیون اور بیٹون اور عبد اللہ ابن جعفر کے فرزندون نے عرض کی کہ کا ہیکو ہم ایسا کرین کہ بعد آپ کے ہم زندہ رہین خدا ایسے تو انا ہرگز ہمکو یہ نہ دکہاوے راوی کا بیان ہی کہ ابتدا ان باتون کی عباس ابن علیؑ سے ہوی اونکے بعد اور لوگون نے اونکی پیروی کی یعنی اوسیطور کہا پہر سید الشہدا بنی عقیل کیطرف متوجہ ہوے فرمایا کہ تمہارے لیے تمہارے سردار اور باپ ہی کا قتل ہونا کافی ہی تم جاؤ مین نے تمکو اجازت دی۔

دوسرے طور سے روایت ہی کہ آپ کے بہائیون اور تمام اہلبیت نے سید الشہدا کی اوس تقریر کے بعد جسکا اوپر بیان ہوا ہی یہ کہا کہ یا ابن رسول اللہ ہمین لوگ کیا کہینگے اور ہم لوگون سے کیا کہین گے کہ ہم نے اپنے سردار بزرگ قوم اور نبی کے نواسے کو تنہا چہوڑ دیا ہمنے اونکے ساتھ ایک تیر بہی نہ چلایا نہ ہمنے ایک نیزہ کا وار کیا نہ ایک ضرب تلوار کی لگای بخدا یا ابن رسول اللہ ہم آپکو ہرگز نہ چہوڑین گے لیکن بخدا ہم اپنے جانون سے آپکی حفاظت کرینگے یہان تک کہ ہم سب مارے جاوین اور وہین چلین جہان آپ جاتے ہین خدا بعد آپ کے ہماری عیش زندگی کو تلخ کرے۔ پہر مسلم ابن عوسجہ کہڑے ہوے اور کہا کہ ہم آپکو ایسے وقت مین چہوڑ دین اور الگ ہو جاوین درانحالیکہ آپکو ایسے دشمنون نے گہیر لیا ہی خدا مجہکو یہ حالت کبہی نہ دکہاوے مین ایسا نہ کرونگا یہان تک کہ اونکے سینو مین اپنی برچہی کو توڑ دون اور اپنی تلوار دن سے اونکو مارون جبتک اوسکا قبضہ میرے ہاتہہ مین ہو اگر حربہ میرے پاس نہ رہے کہ جس سے لڑ سکون تو مین اونکو پتہر مارون گا اور آپکو اکیلا نہ چہوڑونگا یہان تک کہ آپکے ساتہ مر جاون پہر سعید ابن عبد اللہ حنفی کہڑے ہوئے اور عرض کی کہ بخدا یا ابن رسول اللہ ہم آپکو تنہا نہ چہوڑینگے یہان تک

کہ خدا سے پاک جانتے کہ ہمنے اونکے بارہ مین اوس اصول وصیت کے ساتھ حفاظت کی جسکو جناب رسول خدا صلعم فرما گئے تھے اگر مین اسبات کو جان لون کہ مین آپکی مدد مین قتل کیا جاون اور پہر زندہ کیا جاؤن اور پہر زندہ جلایا جاون میری راکھ بھی اوڑا دیجاوے اور اسیصورت سے ستر مرتبہ میرے ساتھ عمل کیا جاوے تو بھی مین آپ سے جدا نہ ہونگا یہانتک کہ آپکے قدمون کے نیچے مرجاون اور کیونکر نہ مین ایسا کرون حالانکہ صرف ایکمرتبہ مرنا اور قتل ہونا ہے اور پہر مین اس کرامت کو پہنچونگا جسکی انتہا کبھی نہین ہے"۔

پہر زہیر ابن قین کہڑے ہو کر کہنے لگے "یا ابن رسول اللہ بخدا میری خواہش ہے کہ مین ہزار بار مارا جاون اور زندہ کیا جاون مگر خدائے توانا آپکو اور آپ کے ان نوجوان بہائیون فرزندان اور اہلبیت کو قتل وغارت سے بچاوے اسکے بعد سب نے اسیطرح کے کلام کئے اور کہا کہ ہماری جانین آپ پر فدا ہون ہم آپکو اپنے ہاتہون اور چہرونسے بچاوینگے پس ہم جب آپکے حضور مین قتل ہوجاوینگے اوسوقت ہم اپنے خدائے برحق کی درگاہ مین اپنا وعدہ وفا کرینگے اور جو ہمپر فرض تہا اوسکو ادا کر چکینگے

اس حالت مین محمد ابن بشیر حضرمی سے کہا گیا کہ تمہارا فرزند حدود ری پر قید کر لیا گیا ہے اوس نے کہا کہ خدا کے حضور مین اوسکے ثواب کا پیش کرتا ہون اور اپنی جان کو بہی خدا کے نذر کرتا ہون ہان مجھے یہ پسند نہ تہا کہ مین رہون اور وہ قید کر لیا جاوے یہ بات اونکی سید الشہداؑ نے سنی اور فرمایا کہ خدا تمپر رحمت کرے تم میری بیعت سے آزاد ہو اپنے فرزند کی رہائی مین کوشش کرو ابن بشیر نے جواب دیا کہ مجھکو درندے کہا جاوین اگر مین آپکو چہوڑ دون سید الشہداؑ نے فرمایا کہ اپنے فرزند کو یہ چادرین دو کہ اسی ذریعہ سے اپنے بہائی کو رہا کرالیوے پہر حضرت نے پانچ چادرین اونکو دین جنکی قیمت ایک ہزار اشرفی تہی

راوی کہتا ہے کہ حضرت سید الشہدا اور اون کے اصحاب باوفا نے اس حالت مین راتین بسر کین کہ اونکی آواز ذکر خدا مین ایسی گونج رہی تہین کہ جس طور شہد کی مکہیون

کی آوازین معلوم ہوتی ہین رات بہر کوئی تو سجدہ مین تہا کوئی رکوع مین جہکا تہا کوئی خدا کے حضور مین کہڑا تہا چنانچہ اسی رات مین تیس آدمی فوج عمر سعد نحس سے نکلے اور یہ دیکہا۔

جب صبح ہوئی جناب سید الشہدا نے فرمایا کہ ایک چہوٹا خیمہ نصب ہو فوراً خیمہ کہڑا کیا گیا اور ایک پیالہ کے لئے حکم دیا کہ جسمین بہت سا مشک تہا اوسمین نورہ رکہا گیا پس حضرت نورہ لگانے کو خیمہ مین تشریف لائے۔

روایت ہے کہ بریر ابن خضیر ہمدانی اور عبدالرحمن ابن عبدربہ انصاری در خیمہ پر کہڑے ہوئے تھے کہ بعد حضرت کی فراغت کے یہ نورہ لگاوین اوسوقت بریر ہمدانی عبدالرحمان انصاری سے مذاق و خوش طبعی کرنے لگے عبدالرحمن نے بریر سے کہا کہ یہ وقت ایسے امر باطل (مذاق) کا نہین ہے بریر نے کہا کہ میری قوم خوب جانتی ہے کہ مینے کبہی بوڑہاپے اور جوانی مین بری بات نہین پسند کی نہ اسوقت لیکن مین اسکو حصول بشارت کیلئے کرتا ہون کہ جسکی طرف مین جاتا ہون بخدا وہ بشارت یہ ہے کہ ہم اس قوم سے تلوار لیکر ملینگے تہوڑی دیر لڑین گے اور پہر حورون سے بغلگیر ہون گے۔

راوی کہتا ہے کہ لشکر عمر ابن سعد سوار ہو کر بڑہا اوسوقت سید الشہدا نے بریر ابن خضیر کو اونکی طرف بہیجا او نہوئے اونکو فہمایش و نصیحت کی مگر اون نابکارون نے ایک نہ سنا واقعات و حالات آخرت کو یاد دلایا پر اونکو کچہہ فائدہ نہ ہوا تب سید الشہدا خود بنفس نفیس ناقہ پر سوار ہوے (بعض روایت مین ہے کہ گہوڑے پر سوار ہوئے) اور اون تمام قوم کو خاموش کیا پہلے خدائے پاک و توانا کی حمد و ثنا کی اور اون صفات کا ذکر کیا جو اوسکے شایان ہین پہر حضرت محمد مصطفے صلعم اور جمیع ملایکہ اور انبیا و مرسلین پر درود و سلام بہیجا۔ کمال بلاغت اپنے کلام مین صرف فرمائی پہر حضرت نے فرمایا کہ ہلاک ہو تم اے گروہ جب تمنے گہبرا کے ہمسے مدد چاہی تو ہمنے فوراً تمہاری مدد کی تمنے ہمپر وہ تلوارین کہینچین جو ہماری

نصرت کے لیے تمہارے ہاتھوں مین تہین تمنے ہمپروہی آگ لگادی جسکو ہمنے تمہارے اور اپنے
دشمنون کیواسطے جلائی تہی پس تم اپنے دوستون کے مقابلہ مین اپنے دشمنون کے معین و
مددگار ہوگئے بغیر کسی انصاف کے جو کہ تم نے اونسے دیکہا ہو اور بے امید کے جو تمکو اون سے
ہو وائی ہو تمپر کہ تم نے مجہکو اس حالت مین چہوڑدیا کہ تلوارین میان کے اندر ہی ہین اور
دل تمہارا مطمئن ہے اور رائے مضبوط ہی مگر تمنے مثل مکہی کے اوڑان کے اوسکی طرف
جلدی کی پس جیسا کہ پتنگا چراغ پر گرتا ہی اوسی طور سے تم اوسکی طرف متوجہ ہوے اور
(یعنی برائی و بدعہدی کی جانب) ای غلامان امت ای بقیہ احزاب ای کتاب کی چہوڑنیوالو
اور کلام خدا کے جلانیوالو ای گناہ کے رگ و ریشے اے شیطان کے تہوک ای دین کے
بگاڑنیوالو زنا ہوتیکے تاریک قوا گرنیوالو) آیا اونکی مدد کرتے ہو اور ہم سے الگ ہوتے ہو
تم بے شک و شبہ ایسا کرتے ہو بخدا تم پرانے مکار و غدار ہو تمہاری جڑ و بنیاد تمہاری فرع و
شاخ بیوفائی سے قایم ہے تم دیکہنے والون کے لئے بہت بڑے پہل ہو (کہ منظر ظاہر
تمہارا خوشنما مگر باطن زہر سے بہرا ہوا ہے) اور تم غاصبون کے لقمہ ہو۔ آگاہ ہو کہ حرامزادہ ابن
حرامزادہ نے دو امر کے درمیان قایم کیا ہے وہ چاہتا ہے کہ یا تو مجکو ذلیل کرے یا مارڈالے
مگر عزت و بیعزتی ہمسے دور ہو خدا ہمارے لئے ذلت و رسوائی نہین چاہتا ہے اوسکا
رسول اور ایمان والے ہی ہماری ذلت نہین چاہتے ہین۔ ہم پاک آغوش گود مین
پلے ہین پاک مکان کے رہنے والے ہین۔ ہم ہمت و غیرت والے ہین حمیت کے
ناک والے ہین ہمارے نفس ایسے ہین کہ ہمکو بمقابلہ قتل کریم کے اطاعت لئیم کے اختیار
کرنے سے روکتے ہین آگاہ ہو کہ باوجود تہوڑی جماعت کے اس انبوہ کثیر (بڑی فوج) کے
مقابلہ کو جاتا ہون اور باوصف اسکے کہ لوگون نے میری نصرت ترک کردی ہی مین جنگ
کے لئے تیار ہون اور بعد ازان آپ نے اپنے کلام کو فروہ ابن مسیک مرادی کے ان

اشعار پر تمام کیا۔

فان فہزم فہزامون قدما — وان نغلب فغیر مغلبینا

اگر ہم بہاگ جاوین تو تم ہمیشہ کے بہگوڑے ہو — اور اگر ہم غالب ہون تو تم کبھی کے غالب نہین ہو

وما ان طبنا جبن ولکن — منایانا ودولة اخرینا

اور ہمارے دل مین نامردی نہین ہے مگر — ہماری موت آگئی ہے اور دولت دوسرے کی ہے

اذا ما الموت رفع عن اناس — کلکله اناخ باخرینا

جب موت ایک گروہ سے رفع ہو گی — تو اوس نے اپنے سینے سے دوسرونکو دبالیا

فافنی ذلکم سروات قومی — کما افنی ترون الاولینا

پس موت نے میرے سرداران قوم کو فنا کردیا — جیسا کو پہلے لوگون کو فنا کردیا ہے

فلو خلد الملوک اذن خلدنا — ولو بقی الکرام اذن بقینا

اگر بادشاہ ہمیشہ رہتے تو ہم ہمیشہ رہتے — اور اگر کریم لوگ باقی رہتے تو ہم بھی باقی رہتے

فقل للشامتین بنا افیقوا — سیلقی الشامتون کما لقینا

کہدے اونسے جو ہمکو ملامت کرتے ہین فرا ہوش مین آؤ — بہت جلد شماتی لوگ اونسے ملینگے جنسے ہم ملے

پھر سیدالشہدا نے فرمایا کہ تم لوگون کو میری شہادت کے بعد صرف اتنا ہی ارام (چین) ملیگا جتنا کہ سوار کو گھوڑے پر سوار ہوتے وقت ملتا ہے (جو بہت ہی کم ہوتا ہے) یہانتک کہ گردش دوران تمہارے خلاف ہو جاویگی اور تمکو تمہارے محور سے جدا کردے گی یہ وہ قول ہی جو میرے باپ نے میرے جد امجد سے سنا ہی پس تم اپنے بارہ مین اپنے شریکون سمیت باتفاق (باہمین) غور کرو تمہاری حالت تمپر پوشیدہ نہ رہے تم اپنا ارادہ مجھپر ظاہر کرو اور اب کسی بات کا انتظار نہ کرو مین نے تو اوس اللہ پر بھروسہ کرلیا ہے جو تمہارا اور میرا رب ہی کوئی زمین پر چلنے والا ایسا نہین ہے جسکی چوٹی اللہ کے ہاتھ مین نہو اور میرا رب راہ راست

پر ہے (پھر کہا) ای خدا انلوگونسے بارش باران کو روک لے اور انپر ایسی قحط سالیان نازل کر جیسے زمانہ یوسف ہمین نازل ہوی تہین اور انپر غلام ثقیف کو مسلط کر جو انکو جام تلخ ذکر وا پانی پلا وے کیونکہ انہون نے میری تکذیب کی دمجھے جھٹلایا اور میرا ساتھ نہ دیا تو میرا رب ہے میرا بھروسہ تیرے ہی اوپر ہے اور تو ہی میرا مرجع ہے اور تیری طرف رجوع کیا جا سکتا ہی پھر حضرت اوترے اور وہ گھوڑا رسولخدا صلعم کا منگوایا جسکا نام مرتجز تہا اوسپر سوار ہوے اور اپنے اصحاب کو اپنی اپنی موقع پر لڑای کے لیے کھڑا کیا۔

جناب امام محمد باقرؑ سے روایت ہی کہ حضرت سید الشہداءؑ کے ہمرکاب ۴۵ سوار اور ۱۰۰ پیادے تھے اور اسکے خلاف بہی روایت ہے۔

راوی کہتا ہی کہ اوسوقت عمر ابن سعد نے بڑھ کر لشکر امام حسینؑ کیطرف تیر مارا اور پکار کر کہا کہ یارو امیر کوفہ کے روبرو گواہی دینا کہ سب سے پہلے مینے لشکر حسینؑ پر تیر مارا پھر تو برابر فوج عمر ابن سعد سے ایسے تیر چلے کہ گویا بارش ہو رہی تھی سید الشہداؑ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ خدا تمپر رحمت کرے تم بھی لڑنے مرنے پر آمادہ ہو جاؤ کہ سواے اسکے اب کوی چارہ نہین ہے کہ یہ تیر ہماری طرف اوس قوم کے قاصد ہین کہ پیام مرگ لاتے ہین پس وہ (اصحاب) ایک گھنٹہ تک حملہ کر کے لڑے یہان تک کہ سید الشہداؑ کی ایک جماعت قتل ہو گئی اوسوقت حضرت سید الشہداؑ نے اپنے محاسن پر دست اقدس رکہا اور فرمانیلگے کہ سخت غضب ہوا خدا یہود پر جبکہ اونہون نے خدا کے لئے فرزند قرار دیا اور نہایت ہی غضب کیا خدا نے نصارا پر جبکہ اونہون نے خدا کو تیسرا تین کا قرار دیا اور بہت ہی قہر کیا خدا نے مجوس پر جب کہ اونہون نے سوا اوسکے چاند و سورج کی پرستش کی اور بے انتہا غضب کیا خدا نے اوس قوم پر جو کہ اپنے نبی کے نواسے کے قتل پر

مستعدو متفق ہو گئے ہین بخدا مین وہ بات ہرگز نہ مانونگا جو وہ لوگ چاہتے ہین یعنی ذلت نہ گوارا کرونگا یہانتک کہ اپنے خون کا خضاب لیے ہوئے خدا سے جا کر ملون۔

حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت ہی آپ فرماتے ہین کہ مینے اپنے باپ سے سنا کہ جب عمر ابن سعد بد نہاد اور حضرت سید الشہداؑ حسین ابن علی علیہ السلام سے مقابلہ ہوا لڑائی شروع ہو گئی تو خدا نے نصرت کو نازل فرمایا اور وہ حضرت کے سر پر متحرک تھی پس آپ مختار کیے گئے کہ خواہ فتح منظور کرین خواہ لقای خدا پس حضرت سید الشہداؑ نے لقای خدائے توانا کو اختیار کیا۔

ابو طاہر محمد ابن حسین برسی کتاب معالم الدین مین روایت کرتے ہین کہ راوی نے کہا کہ سید الشہداؑ نے باواز بلند فرمایا اما من مغیث یغیثنا بوجہ اللہ اما من ذاب یذب عن حرام رسول اللہ پس یہ سنکر حر ابن یزید ریاحی نے عمر ابن سعد کیطرف رخ کیا اور کہا کہ کیا تو اس مرد خدا سے لڑیگا اوسنے جوابدیا کہ ہان ہان بخدا ایسی لڑائی لڑونگا کہ جسکا ادنی امر یہ ہے کہ سر اوڑینگے اور ہاتھ کٹینگے پھر راوی کہتا ہی کہ پھر حر چلا گیا اور اپنے رفقا مین کھڑا ہوا مگر وہ کانپ رہا تہا اوسوقت مہاجر بن اوس نے اوس سے کہا کہ تیرا یہ حال مجھے شبہہ دلاتا ہے اگر مجھ سے پوچھا جاوے کہ کوفہ مین سب سے بہادر و جری زیادہ کون ہے تو مین تیرے سوا کسی کو نہ بتاتا اور نہ بتاون یہ کیا تیری حالت ہی جو مین تجھسے دیکھتا ہون تب حر نے جوابدیا کہ بخدا مین اپنے نفس کو درمیان بہشت و دوزخ کے اختیار دیتا ہون (یعنی کیا چاہتا ہے) بخدا مین کسی چیز کو بہشت پر اختیار نہ کرونگا اگرچہ مین ٹکڑے ٹکڑے کردیا جاون اور جلا دیا جاون پہر اوسنے اپنے گھوڑے کو حضرت سید الشہداؑ کیطرف مہمیز کیا اوسوقت ہاتھ اوسکا اوس کے سر پر تہا اور وہ یہ کہتا تہا بار خدایا مینے تیری طرف رجوع

کہا ہے میری توبہ قبول کر واقعی میںنے دوستون اور تیرے نبی کی اولاد کے دلونکو ڈرایا ہے (تکلیف دیا ہے) پھر سید الشہدا سے عرض کی مین آپ پر فدا ہون مین وہ ہون کہ جس نے آپکو واپس ہونے سے روکا اور یہان پر اوتارا مجھے یہ گمان نہ تھا کہ اس قوم کی بدسلوکی آپ کے ساتھ اسدرجہ پہونچ جائیگی جیسا کہ مین دیکھ رہا ہون اب مین خدا سے توبہ کرتا ہون کیا میری توبہ قبول ہوگی حضرت سید الشہدا نے کہا کہ ہان خدای تعالیٰ تمہاری توبہ قبول کریگا اور تو تب اوسنے عرض کی آپ کے لیے مین پیدل ہونے سے سوار بہتر ہون (مین لڑ مرکر اوترونگا) پھر اوسنے عرض کی یا ابن رسول اللہ وہ پہلا شخص مین ہون جو آپ سے لڑنے کو نکلا تھا اب مین چاہتا ہون کہ جو شخص اول آپ کے جانب سے قتل ہو وہ مین ہون شاید او لوگون مین میرا شمار ہو جاوے جو آپ کے جد امجد سے روز قیامت مصافحہ کرینگے اب مجکو اجازت جہاد عطا فرمای جاوے۔

صاحب کتاب فرماتے ہین کہ حُر کا ارادہ اول ہی سے قتل ہو جانیکا تھا اوسوقت سے جبکہ وہ آیا تھا کیونکہ ایک جماعت پہلے اوسکے قتل ہو چکی تھی جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے پس حضرت سید الشہدا نے اوسکو اجازت دی اور وہ دل توڑ کر کارزار کرنے لگا یہانتک کہ ایک بہادرونکی گروہ کو اوسنے قتل کر ڈالا اور خود بھی شہید ہو گیا اوسوقت سید الشہدا کے پاس لوگ اوسکو اوٹھا لائے حضرت اوسکے منہ سے مٹی پونچھتے تھے اور فرماتے تھے کہ تو دنیا و آخرت مین حُر ہے جیسا کہ تیری مان نے تیرا نام حُر رکھا ہے۔

راوی کہتا ہے کہ اسکے بعد بریر ابن خضیر ہمدانی نکلے وہ بڑے عابد و زاہد تھے اونکے مقابلہ کو یزید ابن معقل نکلا پھر اون دونون نے مباہلہ کیا یعنی اس امر پر اتفاق کرکے یہ بات ٹھہرای کہ جو اونمین حق پر ہو (سچا ہو) وہ (ناحق کوش) باطل کو قتل کرے (یعنی خدا ایسا کرے) پھر دونو وار کرنے اور لڑنے لگے اور (آخر) بریر ہمدانی نے

یزید کو قتل کیا پھر وہ برابر قتل کرتے رہے یہان تک کہ خود بھی شہید ہو گئے۔

پھر وہب ابن حباب کلبی (اصحاب حسین) میدان مین آئے خوب بہادری دکھای اور
خوب ہی جہاد کیا اونکے ساتھ اونکی مان اور بی بی بھی تھین اوسوقت جبکہ وہ لوٹ کر
اپنی مان کے پاس آئے اور کہا کہ اے امان جان آپ مجھ سے راضی ہوئین مان نے
جواب دیا کہ کس چیز سے "مین نہ راضی ہونگی جبتک کہ تم حسینؑ کے روبرو قتل نہ ہو جاوگے
مگر اوسکی بی بی نے کہا کہ تمھین خدا کی قسم کہ اپنے مرنے سے مجھے [illegible]ب و سوگوار نہ کرو
تب اوسکی مان نے کہا کہ اے فرزند اسکی بات نہ سن اور [illegible]ٹ جا فرزند رسول اللہ
کے روبرو شہید ہو جا تا کہ روز قیامت اونکے نانا صاحب کی شفاعت تو حاصل کرے
مانکی یہ بات سنکر وہ سعادتمند لوٹ گیا پھر حملہ کیا اور برابر لڑتا رہا یہانتک کہ اون کے
دونو ہاتھ کٹ گئے اوسوقت بی بی اوسکی چوب خیمہ لیکر اپنے شوہر کیطرف مدد کرنے چلی
اور کہتی جاتی تھی کہ میرے ماں باپ پیمبر فدا ہون پاک لوگون [illegible] بچانیکے لیے لڑو تب اوسکا
شوہر اوسکی طرف پھرا کہ عورتون مین اوسکو لوٹا دیوے اوسوقت اوس (مومنہ) نے
اپنے شوہر کا دامن پکڑ لیا اور کہا کہ مین کبھی نہ لوٹونگی بلکہ تمہارے ساتھ مر جاونگی تب
امام حسینؑ نے فرمایا کہ تم کو ہماریطرف سے خدای پاک جزاے خیر دیوے اے وہب
کی بی بی عورتونمین لوٹ جا خدا تجھپر رحم کرے پس وہ لوٹ آئی اور وہب کلبی برابر
لڑتے رہے یہان تک کہ شہید ہو گئے۔

پھر مسلم ابن عوسجہ (اصحاب حسینؑ) صف سے باہر آئے (خوب حملے کئے) خوب
ہی جنگ کی بڑے بڑے سخت اور ہولناک بلاؤن پر صبر کیا (ثابت قدم رہے) یہان
تک کہ وہ چور ہو کر زمین پر گر پڑے اونکی کچھ جان باقی تھی اوسوقت امام حسینؑ اون کے
سرہانے گئے اور حبیب ابن مظاہر امام علیہ السلام کے ساتھ تھے حضرت نے فرمایا کہ

ای مسلم خدا اسے رحمت تم پر انپا رحم کری اور یہ آیت پڑہی فمنہم من قضے نحبہ ومنہم من ینتظر

وما بدلوا تبدیلا اوسوقت حبیب بن مظاہر مسلم کے قریب آکر کہنے لگے کہ مجہپر تمہارا

قتل ہونا نہایت گران (شاق) ہے ای مسلم تمکو بہشت کی بشارت ہو مسلم نے باواز

ضعیف وخفیف کہا کہ خدا تمکو بھی جنت کی بشارت دیوے پہر حبیب نے کہا کہ اگر مین یہ نہ

جانتا کہ تمہارے پیچہے مین آتا ہون تو البتہ مین اسکو پسند کرتا کہ تم مجہ سے اوس کل بات

کی وصیت کرو جو تمہارے نزدیک اہم ہے مسلم ابن عوسجہ نے امام کیطرف اشارہ کرکے کہا کہ مین

اس سردار کے باب مین تم سے وصیت کرتا ہون کہ تم حضرت کے روبرو لڑو یہانتک کہ

مرجاو تب حبیب نے کہا کہ بیشک مین تمہاری آنکہونکو ٹھنڈا کرونگا (ایسا ہی کرونگا) پہر یہ

کہکر مسلم نے وفات پای (بہشت کو چل بسے)

پہر عمر ابن قرظہ انصاری (اصحاب حسینؑ) صف سے باہر آئے سید الشہداؑ سے

جہاد کی رخصت چاہی حضرت نے اونکو اجازت دی وہ (حملہ کرکے) اسطور سے لڑے

کہ جیسے مشتاقان جزا اور خدمتیان سلطان (یعنی خدا) بڑے زور وشور سے لڑتا

ہین یہانتک کہ فوج ابن زیاد سے ایک گروہ کثیر کو قتل کر ڈالا راستبازی اور جہاد کو

جمع کر دکہایا کوی تیر حضرت امام حسین کیطرف ایسا نہ آتا تہا کہ جسکو وہ اپنے ہاتہ سے نہ

روکتے تہے کوی تلوار حضرت کیطرف نہین آتی تہی جسکو اپنے سینہ پر نہ لیتے تھے۔ کوی

برای حضرت تک نہ پہونچنے دی یہانتک کہ وہ سخت زخمی ہوے تب اونہونے سید الشہدا

کیطرف رخ کیا اور عرض کی یا ابن رسول اللہ کیا مینے آپ کے عہد کو پورا کیا حضرت نے

فرمایا کہ ہان تو ہی مجہسے پہلے بہشت کو جا رہا ہے اچہا رسول خدا سے میرا سلام کہنا اور تبلادینا

کہ میرے بعد ہی مین بھی آرہا ہون پہر اونہون نے لڑنا شروع کیا یہانتک کہ وہ شہید ہوگئے

پہر جون غلام ابوذر غفاری (لشکر حسینؑ) سے باہر آئے یہ حبشی تہے اونسے حضرت نے

اوس ... شہادت پوری کرگئے یعنے شہید ہوگئے اور بعض اونمے ایسے ہین جو شہادت

منتظر ... ۱۲

فرمایا کہ مین تم کو اجازت دیتا ہون کہ تم چلے جاو کیونکہ تم لوگ صرف اپنے آرام کے لئے
میرے ساتھ ہوئے تھے بس میری رفاقت مین تم اپنے کو مبتلائے بلا نہ کرو جون نے عرض
کی یا ابن رسول اللہ مین آپکے اچھے وقت کا کاسہ لیس تھا اب برے وقت مین آپکو مین
چھوڑ دون ہان بخدا میرے جسم مین بدبو ہے میرا حسب بہت خراب ہی اور میرا رنگ
سیاہ ہی بس مجھے جنت مین بھیجدیجئے کہ میرا بدن خوشبودار ہو جاوے مین صاحب
حسب شریف ہو جاون اور میرا موہنہ روشن و سفید ہو جاوے بخدا مین آپ سے
جدا نہ ہونگا یہانتک کہ میرا خون سیاہ آپکے خون پاک مین ملجاوے پھر جون نے
باجازت حملہ کیا اور لڑنا شروع کیا یہانتک کہ شہید ہو گئے - رضوان اللہ علیہ

راوی کہتا ہے کہ پھر حر ابن خالد صیداوی (اصحاب حسین) صف سے نکلے حضرت
سے عرض کی یا اباعبداللہ مین آپ پر فدا ہون میرا ارادہ ہے کہ مین اصحابونسے جاکر ملجاؤن
مین اس امر کو برا جانتا ہون کہ آپ سے روگردانی کرون آپکو تنہا دیکھو اور آپکے اہلبیت
مین سے کسی کو مقتول دیکھون تب حضرت نے فرمایا کہ اچھا بڑھو ہم بھی تمسے ابھی ملتے
ہین تب وہ آگے بڑھ کر حملہ آور ہوئے اور خوب جہاد کیا یہانتک کہ وہ شہید ہوئے

راوی کہتا ہے کہ پھر حنظلہ ابن اسعد شامی آئے اور سید الشہدا کے حضور کھڑے ہو کر
تیرون نیزون اور تلوارونسے حضرت کو بچاتے تھے اپنا منہ اور گردن سپر کرتے تھے اور
پکار پکار کہتے تھے کہ اے قوم مین ڈرتا ہون کہ تم مثل قوم احزاب و قوم نوح و عاد و ثمود
نہو جاو اور نہ مانند اونکے جو اونکے بعد آئے (سنو) اللہ تعالے اپنے بندونپر ظلم کا
ارادہ نہین کرتا ہے اے قوم تمہارے لیے روز قیامت کا مجھکو ڈر ہے معلوم ہوتا
ہے کہ اوسدن تم اولٹے پھروگے تو اوس وقت تمکو خدا سے کوی بچانے والا نہ ہوگا - پھر تم
عذاب و قہر خدا سے نہ بچوگے اے قوم حسین (سبط محمد) کو قتل نہ کرو تاکہ تمپر خدا اپنے

عذاب کو مسلط نہ کرے (سنو) ذلیل و رسوا وہ شخص ہے جسنے خدا پر تہمت لگای پھر حنظلہ سید الشہدا کی طرف پھرے عرض کی یا ابن رسول اللہ کیا مین اپنے رب کی طرف نہ جاوٴن اور اپنے بہائیون سے نہ ملون حضرت نے فرمایا کہ ہان ہان بہتر ہے خدا کی طرف چلو جو تمہارے واسطے دنیا و مافیہا سے برتر اور بہتر ہے۔ اور اوس ملک کو جاوٴ جو فنا نہین ہو سکتا پس وہ آگے بڑہے اور مثل بہادران جرار دل توڑ کر خوب لڑی خوب سختیون کی برداشت کی یہان تک کہ وہ شہید ہو گئے۔ رضی اللہ عنہ۔

راوی کہتا ہے کہ اس اثنا مین نماز ظہر کا وقت آگیا تب سید الشہدا نے حکم دیا کہ زہیر ابن قین اور سعید ابن عبد اللہ حضرت کے روبرو کہڑے ہوئے نصف جماعت اصحاب کی جو باقی تہی اونکے ساتھ تہی اوسوقت سید الشہدا ؑ نے نماز خوف پڑہی اتنے مین ایک تیر حضرت کی طرف آیا سعید آپ کے سامنے کہڑے تہے آپکو بچاتے اور تیرونکو اپنی جان و جسم پر برابر لیتے تہے اور ذرہ بہی وہان سے قدم نہ ہٹایا (چور چور ہو گئے) یہانتک کہ سعید گر پڑے اور یہ کہتے تہے کہ بارخدایا انپر مثل قوم عاد و ثمود کے لعنت کر اور عذاب فرما بارخدایا میرا سلام اپنے نبی کو پہونچادے اور یہ بہی آگاہ کردے کہ جو زخمون کی تکلیف مین اوٹہا رہا ہون جینے تیرے نبی صؐ کی مددیت کی ارادہ کرنے مین تیرے حصول ثواب کا ارادہ کیا ہی یہ کہکر وہ بہشت کو چل بسے۔ رحمہ اللہ۔ علاوہ زخمہای تلوار و بہالے کے اونکے جسم پر تیرہ تیر لگے تہے۔

راوی کہتا ہے کہ پہر سوید ابن عمر ابن ابی مطاع (اصحاب حسین) صف سے باہر آئے وہ بڑے ہی شریف اور نمازی تہے اونہون نے شیرانہ حملہ کیا اور خوب ہی لڑے اور خوب تکلیفونپر صبر کیا یہان تک کہ وہ زخمونسے چور ہوکر مقتولون مین گر پڑے اونمین ذرہ بہی ہلنے کی قوت نہ تہی اسی صورت سے وہ ایک حال مین کشتون مین پڑے تہے یہان

تک کہ ایکبار ناگہان سنا کہ لوگ شور و غل مچا رہے ہین کہ حسینؑ مارے گئے یہ سنتا تہا کہ وہ
نہایت دشواری سے تڑپ کر اوٹھ بیٹھے اور اپنے موزے سے چہری نکالی لڑنے لگے
یہان تک کہ وہ شہید ہو گئے۔ رضی اللہ عنہ۔

راوی کہتا تہا کہ اصحاب حسینؑ اس امر مین جلدی کرتے تھے کہ حضرت کے سامنے
لڑکر مر جاوین اور ایسے تھے جیسا کسی شاعر نے کہا ہے۔ ؎

| | |
|---|---|
| قوم اذا نودوا الدفع ملمة | والخیل بین مدعس ومکردس |
| وہ قوم جب مصیبت دور کرنے کو بلائی جاتی ہے | اور جبکہ سوار دوڑ دہوپ مین ہین |
| لبسوا القلوب علی الدروع کانھم | یتھافتون الی ذھاب الانفس |
| وہی لوگ دلونکو زرہ پر پہن لیتے ہین | گویا وہ اپنی جان کہونے کیطرف گرتے ہین |

پس جب اصحاب سید الشہدا سے کوئی باقی نہ رہا صرف اب اقربا باقی رہ گئے تو جناب
علی ابن حسینؑ (مشہور بہ علی اکبرؑ) صف سے نکلے وہ بہت ہی گورے تھے اون سے
بہتر اوس زمانہ مین کوئی حسین نہ تہا اونہون نے حضرت سے اجازت جہاد چاہی
سید الشہدا نے اجازت تو دی مگر بنظر حسرت و یاس سے اونکی طرف دیکھنے لگے پہر حضرت
نے آنکھ نیچے کرلی اور روئے۔ عرض کی بار خدایا تو گواہ رہیو کہ اوس قوم (یزیدی)
کیطرف ایسا لڑکا جاتا ہے جو اخلاق مین خلقت مین باتون مین صورت مین تیرے
نبی سے نہایت اشبہ ہے (جب ہم تیرے نبیؐ کی زیارت کے مشتاق ہوتے تھے تو
اسکو دیکھ لیتے ہین پہر پکارے کہ اے ابن سعد خدا تیری قرابت کو قطع کرے جیسا کہ تو نے
میری قرابت کو قطع کیا ہے) پہر علی ابن حسینؑ فوج (یزید) کیطرف بڑھے (حملہ کرکے)
گہمسان کی لڑائی لڑے بہت سے لوگون کو قتل کیا پہر اپنے پدر عالی قدر کیخدمت
مین واپس آئے اور عرض کی کہ بابا پیاس نے مجکو مار ڈالا لوہے کے بوجہ اور

جلن نے مجھے پریشان کر دیا ہے آیا تھوڑا سا پانی مجھے مل سکتا ہے یہ سنکر حضرت رو
دئے اور کہا واغوثاہ پانی کہان اگر ہوتا تو تم کو پلاتا تھوڑی دیر اور جہاد کرو بہت
جلد اپنے جد امجد محمد مصطفے سے ملو گے وہ حضرت تم کو اپنے پیالے سے ایسا سیراب
کرینگے کہ پھر تم کو ابد تک کبھی پیاس نہ معلوم ہوگی تب وہ جنگگاہ کی جانب لوٹ پڑے
اور بڑے قیامت کی جنگ کی آخر منقذ بن مرہ عبدی لعین نے ایک ایسا تیر مارا کہ
آپ گر پڑے اور پکارے کہ بابا جان آپ پر سلام ہو میرے نانا صاحب رسولخدا آپکو
سلام کہتے ہین اور فرماتے ہین کہ اب جلد میرے پاس چلے آو یہ کہکر وہ ایسے غش
ہوئے کہ پھر نہ چونکے روح بدن سے نکل گئی فوراً سید الشہدا وہان پہونچے اور
کھڑے ہوئے پھر جھک کر علی اکبر کے منہ پر اپنا منہ رکھا اور کہا کہ خدا اے منتقم اوس
قوم کو قتل کرے جس نے تمکو قتل کیا خدا پر اور توہین رسول خدا پر اونکو بڑی جرات
ہوگئی ہے اے بیٹا تمہارے بعد دنیا پر تف ہے "خاک ہے"۔

راوی کہتا ہے کہ زینب بنت علی در خیمہ سے نکل آئین پکارتی تھین وا حبیباہ
ویا ابن اخاہ "اے میرے پیارے اے میرے بھائی کے فرزند اور آکر لاش
علی اکبر پر گر پڑین اوسوقت سید الشہدا ادہر متوجہ ہوئے اور اپنی بہن کو لاش
پر سے اوٹھایا اور عورتون مین اونکو پہونچا دیا۔

روایت ہو کہ پھر عزیزان سید الشہدا ایک ایک کرکے میدان مین نکلکر حملہ آور
ہوئے یہان تک کہ اون مردان خدا نے فوج یزید سے ایک گروہ کو قتل کر ڈالا
حضرت نے پکار کر فرمایا کہ اے میرے اہلبیت صبر کرو کہ پھر آج کے بعد بخدا تم
کبھی ذلت و رسوائی نہ دیکھو گے۔

راوی کہتا ہے کہ پھر ایک لڑکا امام حسین کیطرف سے میدان مین آیا او

منہ چاند سا تہا گویا وہ ایسا گورا اور خوبصورت تہا وہ حملہ آور ہوکر جہاد کرنے لگا اتنے
مین ابن فضیل ازدی ملعون اوسکی طرف جہپٹا اور اوسکے سر پر ایسی تلوار ماری کہ دو ٹکڑے
ہوگیا اور وہ لڑکا منہ کے بہل زمین پر گر پڑا پکارا کہ اے چچا جان دوڑو اوس وقت
سید الشہدا مثل باد کے ٹوٹ پڑے جہپٹ کر مثل شیر غضبناک شیرانہ حملہ کیا اور ابن
فضیل کو ایسی تلوار ماری جسے اوس نے اپنے بازو پر روکا کہنی سے اوسکا ہاتھ
کٹ گیا اوسوقت وہ ملعون ایسا چلایا کہ لشکریون نے اوسکی چلاہٹ سنی اور دوڑ
پڑے کہ فضیل کو بچالین اوسکو حسین قتل نہ کرنے پاوین اوسی زد و کشت اور جدال
مین وہ گہوڑون کی ٹاپون سے کچل کر مر گیا۔

راوی کہتا ہے کہ جب گرد و غبار دور ہوگیا تو حضرت نے دیکہا کہ اپنے بہتیجے کے
سرہانے آپ کہڑے ہین اور وہ ایڑیان رگڑ رہے ہین اوسوقت سید الشہدا نے
فرمایا کہ خدا عذاب کرے اوس قوم پر جس نے تمکو قتل کیا روز قیامت اوس قوم سے
تمہارے بارہ مین تمہارے باپ اور نانا مواخذہ کرین گے پہر فرمایا کہ بہت گران گزرا
تمہارے چچا پر کہ تم اونکو پکارو اور وہ تم کو جواب نہ دے سکین اور اگر جواب بہی دین
تو تمکو فایدہ نہ ہو بخدا معاندین بہت زیادہ اور مددگار کم ہونگے پہر آپ اونکو سینہ سے
لپٹا کر لے چلے اور لاکر اپنے شہیدون مین لٹا دیا۔

راوی کہتا ہے کہ جب سید الشہدا نے اپنے جوانون اور اصحابون کی لاشون کو دیکہا تو
ارادہ کیا کہ آپ بنفس نفیس جہاد کرین پہر یون باواز بلند پکارے کہ آیا کوئی بچانے
والا ہے کہ اس مصیبت کو حرم رسول اللہ سے دور کرکے اونکو بچالے آیا کوئی موحد
ہے کہ ہمارے بارہ مین خدا کا خوف کرے آیا کوئی فریاد سننے والا ہے کہ ہماری فریاد
کو پہونچے اور ہماری فریاد پر مدد کرکے خدا سے امید وار اجر ہو آیا کوئی مدد کرنیوالا

ہے جو ہماری مدد کرے اور ہماری مدد کے بارہ مین جو خدا کے نزدیک بہتر ہے امیدوار اوس سے اجر کا ہووے (یہ سنکر) عورتین چلا کر فریاد کرنے لگین اوس وقت سید الشہدا در خیمہ پر تشریف لائے اور حضرت زینب سے فرمایا کہ میرے فرزند صغیر (علی اصغر) کو مجھے دو کہ مین اوس سے رخصت ہو لون (بچہ آیا) تو آپنے اوسکو گود مین لیا اور چاہا کہ موںھ چومین کہ یکایک حرملہ بن کاہل لعین نے ایک ایسا تیر مارا کہ وہ تیر اوسکی گردن مین لگا اور وہ بچہ ذبح ہو گیا تب حضرت زینب سے آپنے فرمایا کہ اسکو لے لو (یہ کہکر) سید الشہدا نے خون اوسکا چلو مین لیا اور جب چلو خون سے بھر گیا تو آپ نے اوسکو آسمان کیطرف اوچھالدیا اور فرمایا کہ یہ سب آفت جو میرے اوپر نازل ہو رہی ہے آسان ہے کیونکہ خدا اوسکو دیکھ رہا ہے حضرت امام محمد باقر علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہین (روایتاً) کہ خون کا کوی بوند زمین پر نہ گرا۔

راوی کہتا ہے کہ جب سید الشہدا کو نہایت شدت کی پیاس معلوم ہوی تب آپ گھوڑے پر سوار ہوے دریاء فرات کی طرف چلے اور آپ کے بہای عباس ابن علی آپ کے آگے آگے (جاتے) تھے اوسوقت ایک گروہ سواران ابن سعد سید الشہدا اور حضرت عباس کے بیچ مین حایل ہو گیا اتنے مین ایک ملعون بنی دارم نے سید الشہدا کو ایک ایسا تیر مارا کہ آپ کے حلق پر لگا حضرت نے تیر کو کہینچ لیا اور اوسی پہینک کر اپنے ہاتھ کو حلق کے نیچے لگایا جب آپکا چلو خون سے بھر گیا تو آپ نے اوسے پہینکدیا اور عرض کی بار خدایا مین اون بدسلوکیون کا شکوہ کرتا ہون جو تیرے نبی کے نواسے کے ساتھ کیجاتی ہین۔

روایت ہو کہ جب حضرت عباس ابن علی جناب سید الشہدا سے جدا ہو گئے تو فوج

یزید نے آپکو چاروں طرف سے گھیر کر شہید کر ڈالا سید الشہدا آپ کے قتل پر بہت ہی روئے جس کے بارہ مین شاعر کہتا ہے۔

| | |
|---|---|
| احق الناس ان یبکی علیہ | فتی ابکی الحسین بکربلاء |
| کون دنیا مین سب سے زیادہ مستحق ہے جسپر رویا جائے | (ہان) وہ جوان جسکے لیے حسین کربلا مین روئے |
| اخوہ وابن والدہ علی | ابو الفضل المضرج بالدماء |
| بھائی اونکا اور اونکے باپ علی کا بیٹا | ابو الفضل نام جو خون مین اٹا ہوا ہے |
| ومن واساہ لا یثنیہ شیٔ | وجاد لہ علی عطش بماء |
| اور کیسی غمخواری کی جسکی تعریف نہین ہو سکتی | اور وہ پیاس مین پانی سے لیے خوب لڑا |

راوی کہتا ہے کہ پھر سید الشہدا نے خود بنفس نفیس مبارز طلبی کی پھر جو آپ کے سامنے آتا تھا اوسکو برابر قتل کرتے تھے یہانتک کہ بہت سے سپاہیونکو آپ نے قتل کر دیا اور قتال مین آپ یہ فرماتے تھے۔

| | |
|---|---|
| القتل اولی من رکوب العار | والعار اولی من دخول النار |
| قتل بہتر ہے رکوب عار سے | اور عار بہتر ہے دخول نار سے |

بعض راویونکا بیان ہے کہ بخدا ہم نے ایسا شکستہ دل بہادر جری کبھی نہین دیکھا کہ جسکے فرزند و عزیز و اصحاب قتل ہوگئے ہون اور وہ اسدرجہ قوی دل و مطمئن و متحمل اور بے خوف ہووے اگرچہ لشکر (یزید) برابر سخت حملے کر رہا تھا مگر حضرت بھی اون پر نہایت ہی زور و شور سے حملہ آور تھے آپ کی تلوار کی برش سے پرے کا پرا ایسا ہٹ جاتا تھا کہ جیسے بکریون کے غول شیر کے حملہ سے (تتر بتر) تر بتر ہو جاتے ہین حالانکہ وہ لوگ پورے تیس ہزار (سوار و پیادے) تھے جب سید الشہدا اون پر حملہ کرتے تھے تو وہ لوگ آپ کے سامنے سے ایسا بھاگتے تھے جیسا کہ ٹڈیان (منتشر)

تربہر ہو جاتی ہین پہر حضرت اپنے مقام پر لوٹ آتے تھے اور فرماتے تھے لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

راوی کہتا ہے کہ حضرت برابر جہاد کرتے رہتے (دل کہولکر حملہ آور رہتے) یہانتک کہ اتنے مین لشکر اشقیا آپکے اور آپکے خیمونکے درمیان حایل ہو گئے اوسوقت آپنے نعرہ کیا اور للکارا کہ او طرفداران آل ابو سفیان اگر تمھارے دین و ایمان نہین ہے اور تمہین روز قیامت کا بہی خوف نہین ہے تو تم دنیاہی سے احرار ہو جاوا اگر تم عرب ہو جیسا کہ تمہارا خیال ہے تو تم اپنے خصایل پسندیدہ و شریفہ کیطرف رجوع کرو اوسوقت شمر لعین نے آواز دی کہ یا ابن فاطمہ کیا کہتے ہو حضرت نے فرمایا کہ مین یہ کہتا ہون کہ مین تم سے لڑرہا ہون اور تم مجھ سے لڑرہے ہو عورتون کی تو کوی خطا نہین ہے پس اپنے جاہلون باغیون اور غدارونکو منع کرو کہ جبتک مین زندہ ہون میرے حرم (آل رسول) سے کوی تعرض نہ کرے (تکلیف نہ دے) شمر لعین نے جوابدیا کہ (اچھا) ایسا ہی ہوگا اوسوقت اون لوگون نے حضرت سے لڑائی کا قصد کیا حضرت اونپر حملہ کرنے لگے اور وہ لوگ حضرت پر ٹوٹنے لگے اس حالت مین آپ اون (اشقیا) سے ایک گہونٹ پانی مانگتے تھے اور نہین پاتے تھے اور جب بہتر زخم آپ پر لگ گئے تب آپ ٹھہرے کہ تہوڑی دیر آرام کرین کہ لڑتے لڑتے کمزور ہو گئے اور تہک گئے تھے جب آپ کہڑے تھے اوسوقت یکایک ایک تیر آپ کیطرف آیا اور آپکے ماتھے پر لگا تو آپ نے ماتھے کا خون پونچھنے کے لیے کپڑا لیا کہ اتنے مین ایک تیر زہر آلود تین بہال کا ایکی طرف کسی نے مارا وہ آکر آپ کے دل پر لگا تب حضرت نے کہا بسم اللہ و باللہ و علی ملت رسول اللہ پہر حضرت نے سر اوٹھا کر آسمان کی طرف دیکھا اور کہا کہ خدایا تو جانتا ہے کہ یہ لوگ ایسے شخص کو قتل کر رہے ہین کہ زمین پر سوائے اوسکے

دوسرا کوئی تیرے نبی کا فرزند نہین ہے پھر آپ نے تیر کو پکڑ کر پس پشت سے نکال
لیا (فوراً) اوس زخم سے مثل پرنالہ کے خون بہنے لگا (اس زخم کاری سے) آپ بہت
ہی ضعیف ہو گئے اور ٹھہر گئے (جھومنے لگے) اس حال مین جب کوئی آپ کے سامنے
آتا تھا تو وہ آپ کی طرف سے موہنہ پھیر لیتا تھا اور اس امر کو برا جانتا تھا کہ وہ خدا کے
حضور مین حضرت کا قاتل ہو کر حاضر ہو اتنے مین مالک ابن بشیر مردود جو قبیلہ کندہ
سے آیا اور حضرت کو برا کہکر آپ کے سر اطہر پر تلوار ماری کہ جسنے آپ کی ٹوپی کاٹکر
سر اقدس کو زخمی کیا ٹوپی حضرت کی خون سے بھر گئی راوی کہتا ہے کہ تب حضرت
سید الشہدا نے ایک کپڑا منگا اور اوس سے آپ نے اپنا سر اطہر باندھ لیا اور
ایک دوسری ٹوپی منگا کر سر پر رکھا اوسپر عمامہ باندھا اور تھوڑی دیر آپ ٹھہرے
رہے اتنے مین پھر لشکر آپ کی طرف لوٹا اور آپکو گھیر لیا اوسوقت گھر سے عبداللہ
ابن حسن نکلے وہ اس سن کے لڑکے تھے کہ بالغ نہ ہوے تھے عورتون کے
پاس سے دوڑتے ہوئے باہر آئے مگر حضرت زینب اونکے پیچھے آگئی تھین
اور چاہا کہ اونکو لوٹا کرلے جاوین مگر اوس بچے نے نہ مانا اور کہا کہ بخدا مین اپنے
چچا کو نہ چھوڑونگا تب بحیر ابن کعب اور بقولے حرملہ ابن کاہل نے سید الشہدا
پر تلوار مارنے کا ارادہ کیا اوس وقت اوس لڑکے نے اوس لعین سے کہا
کہ جہنم ہو تیرے لئے اے ابن خبیثہ ارے تو میرے چچا کو قتل کیا چاہتا ہے اتنے
مین اوس لعین نے تلوار کا وار کیا اوس (امام زادہ) نے وار کو اپنے ہاتھ پر
روکا اوس ضرب سے اوس (بچے) کا ہات فوراً کٹ گیا مگر چمڑے مین
لٹکا رہا اوسوقت وہ بچہ چلا کر پکارا کہ چچا جان فوراً حضرت نے اوس کو گود
مین لے کر اپنی چھاتی سے لگا لیا اور فرمایا کہ اے میرے بھتیجے اس مصیبت پر

صبر کرو جو تمپر پڑی ہے اور ایسا جانو کہ راہ خدا مین نیکی کرتے ہو کیونکہ خدای پاک تمکو تمہارے آبا ے صالحین مین شامل کرے گا۔

راوی کہتا ہے کہ اوس وقت اوسکو حرملا ابن کاہل نے ایسا تیر مارا کہ سید الشہدا کی گود ہی مین وہ ذبح ہو گیا۔

اسکے بعد شمر لعین نے سید الشہدا کے حضور حملہ کیا اور قنات کو نوک نیزہ سے چھید دیا اور کہا کہ آگ لاؤ مین اسکو مع اسکے رہنے والون کے جلادون اوسوقت امام حسین علیہ السلام نے نعرہ کیا اور فرمایا کہ او ابن ذی الجوشن تو آگ مانگتا ہے کہ خیمہ کو مع میرے اہل بیت کے جلاوے ارے خدا تجکو آگ مین جلاوے اتنے مین شبیث آیا شمر کو لعنت ملامت کی تو وہ لعین شرمندہ ہو کر لوٹ گیا۔

راوی کہتا ہے کہ سید الشہدا نے فرمایا (اپنے خدام سے) کہ میرے لیے ایسا لباس لاؤ کہ جسے کوی نہ پسند کرے مین اوسے اپنے کپڑے کے نیچے پہن لون تاکہ بعد قتل برہنہ نہ کیا جاؤن تب حضرت کی خدمت مین ایک لنگوٹ یا جانگھیا لاے تو حضرت نے فرمایا کہ نہین یہ پوشاک اون لوگون کی ہے جو ذلیل ہین (یعنی یہود) پھر حضرت نے ایک پورانا لباس لیا اور اوسکو جابجا سے پھاڑ کر پہن لیا یہ مگر حضرت جب شہید ہوگئے تو اون ملعونون نے وہ کپڑا بھی حضرت کے جسم سے اوتار لیا،، اسکے سوا سید الشہدا نے ایک پائجامہ حبرہ کا منگایا اور اوسکو بھی چاک کر کے پہن لیا اسکے اوسکو پھاڑا تھا کہ اوسے کوی نہ اوتارے مگر جب حضرت شہید ہوگئے تو اوس کو بحر ابن کعب شقی لعین نے اوتار لیا اور حضرت کو برہنہ چھوڑ دیا اس ظلم شدید اور واقعہ کے بعد ابن کعب لعین کے ہاتھ گرمیدن مین مثل سوکھی لکڑی کے سوکھ جاتے اور جاڑون مین تر رہتے (یعنی مجذوم ہوتے تھے) مواد و خون اوسکے ہاتھون سے

بہا کرتا تہا آخر اوسی حالت مین اور اسی عذاب مین خدا نے اوسکو واصل جہنم کیا راوی کہتا ہے کہ جب سید الشہداء زخمون سے بالکل چور چور ہو گئے اور آپکے بدن پر ساہی کے کانٹون کی طرح تیر و نیزہ لگے تہے اور چہپے تہے اوسوقت صالح ابن ذہب فرنی لعین نے حضرت کی تہیگاہ پر نیزہ مارا اس زور سے کہ حضرت اپنے رخسار کے بہل گہوڑے سے زمین پر گر پڑے اوسوقت کہا بسم اللہ و باللہ و علے ملت رسول اللہ پہر حضرت کہڑے ہو گئے راوی کہتا ہے کہ حضرت زینب خیمہ سے نکل آئین اور پکار پکار کر کہتی تہین وا اخاہ وا سیداہ وا اہلبیتاہ کاش آسمان زمین پر گر پڑتا اور پہاڑ زمین پر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے۔

راوی کہتا ہے کہ اوسوقت شمر لعین نے اپنے ہمراہیونکو آواز دی کہ اس مرد کو کیا دیکھ رہے ہو اسپر اون لوگون نے سید الشہدا پر چارون طرف سے حملہ کیا ذرعہ ابن شریک نے آپ کے بائین شانے پر تلوار ماری فوراً حضرت سید الشہدا نے اوس لعین کو ایسی تلوار ماری کہ وہ گر گیا پہر کسی دوسرے نے حضرت کے شانے پر ایسی تلوار ماری کہ اوس ضرب سے حضرت مُنہ کے بل زمین پر گر پڑے چونکہ آپ بہت ہی تہک گئے تہے آپ اوٹہا چاہتے تہے مگر گر پڑتے تہے اسی حالت مین سنان بن انس نخعی ملعون آپ کے (ترقوہ) ہنسلی مین نیزہ مار کر نکال لیا اور پہر سینہ پر مارا پہر تیر بہی مارا وہ تیر آپکے نحر (گردن کی جڑ) مین لگا اوسوقت آپ گر پڑے اور بیٹھ رہے تیر کو اپنے حلق سے نکالکر دونون ہتیلیونکو نیچے حلق کے ملا دیا جب چلو بہر گیا تو آپ نے اوس خون کو اپنے منہ و داڑہی پر اور ماتھے پر ملا اور کہنے لگے کہ مین اسی حالت سے اپنے خدا سے ملونگا اور اپنے خون سے خضاب کیے ہونگا اور میرا حق بہی چہین لیا گیا ہو گا اوسوقت عمر ابن سعد بد نہاد نے

ایک مرد سے جو اوسکے دائین جانب کھڑا تھا کہا کہ اوتر کر حسینؑ کے پاس جاکر اون کو آرام دے یعنی قتل کر۔

راوی کہتا ہے کہ خولی ابن یزید اصبحی نے جرات کی کہ سید الشہدا کا سر کاٹ لیوے مگر کانپ گیا تھرتھرا اوٹھا تب سنان ابن انس شقی لعین اوترا اور آپکے گلوی مبارک پر تلوار چلای اور کہتا تھا کہ مین تمہارا سر کاٹ لونگا اگرچہ مین جانتا ہون کہ تم مان باپ کی طرف سے خیر الناس ہو اور فرزند رسول ہو یہ کہکر اوس لعین و شقی نے حضرت سید الشہدا کا سر اطہر کاٹ لیا چنانچہ اس بارہ مین شاعر کہتا ہے

| | |
|---|---|
| فای رزیۃ عدلت حسینا | غداۃ تبیرہ کفا سنان |
| کون مصیبت حسین کی مصیبت کی برابری کر سکتی ہے | او سقت جبکہ سنان لعین کی ہتیلیان اونکو مار رہی تہین |

ابو طاہر محمد ابن حسن برسی کتاب معالم الدین مین روایت کرتے ہین کہ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جب فرشتون نے خدا سے سید الشہداءؑ کا حال دیکھکر آپ کے لئے فریاد کی اور عرض کی کہ بار خدایا یہ تیرا حسین تیرا مقبول و برگزیدہ (بندہ) تیرے نبی کا نواسہ ہے (حضرت صادق فرماتے ہین) اوسوقت خدائے توانا نے قایم آل محمد کا پرتو دکہا کر کہ اسکے ذریعہ سے (اس نبی) اسکا بدلہ لونگا۔

روایت ہے کہ اسی سنان ابن انس کو جب مختار نے پکڑا تو اوسکی اونگلیوںکے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے اور پہر اوسکے ہاتھ پاون کاٹے پہر ایک دیگ مین تیل بھر کر کہولایا اور اوسکو اوس مین ڈالدیا پس وہ لعین اوس مین تڑپ تڑپ کر سفی النار ہوگیا۔

راوی کہتاہے کہ اوسوقت آسمان مین ایک نہایت ہی دہوان دہار سیاہ اور گندلا گرد و غبار ظاہر ہوا کہ جس مین ایسی سرخ آندہی تھی کہ کچھ دکھائی نہین دیتا تھا یہ دیکھکر اوس قوم نے گمان کیا کہ اوپر عذاب آگیا مگر پھر وہ غبار تہوڑی دیر مین دور ہو گیا۔

ہلال ابن نافع راوی ہین کہ مین ہمراہیان ابن سعد کے ساتھ کھڑا تھا کہ ایک مرد نے چلا کر کہا کہ مژدہ ہو اے امیر یہ شمر حاضر ہے کہ جس نے حسین کو قتل کیا ہے پھر یہی راوی بیان کرتاہے کہ مین دونون صفون کے بیچ سے نکلا اور حسینؑ کے قریب کھڑا ہوا وہ اوسوقت دم توڑ رہے تھے بخدا مین نے ایسا مقتول ہرگز کبھی نہین دیکھا کہ اپنے خون مین اٹا ہوا ہو اور پھر اوسکا چہرہ ایسا حسین و نورانی ہو (ایسی منہ پر چمک دمک ہو) مجھے حسینؑ کے روے انور کی تابندگی اور ہیبت جمال منور نے محو اور مشغول فکر کردیا (مین سوچنے لگا) اور قتل سے اونکے باز رہا حضرت نے اس حال مین پانی مانگا (وہ کہتاہے) مینے سنا کہ ایکمرد کہرہا ہے کہ بخدا تو پانی نہ پاوے گا یہان تک کہ تو داخل جہنم ہو اور اوسکا گرم پانی پیئے پھر مین نے سنا کہ حضرت نے فرمایا کہ جہنم تیرے لئے ہو اور مین دوزخ مین نہ جاونگا اور اوسکا گرم پانی نہ پیونگا یہہ ہرگز نہ ہوگا بخدا مین اپنے جد امجد و مقدس رسول اللہ کی خدمت مین جاونگا اوس مکان مین رہونگا اون حضرت کے ساتھ جو خدا کے جوار رحمت مین ہے کہ وہ شاہنشاہون کا مالک اور قادر مطلق ہے (وہان) ایسا پانی پیونگا کہ جو بو نہین رکھتا ہے (پاک و صاف ہے) جو افعال میرے ساتھ

تم نے کیے ہین اون کا شکوہ کرون گا۔

ہلال ابن نافع کہتا ہے کہ (یہ سنکر) وہ سب کے سب غصہ کے مارے آگ ہوگیے
گویا اونکے دل مین ذرہ بھی رحم کا مادہ باقی نہ تھا (سب ٹوٹ پڑے)
حسینؑ اوس لبنے باتین کر رہے تھے کہ اون لوگون نے اونکا سر کاٹ لیا
مجھے اون لوگون کی بے رحمی اور جلادی پر بڑا ہی تعجب ہوا مین نے
اون لوگون سے کہا کہ بخدا مین اب تمہارے کسی امر مین شریک نہونگا
پھر وہ لوگ حضرت کے لباس و سلاح کی لوٹ مین مشغول ہوے اسحاق
ابن حویہ حضرمی نے آپکا قمیص اوتار کر پہنا وہ مبروص ہوگیا اور سب بال
اوس کے گر گیے۔

راوی کہتا ہے کہ آپ کے کرتہ مین ایکسو دس سے کسی قدر زیادہ تیر اور
تلوار کے نشانات پاے گیے۔ حضرت صادق عہ سے روایت ہے کہ حضرت
امام حسینؑ کے بدن مین تینتیس برچھیون کے اور چونتیس تلوار کے زخم
تھے (حملہ ۱۴۴ لگے)

راوی کہتا ہے کہ آپکا پائجامہ بحر ابن کعب تیمی لعین نے اوتار لیا اور وہ پیرون
سے لنج ہوگیا پھر عمامہ آپکا اخنس ابن مرثد بن علقمہ حضرمی نے لے لیا اور بعض
کا قول ہے کہ جابر ابن یزید ازدی نے لیا اور اوسکو اپنے سر پر باندھا فوراً مجنون
ہوگیا جوتے آپ کے اسود ابن خالد لعین نے لیا انگوٹھی آپ کی بجدل ابن سلیم
کلبی نے اسطور سے لوٹا کہ انگلی کو مع انگوٹھی کے کاٹ لیا جب اس
شقی کو مختار ابن ابو عبیدہ نے پکڑا تو اس کے ہاتھ پاون کاٹ ڈالے اور چھوڑ دیا
کہ وہ اپنے خون مین لوٹا کیا یہان تک کہ ہلاک ہوگیا قیس ابن اشعث لعین

نے آپ کی چادر پاک جو خز کی تھی لے لیا عمر ابن سعد ملعون نے آپکی زرہ لے لی مگر جب عمر ابن سعد کو مختار نے قتل کرادیا تو اوس زرہ کو ابو عمرہ قاتل عمر ابن سعد کو دے دیا۔ جمیع ابن خلق رودی نے آپکی تلوار لے لی بعض کہتے ہین کہ وہ قبیلہ بنی تیم سے تہا اور اوسکا نام اسود بن حنظلہ بھی ہے ابن ابو سعد روایت کرتا ہے کہ اوس تلوار کو فلافس نہشلی نے لے لیا مگر محمد ابن زکریا نے اتنا اور بڑھایا ہے کہ وہ تلوار اسکے بعد بنت حبیب ابن بدیل کے پاس گئی لیکن یہ لوٹی ہوی تلوار ذوالفقار نہین ہے کیونکہ وہ تلوار (ذوالفقار) اپنے امثال تبرکات کے ساتھ خزانہ نبوت و امامت مین محفوظ ہے یہ جو ہم نے بیان کیا ہے راویون نے اوسکی تصدیق کی ہے۔

راوی کہتا ہے کہ ایک لونڈی سید الشہدا کی خیمہ کے کسی گوشہ سے نکلی تو اوس سے ایک مرد نے کہا کہ اے خدا کی بندی تیرے سید سرور قتل کیے گئے وہ لونڈی کہتی ہے کہ تب مین اپنی سیدہ (بی بی زینب) کی طرف دوڑی اور چلائی اوسوقت حرم محترم کہڑے ہوگئے اور میرے پاس آکر وہ بھی رونے چلانے لگی۔

راوی کہتا ہے کہ آل رسول قرۃ العین بتول کے گہرون کے لوٹنے مین فوج کے لوگ ایک دوسرے پر جلدی اور پیش دستی کرتے تھے یہان تک کہ ملحفہ بھی عورتون کی پشت (پیٹھ) سے اوتار لیا اور یہ حالت پہونچی کہ دختران و حرم رسول اللہ خیمہ سے باہر نکل آئے اور سب کی سب نکل پڑین اپنے عزیزان و حامیون کی جدائی (قتل) سے روتی پیٹتی تہین۔

حمید ابن مسلم کہتا ہے کہ مین نے قبیلہ بکر ابن وایل کی قوم سے ایک عورت کو دیکھا

جو اپنے شوہر کے ساتھ لشکر عمر ابن سعد مین تھی جب اوس عورت نے دیکھا
کہ فوج ٹوٹ پڑی ہے اور حسینؑ کے خیمون اور عورتون کو لوٹ رہی ہی
تو اوسنے ایک تلوار لی پھر حضرت کے خیمہ کا رخ کیا اور پکاری کہ اے
آل بکر بن وائل کیا تم رسول خداؐ کے لڑکیون کے کپڑے لوٹتے ہو خلا ایسے
ڈرو او سوقت اوس کے شوہر نے اوسکو پکڑ لیا اور لوٹا لے گیا۔ راوی
کہتا ہے کہ جب اہل بیت حسینؑ خیمون سے باہر نکالے گئے اور اون خیمو ںمین
آگ لگا دیگئی پھر وہ لوٹی ہوی عورتین اور بچے کہلے سر اور ننگے پاون روتے
ہوئے اسیر ہو کر قید ذلت مین چلین اوسوقت وہ کہتی تہین کہ خدا کیواسطے تم لوگ
ہمکو مقتل حسینؑ پر لے چلو (یون بھی ترجمہ ہو سکتا ہے کہ بخدا مقتل حسین کیطرف سے
نہ چلو) جب عورتون نے شہیدون کو دیکھا تو چیخنے چلانے لگین اور منہ پیٹنے
لگین راوی کہتا ہے کہ بخدا اوس حالت کو مین نہین بھولتا ہون کہ جب زینب
بنت علی اپنے بھائی حسین کی لاش پر گئین تہین اور روتی تھین اور آواز حزین
و دل غمگین یعنے درد بھری آواز سے پکارتی تھین یا محمداہ یا جداہ آپ پر آسمان
کے فرشتے درود بھیجتے ہین اور آپکا یہ حسین خاک و خون مین اٹا ہوا ہے
اوسکا تمام بدن ٹکڑے ٹکڑے ہے آپ کی بیٹیان اسیر ہین خدای پاک اور
محمد مصطفے و علی مرتضی و حمزہ سید الشہدا سے بہی فریاد ہے اےنانا محمد یہ
حسینؑ ہین جو جنگل میدان مین پڑے ہین باد صبا اونپر خاک اوڑاتی ہے زنا
کارون کے اولاد نے اونکو قتل کیا آہ وادیلاہ وا مصیبتاہ آج میرے نانا
رسولخدا نے وفات پای اے ابا عبداللہ اے اصحاب محمدیہ اولاد رسول خدا
ہین جو قیدیونکی صورت چلی جارہی ہین اور ایک روایت مین یہہ ہے کہ

یا محمد اہ آپ کی بیٹیان اسیر ہین آپ کی اولاد قتل کیگئی اور پر باد صبا چل رہی
ہے اور یہ حسینؑ ہین کہ جنکا سر پس گردن سے کٹا ہوا ہے جن کے سر سے عمامہ
اوتار لیا گیا ہے جن کی ردا چھین لیگئی ہے میرا باپ فدا ہو اوسپر کہ جسکا لشکر
روز دوشنبہ لوٹ مارا گیا میرا باپ فدا ہو اوسپر کہ جس کے خیمونکی ڈوریان
کاٹ ڈالی گئین میرا باپ فدا ہو اوسپر کہ جو ایسا غایب ہوا جسکے پھر واپس
آنے کی امید نہین ہے میرا باپ اوسپر فدا ہو کہ جو ایسا سخت زخمی ہوا کہ جسکا علاج
کچھ بھی نہین ہو سکتا ہی میرا باپ اوسپر فدا ہو کہ جسپر میری جان قربان ہے میرا
باپ فدا ہو اوسپر کہ جو یہان ایسا غمناک کیا گیا کہ اوسنے (دامن مین) وفات پائی
میرا باپ فدا ہو اوس پیاسے پر جو پیاسا ہی شہید کیا گیا میرا باپ فدا ہو اوسپر
کہ جس کی ریش اقدس سے خون ٹپک رہا ہے میرا باپ فدا ہو اوس پر کہ
جسکا نانا محمد مصطفیٰ ہی میرا باپ فدا ہو اوسپر کہ جسکا نانا رسول السماء ہی میرا باپ
فدا ہو اوسپر کہ جو سبط نبی الہدیٰ ہی (پھر کہا) میرا باپ فدا ہو محمد مصطفیٰ پر میرا
باپ فدا ہو خدیجۃ الکبریٰ پر (میرا باپ فدا ہو علی مرتضیٰؑ پر میرا باپ فدا ہو
فدا ہو فاطمہ زہرا سیدۃ لنساء العالمین پر میرا باپ فدا ہو اوسپر کہ جس کے لیے
افتاب لوٹ آیا جبکہ غروب ہو رہا تھا یہانتک (رہا) کہ اوسنے نماز پڑھی
راوی کہتا ہے کہ بخدا حضرت زینب نے ہر ایک دشمن اور دوست کو رولایا
اوسوقت سکینہ دختر حسین نے اپنے پدر جلیل القدر کے جسم اطہر کو گلے سے لگایا
(لاش سے لپٹ گئی) اوسوقت ایک گروہ عرب (سپاہیان عمر سعد) نے آکر
اوسکو گھیر لیا پھر اوسکو جسم مبارک سے حسینؑ کے کھینچکر جدا کر لیا اوس وقت
عمر ابن سعد بدنہاد نے اپنی فوج مین آواز دی کہ کون ہے جو آکر گھوڑون کی

ٹاپون سے حسینؑ کی پشت وسینہ کو کچل ڈالے (یہ سنکر) فوج سے وہ شقی نکلکر آئے جن کے ناپاک نام یہ ہین۔

(۱) اسحاق ابن خویہ جس نے امام حسین کا کرتہ اوتار لیا تھا علیہ اللعن والعذاب

(۲) اخنس ابن مرشد۔
(۳) حکیم ابن طفیل سنبسی۔
(۴) عمرو ابن صبیح صیداوی۔
(۵) رجاء ابن منقذ ابدی۔
(۶) سالم ابن خیثمہ جعفی۔
(۷) صالح ابن وہب جعفی۔
(۸) واخط ابن غانم۔
(۹) ہانی ابن شبث حضرمی۔
(۱۰) اسید ابن مالک۔

علیہم اللعن والعذاب

پس ان اشقیا اور ملاعین نے اپنے گھوڑونکی ٹاپون سے سید الشہداؑ کی جسم پاک کو روند ڈالا اور ایسا کچلا کہ آپ کا پشت وسینہ چور چور ہو گیا۔ آہ واویلا راوی کا بیان ہے کہ جب یہ دسون اظلم واشقی ابن زیاد کے دربار مین حاضر ہوے تو اوسکے سامنے کھڑے ہوے اول اسید ابن مالک اون دسون مین سے ایک نے کہا کہ ہم نے پہلے سینہ حسینؑ کو اور بعد ازان پشت کو اونکے اپنے گھوڑون کی ٹاپون سے جو بڑے قوی ہیکل تھے کچلا ہے ابن زیاد نے پوچھا کہ تم کون ہو اونہون نے کہا کہ ہم لوگ وہ ہین کہ جنہون نے اپنے گھوڑون سے حسینؑ کی پیٹھ کچل ڈالا ہے اور ان کے سینہ کی ہڈیون کو چور چور کر دیا ہے

اوس وقت اوسنے اون (ملعون) کو تہوڑا سا انعام دلوا دیا۔

ابو عمرو زاہد کہتا ہے کہ مینے اون دسون آدمیون کی نسبت غور وفکر کیا (تحقیقات کی) تو مجکو معلوم ہوا کہ وہ سب ولد الزنا تھے جب مختار ابن ابو عبیدہ نے اونکو گرفتار کیا تو پہلے اونکے ہاتھون اور پیرون مین لوہے کی کیلین ٹھکوا دین پہر اون کے جسم کو پیٹھ کے بل گہوڑونسے روندڈالا کہ وہ بیسکر مر گئے۔ ابن ریاح سے روایت ہے کہ مینے ایک اندہے آدمی کو دیکہا کہ جو قتل امام حسینؑ مین شریک تہا اوس سے پوچھا کہ کیونکر تو اندہا ہوا اوسنے جواب دیا کہ مین قتل حسینؑ مین موجود تھا اور اون دس آدمیو نمین تہا جنہون نے (بعد قتل) لاش حسینؑ کی پامال کی مگر مینے نہ کوئی تلوار ماری نہ تیر مارا جب وہ قتل کیے گئے تو مین اپنے مکان پر واپس آیا اور عشا کی نماز پڑہی سو رہا پس خواب مین میرے پاس ایک آدمی آیا اور اوسنے کہا تجھکو رسول خدا بلاتے ہین مینے کہا مجہہ سے اور اون سے کیا مطلب ہی تب اوس نے میری داڑھی پکڑ کر کھینچا ہوا مجھکو آن حضرت صلعم کے پاس لے گیا مین نے دیکھا کہ حضرت رسول خداؐ ایک جنگل مین بیٹھے ہین اور آپ کے دونو بازو کہلے ہین ایک حربہ آپ لئے ہین اور ایک فرشتہ آپ کے روبرو کہڑا ہے اوسکے ہاتھ مین آگ کی تلوار ہے اوسکہڑی میرے نو ساتھی (جو وہان تھے) مارے گے (اس طور) کہ جب وہ فرشتہ تلوار مارتا تھا تو وہ لوگ آگ کے شعلے ہو جاتے تھے یعنی اونکے جسم سے آگ کے شعلے نکلتے تھے پس مین جب آن حضرت صلعم کے قریب پہونچا تو دو زانو بیٹھ گیا اور کہا کہ یا رسول اللہ آپ پر سلام ہوئے مگر آن حضرت صلعم نے جواب سلام نہ دیا

بہت دیر تک خاموش رہے پھر حضرتؐ نے سر اوٹھایا اور فرمایا کہ اے دشمن خدا تو نے
میری ہتک حرمت کی میری اولاد کو قتل کیا میرے حق کی کوئی رعایت نکی (کیا
جو کچھ کیا) تب مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین نہ کوئی تلوار ماری نہ برچھا
چلایا نہ تیر مارا حضرتؐ نے فرمایا ہان یہہ تو ہے مگر تو نے کثرت فوج کو تو زیادہ کیا تھا
آ میرے قریب آ مین بالکل قریب گیا کیا دیکھتا ہون کہ طشت خون سے بھرا ہوا ہے
آنحضرت صلعم نے مجھسے فرمایا کہ (دیکھہ) یہہ میرے فرزند حسینؑ کا خون ہے پھر میری
آنکھ مین اوس خون کا سرمہ لگا دیا تب مین فوراً جاگ پڑا اوسیوقت مین اندھا
ہو گیا اب کسی چیز کو نہین دیکھتا۔

جناب جعفر صادقؑ سے (مرفوعاً جناب رسولخدا صلعم تک) روایت ہے
کہ جب قیامت ہو گی تو حضرت فاطمہؑ کے لئے ایک قبہ نور نصب ہو گا اور حسینؑ اونکی
سر اونکا اونکے ہاتھہ مین ہو گا پس حضرت فاطمہؑ جب حسینؑ کو اس صورت سے دیکھینگی
تو چیخ اوٹھینگی کہ مجمع قیامت مین کوئی ملک مقرب اور نبی مرسل ایسا باقی نرہیگا
کہ جو آپکے ساتھہ نہ روئے پھر خدائے توانا حضرت امام حسینؑ کو بہت ہی حسین و جمیل
صورت دیکر حضرت فاطمہؑ کے روبرو لادیگا اور وہ بے سر اپنے قاتلون سے دعوا
خون کرینگے اوسوقت خدائے عادل اونکے قاتلون اور جنھون نے آپ پر چڑھائی
کی اور سامان قتل مین شریک رہے اون سب کو جمع کریگا بس مین اون سب کو
قتل کرونگا یعنی آ کر اون سب کو قتل کرونگا پھر وہ زندہ کئے جاوینگے پھر اون کو
علی امیر المومنینؑ قتل کرینگے پھر وہ زندہ ہونگے پھر حسنؑ ابن علیؑ اونکو قتل کرینگے
پھر وہ سب زندہ ہونگے اور اونکو حسینؑ قتل کرینگے پھر وہ زندہ ہونگے یہانتک کہ

میری اولاد سے کوئی باقی نرہیگا جو اون سب کو باری باری قتل نکریگا پس اسکے بعد غیظ و غضب دور ہو جاویگا اور غم و غصہ بہلا دیا جاویگا۔

راوی کہتا ہے کہ حضرت صادقؑ نے فرمایا کہ خدا ہمارے شیعہ مومن پر رحم کرے بخدا ہمارے مصیبت مین طول حزن و حسرت کے ساتھ شریک ہین۔

روایت ہی کہ حضرت رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو فاطمہ زہرا اے عورتون کی ایک گروہ کے ساتھ آوینگی اوسوقت اونسے کہا جاویگا کہ تم داخل بہشت ہو تب آپ کہین گی کہ مین بہشت مین نہ جاونگی جبتک مین یہہ نہ جان لونگی کہ میرے بعد میرے فرزند سے کیا سلوک کیا جاویگا پس اونسے کہا جاویگا کہ قیامت کے بیچ مین نظر کرو (اودہر نظر کرتے ہی) وہ امام حسینؑ کو دیکہین گی کہ وہ کہڑے ہین اور جسم پر سر نہین ہے پس وہ چیخ اوٹہین گی اور زمین بہی چیخ اوٹہیگا اور فرشتے بہی چلا اوٹہین گے ایک روایت مین ہی کہ جناب سیدہ پکارینگی واولداہ واثمرۃ فواداہ پس خدا اونکے غصہ کیوجہ سے غضبناک ہوگا اور حکم دیگا اوس آگ کو جسکا نام ہبہب ہے جو ہزار سال دہکائی گئی ہے اتنی کہ وہ سیاہ ہوگئی ہے نہ کوئی خوشی کبہی اوسمین نہ داخل ہوئی اور نہ کبہی کوئی غم اوس سے باہر نکلا ہے پہر حکم ہوگا کہ اے آگ قاتلان حسین کو چن لے پس وہ اونکو چن لیویگی اور وہ سب اوسکے پوٹے مین چلے جاوینگے وہ آگ چیخین گے اور وہ بہی چیخین گے وہ آگ بہی شور کریگی اور وہ بہی شور کرینگے وہ آگ بہی چلائیگی اور وہ سب بہی چلاوینگے پہر وہ زبان تیز و تند سے بولینگے کہ اے خدا کیون یہ آگ ہمپر واجب و لازم کی گئی اور مثل بت پرستون کے عذاب نازل کیا تب خدا کیطرف سے جواب ہوگا کہ حقیقت مین جو نہین جانتا ہے وہ اوس کے

برابر نہین ہوسکتا جو جانتا ہے (نادان دانا کے برابر نہین ہوسکتا)

ان دونون حدیثون کو ابن بابویہ نے کتاب عقاب الاعمال مین بحذف اسناد روایت کی ہے۔

(مصنف کہتے ہین کہ مین نے مجلد ۲۰ تذییل شیخ المحدثین بغدادی اعنی محمد ابن نجار مین حالات فاطمہ بنت ابو عباس ازدی کے باب مین دیکھا ہے جسنے اپنی سند کے ساتھ طلحہ سے روایت کی ہے وہ کہتا ہے کہ مینے جناب رسولخدا کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ موسیٰ ابن عمران نے عرض کی کہ بارخدایا میرا بھائی ہارون مرگیا اوسکو بخشدے اوسوقت اونپر وحی خدا نازل ہوئی کہ اے موسیٰ ابن عمران اگر تم تمام اولین و آخرین (مردم) کے نسبت اسبارہ مین درخواست کرتے تو ہم البتہ قبول و منظور کرتے مگر قاتلان حسین کے نسبت (درخواست) نہ منظور کرتے)

# مسلک ثالث

یہہ مسلک اون امور مین ہے کہ جو بعد شہادت حضرت سید الشہدا واقع ہوئے اور تمام حال ہے جسکی طرف ہمنے اشارہ کیا ہے۔

راوی کہتا ہے کہ پھر عمر ابن سعد نے سر پاک و اقدس سید الشہدا اوسی دن (بروز عاشور) حمید ابن مسلم ازدی اور خولی ابن یزید اصبحی کے ساتھہ ابن زیاد بدنہاد کے پاس روانہ کردیا اور حکم دیا کہ حسین کے اصحاب اور عزیزون کے بھی سر کاٹ کر بھیجدئے جادین چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ سب کے سر کاٹکر شمر ابن ذالجوشن قیس ابن اشعث عمر ابن حجاج کے ساتھہ روانہ کئے گئے اور کوفہ پہونچے عمر ابن سعد اوس تاریخ باقی دن سے دوسر

دن دوپہر ڈھلے تک کربلا مین مقیم رہا پہر کوچ کیا اور حضرت سید الشہداؑ کے اہل
وعیال کو ساتھ لے گیا آپکی عورتون کو بے کجاوہ اونٹون پر سوار کیا اونکے چہرے
دشمنون کے روبرو کہلے ہوئے تھے حالانکہ وہ خیر الانبیا کی امانت تھے اونکو اسطرح
سے لیجاتے تھے جسطور اسیران ترک و روم کو نہایت ذلتون تکلیفون صدمون
اور مصیبتون کے ساتھ لیجاتے ہین (اسباب مین کیا شعر کہا ہے +

یُصَلّٰی عَلَی الْمَبْعُوثِ مِنْ آلِ هَاشِمٍ [۱] وَیُغْزیٰ بَنُوہُ اِنَّ ذَا لَعَجَبٌ

اور دوسرا شاعر کہتا ہے ۝ أَتَرْجُو اُمَّةٌ قَتَلَتْ حُسَیْنًا [۲]
شَفَاعَةَ جَدِّهٖ یَوْمَ الْحِسَابِ +

روایت ہے کہ اصحاب حسینؑ کے اٹہتر ۷۸ سر تھے کہ جنکے قبیلون پر تقسیم کردیا تہا تاکہ وہ
لوگ اوسی ذریعے سے ابن زیاد اور یزید پلید کے حضور مین تقرب اور عزت حاصل
کرین چنانچہ قبیلہ کندہ تیرہ ۱۳ سرونکو لایا کہ جسکا سردار قیس ابن اشعث تہا قبیلہ
ہوازن بارہ ۱۲ سرونکو لایا اسکا سرگروہ شمر ابن ذالجوشن تہا قبیلہ تمیم سترہ ۱۷ سرونکو لایا
بنو اسد سولہ ۱۶ سرونکو لیکر پہونچا قوم مذحج سات ۷ سرونکو لیکر آیا اور باقی فوجی تیرہ سرون
کو لیکر داخل ہوئے (اللہم عذبہم)

راوی کہتا ہے کہ جب عمر ابن سعد بدنہاد دشت کربلا سے چلا گیا تو ایک گروہ بنی اسد
کے موضع سے نکلکر آئے اور اون لاشہائے اطہر بے سر کو جو خاک وخون مین
تھے اون پر نماز پڑہی اور اون سب کو اوسی مقام پر دفن کردیا کہ جس مقام پر آج
ہین ۔

عمر ابن سعد اسیران آل رسولؐ کو جب لیکر چلا اور جسوقت قریب کوفہ وہ اسیران

۱ درود بہیجا جاتا ہے اوسپر جو آل ہاشم مین مبعوث ہوا ہے بڑا تعجب ہے کہ اونکے فرزندون کے ساتھ جہاد کیا جاتا ہے۔
۲ کیا امید کرتی ہے وہ امت جسنے حسینؑ کو قتل کیا۔ کہ آیا روز جزا اونکے نانا کی اونکی شفاعت ہوگی

مظلوم پہونچے تو اہالیان کوفہ جمع تھے ہوئے کہ اونکو دیکھین۔

راوی کہتاہے کہ ایک عورت کوفیہ اپنے کوٹھے سے جہانکی اور پوچھا کہ تم کون ہو کیسے قیدی ہو تو اون اسیرون نے جواب دیا کہ ہم سب قیدی آل محمدؐ ہین اوسگہڑی وہ عورت اپنے چھت سے اوتری اور اون بیچاریون کیلئے چادرین پاجامے ردائین اور مقنعون کو جمع کیئے اور رلا کر دیا اوسوقت اون اسیرون نے اوسے لیکر پہنا۔

راوی کہتاہے کہ عورتون کے ساتھہ علیؑ ابن حسینؑ بھی تھے اور بیماری سے بہت ہی وہ ضعیف و لاغر ہو رہے تھے حسن بن حسنؑ (معروف بہ حسن المثنیٰ) بہی تھے اوہنون نے اپنے چچا کی مدد و غمخواری و حمایت کی تھی زخمہاے تلوار و نیزہ بہت برداشت کیا تھا بہت ہی گہائل اور چور چور تھے اور زخمی (میدان سے) اوٹھا لائے گئے تھے۔

مصنف کتاب المصابیح سے روایت ہے کہ حسن مثنیٰ ابن حسنؑ نے اپنے چچا کے روبرو اوس دن (اونکی حمایت مین) سترہ ۱۷ آدمیونکو قتل کیا تہا اور اٹھارہ زخم اونکے لگے تھے اسوجہ سے وہ بے ہوش ہوگئے تھے تب اونکو اونکے ماموں اسماء ابن خارجہ نے (میدان سے) اوٹھا لیا تہا اور کوفہ مین اونکو لیجا کر اونکا علاج (مرہم پٹی) کیا آخر وہ اچھے ہوگئے اور اونکو مدینہ پہونچا دیا۔

اون اسیرون کے ساتھہ زید و عمر فرزندان امام حسینؑ بھی تھے پس اس حال پر اہل کوفہ روتے تھے نالہ و فغان کرتے تھے اوسوقت علیؑ ابن حسینؑ نے فرمایا کہ آیا تم ہمارے لئے روتے چلاتے شور و فغان کرتے ہو (تو بتاؤ) کہ وہ کون ہے جس نے ہمکو قتل و غارت کیا ہے۔

بشیر ابن حزیم اسدی سے روایت ہے کہ مینے اوس دن حضرت زینب بنت

علی کو دیکھا میں نے ایسی حیادار عورت اور گویا کبھی نہین دیکھی تھی وہ باتین کر رہے تھین تو گویا علی امیر المومنین باتین کر رہے تھے اوسگھڑی حضرت زینب نے اشارہ سے اون لوگون کو چپ کرایا تو وہ سب چپ چاپ ہو گئے اور گھنٹے بجنے سے رک گئے تب حضرت زینب نے خطبہ پڑہنا شروع کیا وہ یہ ہے۔

بہترین حمد و ثنا خدائے قادر کیلئے ہے اور بہتر سے بہتر درود و سلام محمد رسول اللہ اور اونکی آل پاک و بزرگ پر ہے اسکے بعد فرمایا آگاہ ہوا اے اہل کوفہ اے اہل غدر و مکر اب تم روتے ہو تمہارے آنسو نہ تھمین تمہارا رونا چلانا نہ بند ہو تمہاری مثال اوس عورت کی سی ہے کہ جسنے اپنا سوت کاتکر پھر اوسکے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے ہون تم اپنے عہدون مین ایک حیلہ بناتے ہو آگاہ ہو کہ تم مین نہین ہین مگر ایسے لوگ کہ جو بیہودہ اور رذیل ہین تم مین ایسے سینے ہین کہ جن مین کینے بھرے ہوئے ہین وہ لونڈیون کی طرح خوشامدی ہین دشمنون کے مثل کینہ ور ہین تم کمینہ پن مین اوس سبزی کی صورت ہو کہ جو نجاست پر اوگے تم اوس قبر کی صورت بیفائدہ و بے حاصل ہو کہ جو چاندی سے آراستہ کی گئی ہو تمہاری نفسون نے برے اعمال پیش کئے کہ جسکی وجہ سے تم قہر و غضب و عذاب الہی اور جہنم مین داخل ہونیکے مستحق ہوئے ہو ہان اب روتے چلاتے ہو بخدا اے تو انا تم بہت رو و اور کم ہنسو گے کہ عار و ننگ و بیشرمی و عیب امت تمنے حاصل کئے ہین وہ تمسے ہرگز ہرگز جدا نہین ہو سکتے پس تم کیونکر نجات پا سکتے ہو اور کیونکر بچ سکتے ہو کہتم سلالہ خاتم الانبیا سردار جوانان بہشت ملجا و ماوی نکوکاران و جائے پناہ اہل مصیبت و ستون حجت خدا اور اپنے راہ نما کو قتل کر ڈالا ہے برا ذخیرہ لیچلے ہو تم رحمت حق سے دور ہو اصل تو یہہ ہے کہ تمہاری کوشش بیجا اور سعی بے فائدہ ہوئی اعما

تمہارے بُرے ہوئے تمنے اپنی جانون کو ہلاک کیا تمہارے کمال مین نقصان آیا تمہاری
کمائی مین ٹوٹا ہوا تم مبتلائے ذلت وخواری ودور وقہر وغضب الٰہی ہوے اے اہل کوفہ
تمپر واے ہو کہ کیسا تمنے پیمبر خدا کا جگر کاٹا ہے کیسی اپنی عداوت جناب رسالتمآب سے
تمنے ظاہر کی ہے عجب طرح کا خون تمنے بہایا ہی اور حرمت وآبرو ضایع کی ہے اونکے
کیسے پیارے فرزند کو قتل کیا ہے واقعی تمنے بڑے امر عظیم کا ارتکاب کیا عجب نہین کہ
آسمان پھٹکر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاوے اور زمین پھٹ جاوے اور پہار پاش پاش ہو جاوین
بروایت دیگر یہہ فرمایا تمنے ایک بڑی آفت اور حادثہ اعظم برپا کیا کہ اوس سے فضاے
آسمان وزمین تنگ ہو گئی اس امر سے تعجب کرتے ہو کہ آسمان خون رویا آگاہ ہو کہ عذاب
آخرت زیادہ رسوا کرنیوالا ہے اور اوس دن کوئی معین ومددگار نہین ہوگا اس مہلت
چند روزہ پر تمہیں تکبر ومغرور نہو ہان البتہ بدلا لیا جاویگا اور یہ خون پایمال اور ضایع
نہو گا عذاب خدا تمہارے سر و پر ہے۔

راوی کہتا ہے کہ مینے دیکھا کہ سب لوگ اوس دن حیران وبہوچکے ہو گئے اپنے
ہاتہون کو منہ پر رکھے ہوئے روتے تھے مینے بوڑھے آدمی کو دیکھا کہ جو میرے برابر کھڑا
تھا اور الیسا رو رہا تھا کہ اوسکی داڑھی آنسوؤن سے تر ہو گئی تھی وہ کہتا تھا کہ میرے
مان باپ تمپر فدا ہون تمہارے بزرگ بہترین بزرگان ہین جوان تمہارے بہترین جوانان
ہین عورتین تمہاری بہترین عورات اور نسل تمہاری بہترین نسل ہے کبھی تمہاری
نسل رسوا اور خفیف نہو گی نہ ذلیل ہو گی،

زید ابن موسیٰ کاظمؑ فرماتے ہین کہ مجھسے میرے باپنے اور اونسے میرے دادانے روایت
کی ہے کہ کربلا سے لوٹ کر کے جناب فاطمہؑ صغرانے یہ خطبہ پڑھا،

خداے توانا کیلئے بیحد و پایان شکر ہے اور اسقدر سپاس ہے کہ جس قدر زمین و عرش
کے درمیان چیزین ہین خدا کا شکر ادا کرتی ہون اور اوسپر توکل اور بھروسہ یقین
و اعتقاد رکھتی ہون اوسکی وحدانیت اور جناب رسول خدا کی رسالت پر گواہی
دیتی ہون اور اس بات کی گواہی دیتی ہون کہ اونکی اولاد امجاد کو اشقیائے
امت نے ناحق قتل کر ڈالا فرات کے کنارے، حالانکہ وہ کسی سے بغض و عداوت
نہین رکھتے تھے نہ کسی کا خون بہایا تھا خدا سے پناہ مانگتی ہون اس بات سے کہ اے
خدا تجھپر بہتان کرون اور اوس امر کے خلاف جو تونے عہد و پیمان علیؑ ابن ابیطالب
وصی رسولخدا کیلئے لیا ہے وہ علیؑ کہ جسکا حق چھین لیا گیا اور بے جرم و گناہ اوسکو
تیرے گھر مین مسلمانون کے سامنے قتل کیا جیسا کہ کل اونکے فرزند کو قتل کیا تونے اوس
جناب کو وقت حیات سے وقت ممات تک پابند اپنی مرضیون کا رکھا حتی کہ اونکی
نفس نفیس و ذات اقدس کو مع مناقب حمیدہ و خصائل پسندیدہ تونے اوٹھا لیا
اور کسی بات مین گرفت و ملامت کا موقع اونپر نہوا کم سنی مین اونکو ہدایت کی اور
جوانی مین پاک و صاف فضیلتین اور عزتین دین وہ ہمیشہ خیر خواہی امت مین اور
تیرے اور تیرے پیغمبر برحق کے امور مین سعی اور کوشش کرتے رہے اور آخرت کی
طرف رغبت اور دنیا سے نفرت رکھتے تھے اور تیری راہ مین جہاد کیا کئے اور تونے
اونکو تمام خلائق سے برگزیدہ کیا اور فوقیت دی وہ راہ راست کیطرف رہنمائی کرتے
رہے اور ہدایت فرماتے رہے اسی حالت مین جہان فانی سے دار باقی کیطرف کوچ کیا اے
اے اہل کوفہ اے اصحاب مکر و حیلہ آگاہ ہو کہ ہم اہلبیت کو تمہارے ہاتھ مین مبتلا کیا اور
تمہارا امتحان ہم سے کیا ہماری بلا کو اچھا جانا اور ہمکو اپنے علم و حکمت عطا کی پس (جا

ہم خزانہ علم وفہم اور صندوق حکم الٰہی اور حجت خداہین روے زمین پر او سے اپنی کرامت سے ہمکو معزز کیا اور بوجہ اپنے رسول کے تمام خلق پر ہمکو عزت وشرافت بخشی تمنے اپنے پیمبر کی تکذیب کی اونکو جہٹلایا ہمارے خون ومال کو جائز وحلال جانا گویا ہم اولاد ترک وکابل تھے کل ہمارے جد کو قتل کیا اور آج تلوارین تمہاری ہمارے خون سے آلودہ ہین یہہ سب تمہاری پورانی عداوت وکینہ کیوجہ سے ہے کہ تم ہمارے قتل سے خوش وخرم ہو خدا کے ساتھہ مکروفریب کرتے ہو حالانکہ وہ مکر کا باطل کرنیوالا ہے ایے تم ہمارے قتل وغارت سے خوش نہو کیونکہ یہ وہ مصیبتین اور بلائین ہین کہ جو قبل از وقوع واقعہ خدانے کتاب مین لکھی ہین خداے پاک کے نزدیک یہہ سہل وآسان ہے جو چیز جاتی رہے اوسپر رنجیدہ نہون جو جاہ ملی اوسپر خوش نہون خداے پاک کسی مغرور متکبر کو دوست نہین رکھتا خدا تمکو ہلاک کرے تم عذاب ولعنت خدا کے منتظر رہو گویا تمہارے اوپر غضب خدا اور عذاب شدید آسمان سے نازل ہوا ہے تمکو کردار زشت کی پاداش نے ہلاک کردیا ہے بعض کو تم مین سے بعضون کی عذاب مین گرفتار کردیا ہے تمہارے لیے ہمیشہ عذاب وسزا ہے ظالمون پر خدا کی لعنت ہو برا ہو تمہارا برا کیا کچہہ جانتے کہ کن ہاتہون سے تمنے ہمکو نیزے مارے اور تم مین سے کون لوگ ہمارے قتل پر مستعد ہوے اور کن قدمونسے ہمارے لڑائی کو آئے تمہارے دل نہایت ہی سخت وغلیظ ہین تمہارے دلونپر مہر کیہوئی ہے شیطان نے برے کامونکو تمہاری نظرون مین رونق دی ہے تمہارے لیے ایسا سامان مہیا کردیا ہے کہ تمہاری آنکہونپر پردے ڈالدیے ہین کہ راہ راست پر نہین آتے ہو اے اہل کوفہ تم بھی رسولخدا سے کیسی عداوت رکھتے ہو کہ اونکے بھائی علی ابن ابیطالب اور اونکی اولاد سے کہ ذریت رسول ہین تمنے اوسکا بدلا

لیا چنانچہ تم مین سے ایک شقی فخریہ یہ کہتا ہے کہ

نحن قتلنا علیاً وبنی علی * بسیوف ھندیہ ورماح * وسبینا نساؤھم

بسی ترک * وبطحناھم فای نطاح * ہم نے علی اور اولاد علی کو نیزہ اور شمشیر ہندی سے

قتل کیا اور اونکی حرم کو مثل اسیران ترک کے قید کیا اور کیسی کیسی لڑائیان کین پس اے کہنے

والے تیرے منہ مین خاک ہو ایسے بزرگون کے قتل پر تو فخر کرتا ہے کہ جنکو خدائے پاک نے

رجس و ناپاکی سے پاک صاف کیا ہے چپ ہو جسطرح تیرا باپ چپ رہا ہر شخص کے لئے اوسکے

افعال کے مطابق اور جو اوس نے محبح کیا ہے جزا و سزا ہے تم نے ہمارے فضائل و مناقب

پر حسد کیا تف ہے تمپر کہ جو فضیلت خدائے ہمکو دی ہے اوسکو نہین جانتے ہو بہ قول

شاعر + فماذنبنا ان جاش دھرا بحورنا + وبحرک ساج یوادی الدعامصا

ہمارا کیا قصور ہے کہ دہر نے ہمارے دریاؤنکو جوش زن کیا + اور تمہارا دریا حرکت نہین کرتا اور ایک جانور کو چھپا نہین سکتا

یہ خدا کا فضل ہے جسکو چاہتا ہے عطا کرتا ہے وہ صاحب فضل عظیم ہے جسکو خدا نے

نور نہ دیا ہو اوسکو کہان سے نور مل سکتا ہے۔

راوی کہتا ہے کہ شور و فغان و گریہ و زاری کے ساتھہ آوازین بلند ہوین اور

اون لوگون نے کہا کہ بنت طیبین تمہارے لئے بس اسیقدر کافی ہے تم نے ہمارے

دلون کو جلا دیا اور سینون کو پھکا دیا ہمارے پیٹ مین آگ لگا دی (بس کرو) تب آپ

خاموش ہو گیین۔

راوی کہتا ہے کہ اوسوقت ام کلثوم بنت علی علیہ السلام نے بھی پس پردہ سے

خطبہ پڑھا اور بہ آواز بلند رو کر کہنے لگین اے اہل کوفہ برا حال ہو تمہارا کس لئے تم نے

حسین کو قتل کیا اور اونکا مال اسباب لوٹ کر اوسکو اپنا ورثہ بنایا اونکے اہلبیت کو اسیر کیا

ہلاک ہو تم وائے ہو تمپر رحمت خدا تم سے دور رہے آیا جانتے ہو تم کس بلا مین گرفتار ہوئے کیسے کیسے خون تم نے بہائے کیسے کیسے بچون کو برہنہ کیا کیسے کیسے مال لوٹ لئے تم نے ایسے شخص کو مارا ہے کہ بعد پیغمبر خدا کے تمام عالم سے اشرف و افضل تہا تمہارے دلون سے رحم جاتا رہا بہر صورت مردان خدا رستگارین اور پیروان شیطان زیان کارین پہر آپ نے یہ اشعار پڑہے۔

قتلتم اخی ظلماً فویل لامکم
عذاب ہو تمپر کہ تم نے میرے بہائی کو قتل

ستجزون ناراً حرها یتوقد
تمہارے لئے جہنم کی بہرکتی ہوئی آگ سزا ہوگی

سفکتم دماءً حرم الله سفکها
تم نے وہ خون بہایا کہ جسکے بہانے کو خدا نے منع کیا

وحرمها القرآن ثم محمد
اور قران و محمد نے اوسکو حرام کیا ہے

الا فابشروا بالنار انکم غدا
آگاہ ہو کل تمہارے دوزخ کی آگ ہے قیامت کو

لفی سقر حقا یقینا تخلدوا
یقینی تم جہنم مین ہمیشہ رہو گے

وانی لابکی فی حیاتی علی اخی
اور مین یقیناً اپنی عمر بہر بہائی کو رویا کرونگی

علی خیر من بعد النبی سیولد
ایسا بہائی جو بعد سب سے بہتر پیدا ہوا

بدمع غزیر مستهل مکفکف
خون دل اور سر اشک خونی بہاؤن گی

علی الخد منی ذائبا لیس یجمد
اور اس غم جاودانی مین رد یا کرونگی

راوی کہتا ہے کہ تمام حاضرین اس کلام حزن انجام سے گریہ وزاری و شور و نالہ کرنے لگے تمام عورتون نے بال کہول دئے خاک سر پر ڈالی چہرے ناخون سے چہیلے طمانچے گالون پر مارے اور مردون نے اپنی داڑہی نوچ ڈالین روتے چلاتے تھے۔

راوی کہتا ہے کہ اوس روز سے زیادہ رونیوالیان اور رونے والے مین نے نہین دیکھے اسکے بعد حضرت امام زین العابدینؑ نے اون سب کو خاموش کیا جب سب چپ ہوئے تو آپ کہڑے ہوئے بعد حمد و ثنائے الٰہی و نعت حضرت رسالت پناہی فرمایا کہ جو کوئی مجھکو جانتا ہے وہ جانتا ہے اور جو نہین پہچانتا ہے وہ اب جان پہچان لے مین علی ابن حسینؑ ہون اوسکا فرزند ہون کہ جو راہ خدا مین بے جرم و خطا کنارے فرات کے ذبح کیا گیا مین اوسکا فرزند

ہون کہ جسکی عزت وحرمت ضایع کی گئی اوسکے اہل حرم کو اور چھوٹے بچون تک کو قید کرلیا ہے
مین اوسکا فرزند ہون کہ جسکا مال واسباب لوٹ لیا مین اوسکا فرزند ہون کہ جو صابر شاکر
شہید ہوا اور اسکا فخر میرے لئے کافی ہے اے لوگو مین تمکو قسم دیتا ہون خداے خالق کی
ایا تم جانتے ہو کہ جو کچھ تم نے مکر کیا میرے پدر عالی قدر کو خطوط لکھے عہد وپیمان کئے اور آخر کو
قتل کر ڈالا اونکی مدد ونصرت نکی کس قدر برے اعمال نے اپنے لئے جمع کئے تم نے بری راے
اختیار کی کن آنکھون سے رسولخدا کو تم دیکھوگے جسوقت وہ حضرت فرماوینگے کہ تم نے میری
اولاد کو قتل کیا میری ہتک حرمت کی تم میری امت سے نہین ہو پس ہر طرف سے لوگون
کی آوازین بلند ہوین سب روتے تھے اور آپسمین ایک دوسرے سے کہتے تھے
کہ ہم ہلاک ہوئے ہم نے غفلت کی پھر حضرت سجاد نے فرمایا کہ خدا کی رحمت اوسپر
ہے کہ جو نصیحت گوش دل سے سنے اور قبول کرے درباب خدا اور رسول و
درست رسول میری وصیت یاد رکھے کہ ہمکو رسولخدا کے ساتھ اقتداے نیک
ہے سبنے بالاتفاق کہا کہ یا ابن رسول اللہ ہم تمہارے عہد کے نگہبان ہین جو چاہو
حکم کرو ہم انکار نہین کرتے تمہارے دشمن کے دشمن اور دوست کے دوست ہین
یزید سے اسکا مواخذہ کرینگے اون ظالمون سے بیزار وناخوش ہین جنہون نے
آپ پر ظلم کیا حضرت نے فرمایا کہ ہیہات ہیہات اے گروہ غدار ومکار تم اپنے
نفس کے ہوا وہوس مین پھنسا چاہتے ہو کہ میرے ساتھ بھی وہی سلوک کرو جو کل
میرے باپ کے ساتھ کیا ہے بخدا ابھی زخم نہین بھرا ہے اور حرارت نہین گئی ہے
ارے کل کی بات ہے کہ میرے باپ کو مع اقرباے باوقار کے قتل کیا ہے مجھے میرے
جد وپدر کی موت نہین بھولی ہے تلخی وگرمی غم وغصہ کی میرے گلے مین ابھی باقی

ہے اب میری خواہش تم سے صرف یہہ ہے کہ تم ہمکو نفع و ضرر کچہہ نہ پہونچاؤ۔

لا غرو اقتل الحسین فشیخہ
تعجب نہیں اگر حسین قتل ہوے

فلا تفرحوا یا اہل کوفات بالذی
اے اہل کوفہ اس بات پر تم فخر نکرو نہ خوش ہو

قتیل بسط النہر روحی فداہ
وہ تو مارے گئے نہر فرات پر اونپر میری جان قربان ہو

قد کان خیرا من حسین واکرما
کیونکہ اسکے بزرگان دین جو حسین سے اچہے تہے قتل ہوے

اصیب حسین کان ذالک اعظما
کہ تم نے حسین کو بہت بڑی مصیبت پہونچائی

جزاء الذی ارداہ نار جہنما
اور جس نے اونکو قتل کیا اوسکو دوزخ کی آگ ہے

پہر فرمایا کہ ہم راضی ہین خدا کی رضا پر ہم تم سے آج فائدہ و نقصان کچہہ نہین چاہتے ہین

راوی کہتا ہے پہر ابن زیاد اپنے قصر مین بیٹہا اور لوگون اذن عام دیا پہر سر امام حسین کا لاکر اوسکے روبرو رکہا حرم محترم اور اطفال حاضر کیے گئے جناب زینب اس طور سے وہان بیٹہین کہ اونکو کوئی نہ پہچانے مگر اوس شقی نے پوچہا کہ یہ کون ہے لوگون نے کہا کہ یہ زینب بنت علی ہے تب وہ مرتد حضرت سے مخاطب ہوکر کہنے لگا شکر اوسکا کہ اوس نے تمہین ذلیل کیا اور تمہارے دعوے کو جہوٹلایا جناب زینب نے جواب دیا کہ فاسق ذلیل ہوتا ہے اور فاجر جہوٹا ہوتا ہے۔ اور وہ ہم نہین ہین (یعنی ہمارا مخالف ہے) ابن زیاد نے کہا کہ دیکہا تم نے خدا نے تمہارے بہائی اور عزیزون کے ساتہہ کیسا سلوک کیا حضرت زینب نے فرمایا کہ جو کچہہ مین نے دیکہا وامر جمیل ہے یہ لوگ وہ تہے کہ جنکے لئے خدا ے یکتا نے درجات اعلاے شہادت مقرر کیا تہا پس وہ اپنے مشہدون مین پہونچے قریب کہ خداے پاک تجکو اور اونکو روبکاری دبار پرس کے لئے کہڑا کریگا اوسوقت حجت اور دعوے تیرے ساتہہ ہوگا اے پسر مرجانہ تیری مان تیرے ماتم مین بیٹہے دیکہنا کہ اوس دن کسکو فتحیابی اور کامیابی ہوگی۔

راوی کہتا ہے کہ وہ مردود مارے غصّہ کے آگ ہو گیا اور جناب زینب کے قتل کا ارادہ کیا اوسوقت عمر ابن حریث نے کہا کہ یہ عورت ہے عورت کی بات خیال اور مواخذہ نکرنا چاہئے پھر ابن زیاد نے کہا کہ خدا نے پاک نے حسین اور تیرے عزیزان نافرمان و شریر سے مجکو نجات دی حضرت زینب نے جواب دیا کہ میری جان کی قسم تو نے ہمارے بزرگون کو قتل کیا بنیاد ہماری کھود ڈالی شاخین ہماری کاٹ ڈالین پس اگر اسی مین تجکو شفا رنجات ہے تو تو نے نجات پائی ابن زیاد نے کہا کہ عورت بڑی زبان اور قافیہ باز ہے قسم میری جان کی تیرا باپ بہی بڑا شاعر اور قافیہ باز تہا حضرت زینب نے جواب دیا کہ عورت کو زبان آوری اور انشا پردازی سے کیا تعلق ہے۔

پہر ابن زیاد حضرت سجاد کیطرف متوجہ ہوا اور پوچہا کہ یہ کون ہے لوگون نے کہا کہ یہ علی ابن الحسن ہے ابن زیاد نے کہا کہ علی ابن حسین کو خدا نے قتل نہین کیا حضرت سجاد نے فرمایا کہ میرے ایک بہائی کا نام بہی علی تہا اوسکو تیرے لشکریون نے قتل کیا ابن زیاد نے کہ اوسکو خدا نے قتل کیا اوسوقت حضرت سجاد نے یہ آیت پڑہی علی اللہ یتوفی الانفس حین موتھا والتی لم تمت فی منامھا (ترجمہ) خدا موت دیتا ہے جانون کو بوقت اونکے موت کے اور جو نہین مرے اونکو خواب مین اپنے پاس رکہتا ہے ابن زیاد نے کہا کہ یہ میری بات کے جواب دینے مین جرات کرتا ہے یہ کہکر حکم دیا کہ اسکو لیجا کر قتل کرو حضرت زینب نے جب یہ سنا تو فرمایا کہ اے ابن زیاد تو نے ہمارے مردونکو قتل کیا یہانتک کہ کسیکو باقی نرکہا اگر اسکے قتل قصد ہے تو مجکو بہی قتل کر حضرت سجاد نے فرمایا کہ اے پہوپہی خاموش رہو کہ مین

اس سے ایک بات کہون پہر حضرت سجاد نے فرمایا کہ اے ابن زیاد تو مجکو قتل سے ڈراتا ہے ارے شہید ہونا ہماری عادت اور ہماری فضیلت ہے شہادت سے ہماری بزرگی ہے اوسوقت ابن زیاد نے کہا کہ جو مکان مسجد اعظم کے پہلو مین ہے اوس مین ان سب کو لیجا کر قید کرو اوسوقت حضرت زینب نے کہا کہ ہمارے پاس زنان عرب سے کوئی نہ آوے ہان مگر لونڈیان باندیان آوین کیونکہ وہ بہی اسیر مین اور ہم بہی اسیر ہین ۔

پھر ابن زیاد نے حکم دیا کہ سر اطہر امام حسین گلیون مین راہون مین پہرایا جاوے اور ایسا ہی کیا گیا مجھے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس مقام پر وہ چند لکھون کہ جسکو بعض صاحب عقل نے درباب شہید آل رسول بطرز مرثیہ لکھے ہین

راس ابن بنت محمد و وصیه
سر فرزند دختر محمد مصطفےٰ اور اوسکے وصی کا

للناظرین علی قناۃ یرفع
تماشائیون کیواسطے نوک نیزہ پر بلند کیا گیا

والمسلمون بمنظر و یسمع
اور مسلمان دیکھہ اور سن رہے ہین

لا منکر منہم و لا متفجع
نہ اونسے انکار والا ہے نہ اونپر رونیوالا ہے

کحلت بمنظرک العیون عمایه
اندہی ہون وہ آنکہین جو تجکو اس حال مین دیکہتی ہین

واصم رزؤک کل اذن تسمع
اور بہرے ہون وہ کان جو اوسکو سنین

ایقظت اجفانا وکنت لها کری
جن آنکھون کے لیے تو آرام تہا اونکو تو نے جگا دیا

وانمت عینا لم تکن بک تہجع
اور اون آنکھون تو نے سلا دیا جو تیری حمایت نہ سوتی تہین

ما روضة الا تمنت انها
کوئی باغ نہین ہے کہ جسکو تیری خوابگاہ کی آرزو ہو

لک حفرة ولخط قبرک مضجع
اور تیرے قبر اور لحد کی تمنا نہو ے

روایت ہے کہ ابن زیاد منبر پر گیا بعد حمد و ثنائے خدا درمیان
کلام کہنے لگا شکر خدا کا اوس نے حق کو ظاہر کیا امیر المومنین یزید اور اوسکے
پیرونکی مدد کی کذّاب ابن کذّاب کو قتل کیا یہانتک وہ لعین کہنے پایا تھا کہ
ایک مرد عبداللہ عفیف ازدی جو جناب امیر المومنین علی ابن ابیطالب کے سچے
دوست اور خالص اصحاب سے تھے وہ ہمیشہ مسجد جامع مین مشغول نماز و عبادت
رہا کرتے تھے بڑے متّقی و پرہیزگار تھے اتنا سنکر اوٹھ کھڑے ہوئے اور کہا
کہ اے مرجانہ کذّاب ابن کذّاب تو ہے اور وہ اوسکا باپ معاویہ کذّاب ہے
جس نے تجھے حاکم کیا ہے اے دشمن خدا پیغمبر زادونکو قتل کرتا ہے اور منبر مومنین
پر ایسے کلمات بیہودہ اور بے ادبانہ بکتا ہے یہ سنکر ابن زیاد غصہ سے آگ
ہوگیا پوچھا یہ کون ہے عبداللہ عفیف نے کہا کہ مین ہون اے دشمن خدا ے
جس عترت پاک کو خدا نے پاک و طاہر کیا ہے اوسکو تونے قتل کیا اور پھر
اپنے کو مسلمان کہتا ہے فریاد فریاد آج اولاد مہاجرین وانصار کہان ہین کہ تیرے
اوس غدّار و باغی سے جسکو سرور کائنات نے ملعون ابن ملعون کیا ہے بدلا لین

راوی کہتا ہے کہ وہ ملعون مارے غصہ کے آگ ہوگیا اوسکے گردن
کی رگین پھول گیئن غصّہ سے کہا کہ اسکو میرے پاس لاو سیاول (چوبدار) ہر طرف
سے دوڑے اوسوقت شرفائے قبیلہ ازد جو عبداللہ کے بنی اعمام تھے اوٹھ
کھڑے ہوئے عبداللہ عفیف کو اونکے ہاتھون سے چھوڑا لیا در مسجد سے باہر
کر دیا اور گھر تک بھی پہونچا دیا پھر ابن زیاد نے سرہنگون کو حکم دیا کہ جاؤ اوس
اندھے کو پکڑ لاؤ خدا اوسکے دل کو مثل انکھہ کے اندھا کرے یہ خبر اونکی قوم کو پہونچی

وہ سب جمع ہوئے یمن کے قبیلہ نے بھی ساتھ دیا ابن زیاد کو جب یہہ معلوم ہوا تو اوس لعین نے قبیلہ مضر کو ہمرکاب محمد ابن اشعث اوسطرف بہیجا اور اون سب کے قتل کا حکم دیا۔

راوی کہتا ہے کہ بڑے گھمسان کی لڑائی ہوئی یہانتک کہ ایک گروہ عرب کا قتل ہوگیا ابن زیاد کے لوگ عبداللہ عفیف کے لوگون سے مل گئے اور گھر تک پہونچکر دروازہ توڑ ڈالا اونکو گھیر لیا عبداللہ عفیف کی لڑکی چلائی کہ بابا جان کا تمکو خوف تہا وہان کے لوگ آگئے اونہون نے کہا کہ مت خوف کر تلوار میری مجکو دے جب تلوار ہاتہہ مین آئی تو اون ظالمون کو اپنے پاس نہ آنے دیا اوسوقت یہ رجز پڑہتے تہے۔

| | |
|---|---|
| انا ابن ذی الفضل عفیف الطاہر<br>مین صاحب فضل کا بیٹا ہون عفیف اور پاک | عفیف شیخی وابن ام عامر<br>پاکدامن پرہیزگار بزرگ میرا ہے اور ابن عامر ہے |
| کم دارع من قومکم وحاسر | وبطل جدلته مغادر |

روایت ہے کہ اونکی بیٹی کہتی تھی کہ بابا کاش مین مرد ہوتی اور تمہارے روبرو ان ظالمون لعینون اور عترت پاک کے قاتلون سے لڑتی۔

روایت ہے کہ وہ اشقیاے ظالم اونکے گرد پہرتے تہے مگر اونپر قابو نہین پاتے تھے جس طرف سے وہ لوگ اونپر حملہ کرتے تھے اونکی بیٹی اونکو بتلاتی تہی کہ بابا اس جانب سے آتے ہین اوس سمت سے آتے ہین اسپر وہ اون لوگون کو ہٹا دیتے تہے آخر یکبارگی کثرت سے لوگ اونپر ٹوٹ پڑے اور گھیر لیا اوسوقت اونکی بیٹی چلانے لگی کہ ہاے ذلت و رسوائی ارے میرے باپ کو گھیر لیا ہے اور اونکا کوئی معین و مددگار نہین ہے مگر اس یورش مین بھی وہ چارون طرف تلوار مارتے تہے اور یہ

شعر پڑہتے تھے۔

اقسم لو یفسولی عن بصری ضاق علیکم موردی و مصدری

قسم ہے کہ اگر میری کی بصارت نجاتی اندہا نہوتا تو مین تمہارے مورد و مصدر کو تنگ کر دیتا

(یعنی تمہارے مدد کی آمد کو بند کر دیتا)

روایت ہے کہ آخر ہجوم کر کے ظالمون نے اونکو پکڑ لیا ابن زیاد کے پاس لے گئے جب اوس لعین نے اونکو دیکھا کہا کہ شکر خدا کا اوس نے تجکو رسوا کیا عبد اللہ نے کہا کہ کس سبب سے مجکو رسوا کیا بخدا اگر میرے انکہین ہوتین تو تجپر ورود و صدور (آنے جانے) کا عرصہ تنگ کر دیتا ابن زیاد نے کہا اے دشمن خدا تو عثمان ابن عفان کے بارہ مین کیا کہتا ہے عبد اللہ عفیف نے کہا کہ اے غلام بنی علاج اے پسر مرجانہ تجکو عثمان سے کیا مطلب ہے وہ برا تہا یا بہلا تہا خدا اے عادل اوس کے اور اوس کے قاتلون کے باب مین عدالت سے حکم فرمائیگا ہان مگر تو اپنے باپ کا اور اپنا اور یزید اور اوس کے باپ کا حال پوچہہ تو البتہ بتلاؤن ابن زیاد نے کہا کہ بخدا مین تجسے کچہہ نہ پوچہونگا مگر تجکو بڑی تکلیف سے موت کا مزہ چہکاونگا عبد اللہ عفیف نے کہا شکر خدائے قادر کا کہ مین اوسکی درگاہ مین قبل تیرے پیدا ہونے کے اپنی شہادت کے لئے دعا کرتا تہا آرزو تہی کہ بدترین خلق کے ہاتہہ سے قتل کیا جاؤن جب میری انکہین جاتی رہین تو ناامید ہو گیا تہا اب شکر خدا کرتا ہون کہ بعد مایوسی کے امید بر آئی جناب احدیت نے دولت شہادت عطا کی دعا میری قبول ہوئی اسپر اخر ابن زیاد نے اوس مرد صالح و متقی کے قتل کا حکم دیا اول اوس پاکباز کی گردن ماری گئی پہر ایک میدان مین اوسکو سولی دیا۔

روایت ہے کہ ابن زیاد نے خبر شہادت امام حسین اور اونکے اقربا و رفقا کی یزید کو لکہی اور عمر بن سعد ابن عاص والی مدینہ کو بہی تحریر کی جب عمر بن سعید کو یہ خبر پہونچی تو منبر پر گیا تمام لوگون کو مخاطب کرکے اونکو اس واقعہ کی خبر دی اوسوقت قوم بنی ہاشم سے شور و شین و نالہ و زاری کی آوازین بلند ہوین اونہون نے بنائے ماتم و مصیبت برپا کی زینب بنت عقیل ابن ابیطالب جناب امام حسین کے لئے نوحہ و بکا کرتے تہین اور یہ اشعار پڑہتی تہین۔

ماذا تقولون ان قال النبی لکم
کیا جواب دوگے تم جبکہ نبی تم لوگو نسے پوچہینگے
ماذا فعلتم و انتم اخر الامم
یہ کیا تم نے کیا حالانکہ تم آخر امت ہو

بعترتی و باهلی بعد مفتقدی
میری عزت اور میرے عزیز کے ساتہہ میرے بعد
منهم اساری و منهم ضرجوا بدم
بہت سے تو اونمیں قید میں اور بہت سی خونین اٹہے این

ما کان هذا جزائی اذ نصحت لکم
کیا یہی میرے لئے جزا تہی جو میںنے تمکو نصیحت کی تہی
ان تخلفونی بسوء فی ذوی رحم
کہ میرے بعد میرے عزیز دنسے تمنے بہت برائی کی

روایت ہے کہ اوسپر وزرات کو اہل مدینہ نے ہاتف کو یہ کہتے سنا ہا

ایها القاتلون جهلا حسینا
اے وہ لوک جنہون نے نادانی سی حسین کو قتل کیا
ابشروا بالعذاب و التنکیل
آگاہ ہو کہ تمہارے لئے عذاب و ستراہے

کل اهل السماء تدعوا علیکم
سب اہل آسمان اور فرشتے اور نبی اور شہید لوگ
من نبی و مالك وقتیل
تمپر لعنت اور نفرین کرتے این

قد لعنتم علی لسان داود
یقیناً حضرات داؤد و موسیٰ و عیسیٰ صاحب انجیل
و موسی و صاحب الانجیل
تم پر لعنت کرتے ہین ۱۲

روایت ہے کہ جب یزید پلید کو ابن زیاد بد نہاد کی تحریر ملی خط کے مضمون سے آگاہ ہوا جواب لکھا کہ سرہاے شہدا مع عورتون بچون اور اسباب کے ہمارے پاس روانہ کر اسپر ابن زیاد نے مخفر ابن ثعلبہ عایذی کو طلب کیا پھر سر شہدا ہاے کو مع اسیرون اور عورتون کے اوسکے سپرد کیا وہ لعین مع اہلبیت اطہار و سرہاے شہدا اور اسیرون کے شام کو روانہ ہوا اونکو مثل کفار کے قیدیون کے شہر بشہر پہراتا ہوا لیچلا۔

ابن لہیعہ وغیرہ سے روایت ہے جو بقدر ضرورت لکھی جاتی ہے راوی کہتا ہے کہ مین طواف خانہ کعبہ مین مصروف تہا ایک مرد کو مین نے دیکھا کہ وہ کہتا تہا کہ خداایا میرے گناہون کو معاف کر اگرچہ مین جانتا ہون کہ میرے گناہون کو تو نہ بخشے گا مین نے اوس سے کہا کہ اے مرد تو خدا سے ڈر ایسی ناامیدی کی بات منہ سے نہ نکال اگر تیرے گناہ مثل پانی کے بوندون اور درخت کے پتون کے ہون اور خداے غفار سے معافی چاہئے تو البتہ وہ بخشدیگا اور تو رستگار ہو کر بخشا جاویگا کیونکہ وہ رحمٰن و غفار ہے اوس نے کہا کہ میرے قریب آ مین اپنا قصہ تجہسے کہون مین اوسکے قریب گیا تو اوس نے بیان کیا کہ ہم پچاس آدمی امام حسین کا سر شام کو لئے جاتے تہے راستے مین مقام و منزل پر رات کو سر صندوق مین رکہدیتے تہے اور اوسکے گرد بیٹھکر شراب پیتے تہے اتفاقاً ایک رات سب نے شراب پی مگر مین نے نہ پی پس جب رات ہوئی اور زیادہ گزر گئی تو مین نے یکایک بجلی کی تڑپ اور بادل کی گرج سنی پھر مین نے دیکھا کہ آسمان کے دروازہ کہل گئے اور حضرت آدم و حضرت نوح و جناب ابراہیم و اسمٰعیل و اسحٰق و حضرت محمد علیہم السلام آسمان سے نیچے اترے اور اونکے جلو جبرئیل امین

و ملایک مقربین بھی تھے جبرئیل صندوق کے قریب گئے اوسکو کھولا اور حسین کا سر نکالا اوسکو اپنے سینہ سے لگایا چوما پھر اسیطور ہر ایک پیغمبر بزرگ نے عمل کیا یہ دیکھکر حضرت ختم المرسلین بہت روے تب سب پیغمبرون نے تعزیت کی اور تسلی دی اوسوقت جبرئیل امین جناب محمد مصطفےٰ سے عرض کی خداے پاک مجکو اپکی فرمانبرداری اور اطاعت کے لئے مقرر فرمایا ہے اگر حکم ہو تو زمین کو ہلادون کہ وہ ہلنے لگے اور اوسکو اولٹ دون جیساکہ قوم لوط پر اوسکو اولٹ دیا تھا حضرت رسول نے منع کیا اور فرمایا کہ اے جبرئیل امین اور یہ سب روز قیامت خدا کے حضور کہڑے ہونگے (راوی کہتا ہے کہ بعد اسکے سب نے اوسپر نماز پڑہی) پہر ایک گروہ فرشتون کا آیا اور ہمکو مارنے لگا اوسوقت مین چلایا کہ الامان الامان یارسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ دور ہو خدا تجکو نہ بخشے (صبح کو مین نے دیکھا کہ سب میرے ساتھی راکھہ کے ڈھیر ہو گئے ہین۔

(قول سید طاؤس) مین نے محمد ابن نجار شیخ المحدثین بغداد کی کتاب تذئیل مین ترجمہ (یعنی حالات) علی ابن نصر شبوکی مین دیکھا ہے کہ اوس نے اپنی سند سے اس حدیث مین یہہ اضافہ کیا ہے اور اوس کے فقرے یہ ہین "جب حسین ابن علی قتل ہوے اور اونکے سر کو اور اونکے سر کو اوٹھاکر لے چلے (ایکروز) جبکہ وہ بیٹھکر شراب پینے لگے اوسوقت وہ ایک دوسرے کے پاس سر کو لاتے تھے ناگہان ایک ہاتھ نکلا اور لوہے کے قلم سے دیوار پر یہ شعر لکھدیا۔

اترجوا امة قتلت حسینا شفاعة جده یوم الحساب

پس اون لوگون نے جب یہ سنا تو سر کو چھوڑ کر بھاگ گئے"۔

روایت ہے کہ جب وہ اشقیا مع سرہاے شہدا اور مردون عورتون کے جو اسیر تہے چلے اور شہر دمشق کے قریب پہونچے تو حضرت ام کلثوم شمر لعین کے قریب گیئن اور کہا کہ میری ایک درخواست ہے اوس نے کہا بیان کرو آپ نے کہا کہ ہمکو شہر مین ایسی راہ سے لیجا کہ جدہر تماشائی کم ہون اور حکم کہ سرہاے شہدا کو ہم سے الگ لیجلین کہ تماشائیون کے ہجوم سے ہم نہایت ہی پریشان و دل تنگ ہین کیونکہ وہ ہمکو اس حال سے دیکھتے ہین مگر بجواب سوال اوس مخدومہ کے اوس نے ازراہ کفر و عناد حکم دیا کہ سرہاے شہدا کو محملون کے بیچمین لیجلین پس اسی حالت سے ایسی راہ سے لے گئے کہ جدہر بڑا اجماو تماشائیون کا تہا یہانتک کہ دروازہ دمشق پر پہونچے جامع مسجد کے دروازہ پر جہان قیدی کہڑے کیے جاتے تہے اونکو کہڑا کیا۔

روایت ہے کہ جب سر اطہر امام حسین شام مین پہونچا تو ایک مرد جو فضلاے تابعین سے تہا اپنے رفیقون سے جدا ہو کر ایک ماہ پوشیدہ رہا پہر جب وہ نکلا تو لوگون نے چہپے رہنے کا حال اور سبب دریافت کیا اوس نے جواب دیا کیا تم نہین جانتے ہو کہ ہمپر کیا قیامت گزری اور یہہ اشعار پڑہے۔

جاؤا براسك یابن بنت محمد — مترملا بدمائه ترمیلا

اے فرزند دختر محمد مصطفے تمہارا سر لیکر آئے ہین — اپنے خون مین وہ بہرا ہوا ہے

وکانما بك یابن بنت محمد — قتلوا جهادا عامدین رسولا

اے فرزند دختر محمد مصطفے تجہکو قتل کیا — تو گویا علانیہ عمدا رسول کو قتل کیا

قتلوك عطشانا ولما یرقبوا — فی قتلك التاویل والتنزیلا

تجہکو پیاسا قتل کرتے گئے اور تیرے — قتل مین تاویل اور تنزیل کا نہ خیال کیا

| قتلوا بك التکبیر والتهليلا | ويكبّرون بان قتلك وانّما |
| --- | --- |
| تیرے ساتھ تکبیر اور تہلیل کو قتل کیا (یعنی مٹا دیا) | اور وہ غرور کرتے ہین کہ تجکو قتل کیا اور یقیناً |

روایت ہے کہ جب اسیران پاک ذریت رسول خدا در مسجد پر کھڑے تھے ایک مرد پیر اونکے قریب آیا اور کہنے لگا شکر ہے کہ تمکو خدا نے ہلاک و تباہ کیا اور شہرون کو تمہارے مردون سے پاک کیا خلیفہ وقت کو تمپر قابو دیا اوسوقت امام زین العابدین نے فرمایا۔

زین العابدینؑ۔ اے مرد پیر تو نے قرآن پڑہا ہے۔

پیر مرد۔ ہان پڑہا ہے۔

زین العابدین۔ تو اس آیت کو تو جانتا ہے قل لا اسئلکم اجرا الا المودة فی القربی۔ ترجمہ

پیر مرد۔ ہان اسکو خوب پڑہا ہے۔

زین العابدین۔ تو اب جان لے کہ قربی رسول کے ہم ہین۔ اور اے مرد پیر تو نے سورہ بنی اسرائیل مین یہ آیت پڑہی ہے وآت ذا القربی حقه

پیر مرد۔ ہان ضرور پڑہی ہے۔

زین العابدینؑ۔ اے مرد پیر وہ ذا القربی ہمین ہین۔ اے مرد پیر تو نے یہ آیت بھی پڑہی ہے واعلموا انما غنمتم من شئ فان للّٰہ خمسه وللرسول ولذی القربی۔

مرد پیر۔ ہان پڑہی ہے۔

زین العابدین۔ اے مرد پیر وہ ذی القربی ہمین ہین اے مرد پیر تو نے

یہ آیت بھی پڑھی ہے۔ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا

مرد پیر۔ ہان یہ آیت پڑھی ہے۔

زین العابدین ع۔ ایمرد پیر ہم وہی اہلبیت ہین جسکے شانمین خاص کر یہ آیت طہارت اوتری ہے پس یہ سنکر وہ مرد پیر نہایت نادم و خجل ہوا اور چپ ہوگیا جو کہا تہا اوسپر بہت ہی وہ پشیمان ہوا۔

پیر مرد۔ اے علی ابن الحسین بخدا وہ تمہین لوگ ہو۔

علی ابن الحسین۔ ہاے بخداے پاک وہ بلاشبہہ ہمین ہین۔ نانا رسو لخدا کی قسم اونکے حق کی قسم وہ لوگ ہمین ہین۔ بس یہ سنکر وہ بڑ یا رونے لگا عمامہ اپنا پہینکدیا اور آسمان کیجانب سر اوٹھا کر کہا کہ بار الہا مین تیرے حضور مین دشمنان آل محمدؐ سے خواہ وہ آدم زاد ہون یا جنات ہون تبرّا کرتا ہون اور بیزار ہون ناخوش و ناراض ہون پہر امام زین العابدین سے عرض کی کہ میری توبہ قبول ہوگی حضرت نے فرمایا کہ ہان اگر تو توبہ کرے تو خداے تو آپ توبہ قبول کریگا اور تو ہمارے ساتہہ ہے اوس نے عرض کی کہ مین نے توبہ کی یہ خبر یزید پلید کو ہوئی اوس نے حکم دیا کہ وہ قتل کردیا جاوے اوسوقت وہ بیچارہ قتل کردیا گیا۔

راوی کہتا ہے کہ اہلبیت حسین ع دربار یزید مین رسن بستہ لاے گئے جب سامنے کہڑے ہوے اوسوقت امام زین العابدین ع نے یزید سے فرمایا کہ مین تجکو خدا کی قسم دیکر پوچہتا ہون کہ تیرا کیا خیال ہے اس امر مین کہ اگر

جناب رسو لخدا اسوقت ہوتے تو ہمکو اس حال سے دیکھہ سکتے یہ سنکر یزید پلید نے حکم دیا کہ رسی
کھول دیجاوے پھر سر اطہر امام حسین علیہ السلام اوس لعین کے روبرو رکھا گیا اہلبیت حسین
اوس لعین کے پیچھے بٹھلاے گئے تاکہ سر امام حسین کا نہ دیکھین مگر امام زین العابدین کی
نگاہ سر اطہر حسین پر جا پڑی اوسکا یہہ اثر ہوا کہ اوس دن سے حضرت نے بکری کا کلا
پھر کبھی نہ کھایا مگر جبکہ زینب نے سر اطہر حسین کو اس صورت سے دیکھا گریبان اپنا پھاڑ
ڈالا اور ایسی آواز حزین اور پر درد سے یہ کہکر رونے لگین کہ لوگون کے دل جلنے لگے
پکارنے لگین واحسیناہ ہاے حسین ہاے رسو لخدا کے پیارے اے اے مکہ و منا کے
فرزند اے محمد مصطفےٰ صلعم کے بیٹے فاطمہ زہرا سیدۃ النسا کے دلبند۔

راوی کہتا ہے کہ اس مین سے تمام حضار مجلس یزید پلید کو رلا دیا اور یزید چپ
تہا اتنے مین ایک عورت ہاشمی جو یزید کے گہر مین تھی امام حسینؑ کے لئے گریہ وزاری
کرنے لگے چلا چلا کر کہتی تہی ہاے حسین ہاے میرے پیارے اے سردار اہلبیت رسول
اے فرزند رسو لخدا اے خبر لینے والے رانڈون اور یتیمون کے پرورش کرنیوالے آہ
وہ جسکو اولاد زنا نے قتل کیا۔ راوی کہتا ہے کہ جس نے اوس نوحہ کو سنا رونے لگا
اوسوقت یزید پلید نے ایک چھڑی خیزران کی منگوائی اور لیکر اوسکو دندان امام حسین پر
لگاتا تہا ابو برزہ سلیمی نے یہ حال دیکھکر آگے بڑہ کر کہا کہ واے ہو تجہپر اے یزید ارے دندان
امام حسین پر چھڑی لگاتا ہے مین گواہی دیتا ہون کہ یقینی مین نے دیکھا ہے کہ لبہاے حسین
کو رسو لخدا چوسا کرتے تھے اور اونکے بہائی حسن کے لبون کو چوستے تہے اور یہ فرماتے تہے کہ تم
دونون سرداران جوانان بہشت ہو خدا تمہارے قاتل کو قتل کرے اوسپر لعنت اور دوزخ
اوسکے لئے ہے اور وہ بُری جگہہ ہے راوی کہتا ہے کہ یزید اسبات پر آگ ہو گیا اور ابو برزہ

کو ذلت سے نکلوا دیا۔ روایت ہے کہ یزید یہہ اشعار ابن زبعری پڑہتا تہا۔

لیت اشاخی ببدر شہدوا ؎
کاش وہ بزرگ میرے جو بدر مین تہے ہوتے تو

جزع الخزرج من وقع الاسل
دیکہتے فریاد کو خزرج کے تیرون کے پڑنے سے

فاھلوا واستہلوا فرحا ؎
مارے خوشی کے باچہین اونکی کہل جاتین

ثم قالوا یا یزید لا تشل ؎
اور کہتے کہ اے یزید تیرا ہاتہ شل ہنو

قد قتلنا القوم من ساداتہم ؎
یقیناً ہم نے اونکے سرداران قوم کو قتل کیا

وعدلنا لا ببدر فاعتدل
اور بدلیا بدر کا وہ بدلا برابر اوترا

لعبت ہاشم بالملک فلا
ہاشم نے ملک کو کہیل سمجہا اوسکے ساتہ کہیل کیا

خبر جاء ولا وحی نزل
نہ تو کوئی خبر آئی اور نہ وحی اوتری

لست من خندف ان لم انتقم
مین خندف کا نہین ہون اگر بدلا نہ لون

من بنی احمد ما کان فعل
اولاد احمد سے اوسکا جو محمد نے کیا

روایت ہے کہ زینب بنت علی کہڑی ہوئین اور (فرمایا) کہا شکر خدا کا جو مخلوقات عالم کا پالنیوالا ہے اور جناب محمد مصطفے رسولخدا اور اونکے آل پر درود ہووے کیسا خداے پاک کا یہہ ارشاد سچ ہے۔ ثم کان عاقبۃ الذین اساوا السوی ان کذبوا بایات اللہ وکانوا بہا یستہزؤن

اے یزید تیرا گمان ہے کہ تو نے وسعت زمین اور کنارہاے آسمان کو ہمپر تنگ کیا مثل لونڈیون کے ہمکو پہرایا خدا کے نزدیک ہم ذلیل ہوے اور تو عزیز ہوا ہے پس یہ بڑا خطرہ تیرا اوسکے نزدیک ہے اسپر گہمنڈ نکر اور خوش ہنو کہ دنیا تیرے لئے درست ہوگئی سب امور تیرے واسطے ٹہیک ہوگئے اور ملک وسلطنت تیرا بہی ہوگیا ارے تامل وصبر کر کیا تو ارشاد خدا بہول گیا ولا تحسبن الذین کفروا انما نملی لہم خیر لانفسہم انما نملی لہم لیزدادوا اثما ولہم عذاب مہین ؎

۱ اور وہ لوگ یہ سمجہین جنہون نے کفر کیا کہ اونکی جان کے لئے اچہا ہوا بلکہ اوسکا کفر اور گناہ اور بڑہ گیا اور اونکے لئے بڑا عذاب ہے۔

[illegible]

اے ابن طلقا یہی انصاف ہے کہ اپنے بی بیون اور لونڈیون کو پردہ مین بٹھلایا ہے اور رسولخدا
کی لڑکیون کو قید کرکے پھراتا ہے اونکی ہتک عزت کی اونکے چہرے کھولدئے اونکو دشمن شہر بشہر
لئے پھرے ہر ایک ادنی و اعلی تماشائیون کی نظر اونپر پڑی اونکے چہرون کو دور و نزدیک والون
اور شریف و رذیل نے دیکھا اونکے ساتھہ کوئی اونکی حمایت کرنیوالون مین سے نہ تہا اونکے
مردون مین سے کوئی اونکا ولی نہ تہا اور اون لوگون سے کیا امید ہوسکتی ہے کہ جنہون نے اون
پاکبازون کا جگر کہایا ہو جنکا گوشت خون شہدا سے پلا ہو بڑہا ہو وہ ہمارے دشمنی مین کب کمی
کریگا جو کہ ہمکو بے عزتی و ذلت وعداوت وحسد کی نظر سے دیکھتا ہے پس وہ بلا کسی رنج وملال
کے کہتا ہے کہ خوش ہو شاد ہو اور اوسکے بڑے کہتے ہین کہ اے یزید تیرا ہاتھہ شل نہو کہ ابا عبد اللہ
الحسین کے دانتون پر چہڑی لگاتا ہے جو سردار جوانان بہشت ہے یہ برا فعل تیرے روبرو ہوتا ہے
اور کیونکر ایسا نہوا اور کیون تو ایسا نہ کہے کہ تو نے سبھون کو زخمی کیا ہماری جڑ کاٹ ڈالی اولاد
اور رسالت آل عبد المطلب کا خون بہایا تو اپنے بزرگون کو بلاتا ہے اور گمان کرتا ہے کہ وہ
سنکر آوینگے ارے عنقریب تو بھی وہین جاویگا جہان وہ ہین اوسوقت تو آرزو کریگا کہ کاش
مین لنجہ ہوتا گونگا ہوتا جو کچھ مین نے کیا نکرتا اور جو کچھ کہا نہ کہتا پھر یون کہا اے خدا ئے توانا
تو ہماری حق کا مواخذہ کر ہمارے ستانے والے سے بدلا لے اوسپر عذاب کر جس نے ہمارا
خون بہایا اور ہمارے حامیون مددگارون کو قتل کیا بخدا (اے یزید) جو کچھ تو نے برا
کیا اپنی جان کے ساتھہ کیا اپنی ذات کے ساتھہ کیا عنقریب تو جناب رسولخدا کے دربار
مین حاضر کیا جاویگا اونکی اولاد کے خون بہانے اونکی ہتک حرمت اور اونکی ذریت کے
ذلیل و رسوا کرنیکا جواب دہ ہوگا اسطرح اونکی پریشانی کو خدا جمع کریگا اور اوسکا دادخواہ ہوگا
ارے تو اون لوگون کو جو راہ خدا مین مارے گئے ہین مرا ہوا نہ سمجہ بلکہ وہ اپنے خدا کے پاس

زندہ ہین اور روزی پاتے ہین خدا اسا حاکم اور محمد ایسا دعوے کرنیوالا جبریل ایسا معین
کافی ہے جسنے تجکو مقرر کیا ہے اور مومنین کی گردنو پر تو مسلط ہوا ہے) بہت جلد اوسکو
معلوم ہوگا کہ ظالمون کے لئے بڑا برا بدلا ہے اور یہ بہی معلوم ہوگا کہ تم مین سے کون
شخص بری جگہہ مین ہے اور بہت کمزور گروہ ہے (اے یزید) اگرچہ مجہپر مصیبتین
پڑی ہین تجہسے کہتی ہون کہ تیری قدر کو ذلیل جانتی ہون اور تیری شان وشوکت کو حقیر
سمجتی ہون اور تیری سرزنش کو دشوار جانتی ہون مگر ہان انکہین گریان اور سینے
بریان ہین آگاہ ہو کہ بڑا تعجب ہے یہ کہ شرفا و نجبا مردان خدا گروہ شیاطین کے
ہاتہہ سے قتل کئے جاوین ارے تمہارے ان ہاتہون سے خون ہمارا ٹپکتا ہے اور
(تمہارے ان ہاتہون مین ہمارا خون بہرا ہے) تمہارے منہہ مین ہمارا گوشت لگا ہوا ہے
اون پاک بدنون اور طاہر جسمون سے گرگ پلتے ہین (اے یزید) اگرچہ تونے
اب ہمکو مال غنیمت جانا ہے مگر واقعی بہت ہی جلد اسکا وبال ونقصان پاویگا جب
کوئی چیز سواے اعمال کے نہوگی (شنلے) خداے توانا بندون پر ظلم نہین کرتا ہے
خدا ہی سے میری شکایت ہے اور اوسپر بہروسہ ہے تو مکر کر جو مکر کرسکے اور کوشش
کر جو کوشش کرسکے اور کر جو کچہہ کرسکے بخدا تو ہمارے ذکر کو تو نہین مٹا سکتا ہے ہمارے
شرع کو ضایع نہین کرسکتا ہے ہمارے درازی مدت کو تو نہین پاسکتا ہے اس ننگ
وعار کو اپنے تو دور نہین کرسکتا تیری راے سواے مکر کے اور کچہہ نہین ہے تیری مدت
بہت تہوڑی ہے (اوس روز جمعیت تیری پریشان ہوگی جسروز کہ منادی ندا کریگا
کہ آگاہ ہو عذاب خدا کا ظالمون پر ہے پس شکر اوس خدا کا جسنے نیکی اور بخشش سے
ہمارے اول کا خاتمہ کیا اور ہمارے آخر کار شہادت و رحمت سے انجام ہوا ہم خدا سے

خواستگار ہین کہ اونکے واسطے ثواب پورا کرے اور زیادہ سے زیادہ دیوے اور خلافت ہمارے لئے بہتر و نیک کرے حقیقت مین و رحمت والا ہے مہربان ہے ہمارے لئے خدا اچھا کارساز ہے اوسوقت یزید پلید نے یہ شعر پڑہا۔

| | |
|---|---|
| یا صیحۃ تحمد من صوایح | ما اھون الموت علی النوایح |
| نالہ و فغان سوگوار عورتونکا اچہا معلوم ہوتا ہے | اور نوحہ گری کرنیسے اونکی موت آسان ہے |

روایت ہے کہ یزید نے اہل شام سے مشورہ کیا کہ انکی ساتھہ کیا کیا جاوے پس اون (ملعونون) نے کہا کہ کاٹنیوالے کتے کے بچے کو نہ رکہنا چاہئے (نعوذ باللہ من ذالک مترجم) مگر اوسوقت نعمان ابن بشیر نے یزید سے کہا دیکھہ خیال کر کہ رسول خدا نے اونسے کیا برتاو کیا تہا وہی برتاو اون سے تو بہی کر۔

روایت ہے۔ ایک مرد شامی نے فاطمہ بنت الحسین کو دیکھکر یزید سے کہا اے یزید اس لونڈی کو مجکو دیدے اوسوقت فاطمہ نے اپنی پہوپی سے کہا کہ اے پہوپہی جان چونکہ مین یتیم ہوگئی ہون اب مین لونڈی ہونگی حضرت زینب نے فرمایا کہ اس فاسق کو کچہ قابو اور قدرت نہین ہے تب مرد شامی نے پوچہا کہ یہ لونڈی کون ہے کسی نے کہا کہ یہہ فاطمہ حسین کی لڑکی ہے اور یہ زینب علی ابن ابیطالب کی بیٹی ہے اوسوقت مرد شامی نے پوچہا کہ اے حسین فرزند فاطمہ بنت رسول اللہ جو بیٹا علی ابن ابیطالب کا کہا ہان وہی علی تب مرد شامی نے یزید سے کہا اے یزید خدا کی مار اور پہٹکار تجہپر ہووے عترت نبی کو تو نے قتل کیا اور اونکے ذریت کو قید کیا بخدا مین سمجہا تہا کہ یہ لوگ روم کے قیدی ہین اسپر یزید غصہ سے آگ ہوگیا کہا کہ بخدا تجکو بہی اونہین مین شامل کرتا ہون پہر اوس ملعون نے حکم دیا کہ اوس بیچارے شامی کی گردن ماری جاوے

روایت ہے کہ یزید نے خطیب کو بلوایا حکم دیا کہ منبر پر جاکر حسین اور اونکے باپ کو برا کہے وہ پلید منبر پر گیا اور امام حسین الشہید اور امیر المومنین علی علیہما الصلوٰۃ والسلام کو برا کہا یزید پلید معاویہ کی تعریف کی اوسوقت علی ابن الحسین نے اوس اوس لعین کو ڈانٹا اور فرمایا کہ جہنم مین جا تو اے خطیب تو نے مخلوق کی خوشی خدا کے عذاب سے بدلے مول لیا خدا تیری جگہ آتش دوزخ مین مقرر کرے سید ابن طاوس فرماتے ہین کہ سنان خفاجی کے فرزند نے کیا خوب شعر جناب امیر المومنین کے شان مین کہا ہے۔

| اعلی المنابر تعلنون بسبه | وبسیفه نصبت لکم اعوادها |
| --- | --- |
| منبرون پر کھلا کھلی اوسکو (علی کو) برا کہتے ہو | حالانکہ اوسکی تلوار سے تمہارے لئے اون منبرون کی لکڑیان درست ہوین |

روایت ہے کہ اوس روز یزید نے جناب علی ابن الحسین سے وعدہ کیا تھا کہ مین تمہارے حاجتون کو پورا کرونگا اونکے لئے حکم دیا کہ اونکو ایسے مکان مین قید کرو کہ سردی و گرمی سے بچا و نہوے چنانچہ وہ سب اوسی مکان مین رہے یہانتک کہ اونکے چہرون کے کھال اوڑ گئی تھی اور جب تک اوس شہر مین رہے حضرت امام حسینؑ پر رو یا کئے۔ جناب سکینہ بنت الحسین کہتی ہین کہ اوسی قید مین چوتھے روز مین نے خواب دیکھا "اس خواب کا ذکر طولانی ہے" آخر خواب کا یہ بیان ہے کہ مین نے ایک بی بی کو "خواب مین" ہودج مین سوار دیکھا وہ ہاتھ اپنے سر پر رکھے تھیں مین نے پوچھا یہ کون بی بی ہین کسی نے کہا کہ فاطمہ زہرا جناب رسول خدا کی بیٹی ہین تمہارے باپ کی مان مین نے کہا کہ بخدا مین انکے پاس جاونگی اور اپنی سرگزشت سب اونسے بیان کرونگی پھر مین جرأت کرکے اونکے پاس گئی روبرو کھڑی ہو کر رونے لگی اور عرض کی کہ امان جان بخدا ہمارے حق سے انکار کیا گیا اے امان بخدا ہماری جمعیت کو پریشان کر دیا اے امان بخدا ہماری حرمت کی رعایت نکی اے امان بخدا میرے باپ حسین کو قتل کیا اوسوقت سیدہ نے فرمایا اے سکینہ

چپ ہو تونے میرے دل کو بالکل ٹکڑے ٹکڑے کر دیا کلیجہ میرا بہن گیا" دیکھ" یہ تیرے باپ حسین کا کرتہ ہے اوسکو جدا نکرونگی جب تک خدا کے روبرو حاضر نہون۔

ابن لھیعہ ابوالاسود محمد ابن عبدالرحمن سے روایت کرتا ہے کہ راس جالوت (عالم یہود) سے مجھسے ملاقات ہوئی مجھسے اوس نے کہا بخدا میرے اور داؤد کے ستر پشت کا فرق ہے مگر جب یہودی مجھکو دیکھتے ہین تو میری تعظیم کرتے ہین اور تمہارا حال یہ ہے کہ تمہارے نبی سے اور اوسکے فرزند سے صرف ایک واسطہ کا فرق ہے اور تم نے اوسکے فرزند کو قتل کر ڈالا۔

حضرت امام زین العابدین سے روایت کہ جسروز سے میرے باپ کا سر یزید لعین کے پاس لئے گئے تھے اوس ملعون نے ہر روز ایک جلسہ قرار دیا اور سر اطہر کو سامنے رکھکر شراب پیتا تھا پس ایکروز اوسکے جلسہ مین سفیر شاہ روم حاضر ہوا وہ روم کے شریفون اور سردار قوم سے تھا اوس نے پوچھا کہ اے عرب کے بادشاہ یہ کسکا سر ہے یزید نے جواب دیا تجکو اس سر سے کیا مطلب ہے سفیر نے کہا کہ جب مین اپنے ملک مین جاؤنگا تو مجھسے کل یہان کا جو دیکھا ہے پوچھا جاویگا پس مناسب سمجھتا ہون کہ اس سر اور صاحب سر کی سرگذشت سے اوسکو خبر کردون تاکہ وہ بھی تیرے خوشی مین شریک ہوے تب یزید نے کہا کہ یہ سر حسین ابن علی ابن ابیطالب کا ہے سفیر رومی نے پوچھا کہ اوسکی مان کون تھی یزید نے کہا کہ فاطمہ بنت رسولخدا تھی اوسوقت اوس سفیر رومی نے کہا کہ تھوک ہے تجھپر اور تیرے دین پر میرا دین تیرے دین سے بہت ہی اچھا ہے کہ میرا باپ اولاد سے ہے اور اونکے بہت سے پشتون کا فرق ہے اسپر بھی نصارا میری تعظیم اور تکریم کرتے ہین اور میری خاک قدم کو تبرک سمجھکر لیجاتے ہین اسلئے کہ میرا باپ اولاد داؤد سے ہے اور تمہارا یہ حال ہے کہ فرزند بنت رسول خدا کو قتل کرتے ہو حالانکہ اوس سے اور پیغمبر سے صرف ایک مان کے واسطے

فرق ہے یہ کیا تمہارا دین ہے پہر اوس سفیر نصرانی نے کہا کہ تو نے کینہ حافر کا حال سنا ہے یزید نے
کہا کہ کہو وہ کیا ہے سفیر نے کہا کہ درمیان عمان اور چین کے ایک دریا ہے چہ مہینہ کی راہ ہے
اوسمین کوئی آبادی سوا ے ایک شہر کے نہین ہے جو بیچ سمندر مین واقع ہے اور طول اوسکا
اسّی دراسّی فرسخ ہے روے زمین پر اوس سے بڑا کوئی شہر نہین ہے وہان کافور و یاقوت
پیدا ہوتا ہے اور اوسمین عود و عنبر کے درخت اُگتے ہین وہ شہر نصارا کے قبضہ مین ہے سوا اونکی کسی
بادشاہ کو اوسمین مداخلت نہین ہے اوس شہر مین بہت سے معبد ہین مگر سب سے بڑا معبد کلیسا ے
حافر ہے اوسکی محراب مین ایک سونے کا ڈبا لٹکا ہوا ہے اوسمین ایک سم ہے کہتے ہین کہ حضرت عیسیٰؑ
کے گدہے کا وہ سم ہی جبکہ حضرت عیسیٰ سوار ہوتے تہے وہ ڈبا سونے اور دیبا سے منڈہا ہوا ہے
اس خیال سی ہر سال تمام نصارا اوسکی گرد طواف کرتے ہین چومتے ہین اور خدا سے اپنی مراد مانگتے
ہین یہ شان اور ادب اوس سم کا ہے اسلئے کہ اونکو گمان ہی کہ یہ اوس گدہی کا سم ہی جبپر حضرت عیسیٰؑ
سوار ہوتے تہے اور تم اپنے پیغمبر کے نواسہ کو قتل کرتے ہو خدا تمکو اور تمہارے دین کو برکت
نہ دیوے تب یزید نے کہا کہ اس نصرانی کو قتل کرو تا کہ وہ اپنے شہرونمین مجہے رسوا نکرے جب
نصرانی کو یہ اوسکا ارادہ قرینے سے معلوم ہوا تو یزید سے کہا کہ کیا تو مجکو قتل کیا چاہتا ہے
یزید نے کہا ہان نصرانی نے کہا کہ اچہا آگاہ ہو کہ مین نے خواب مین تمہارے پیغمبر خدا کو یہ کہتے
ہوے دیکہا ہے کہ اے نصرانی تو بہشتی ہے مین اس کلام سے متعجب ہوا اب مین گواہی دیتا
ہون کہ خدا ے واحد ہے اور محمد اوسکا پیغمبر ہے تب وہ سر حسین کے جانب گیا اور
اوسکو اوٹہا کر اپنے سینہ سے لگایا اوسکو چومتا تہا اور روتا تہا کہ اسی حال مین قتل کیا گیا۔
روایت ہی کہ ایکروز جناب زین العابدینؑ باہر نکلے بازار دمشق مین چلے جاتے
تہے راہ مین منہال ابن عمرو نے آپ سی ملاقات کی حضرت سی پوچہا کہ اے فرزند رسول خدا

کس حال مین آپ نے شام کے فرمایا اسطرح میری شام ہوئی کہ بنی اسرائیل قوم فرعون مین شام کرتی تھی وہ اسطرح کہ اونکے بچون کو ذبح کرتے اونکے عورتون کو جیتا چھوڑتے تھے اے منہال عرب عجم پر فخر کرتے تہے کہ محمد رسول اللہ صلعم ہم مین سے ہین اور ہم اونکے اہلبیت ہونیکا فخر کرتے ہین مگر ہمارا حق چھینا جاتا ہے ہم قتل ہوتے ہین اور آوارہ وطن کئے جاتے ہین ہم خدا کے ہین اور اوسی کیطرف پھر جاوینگے اے منہال کیسی شدت و سختی مین ہم نے شام کی خدا مہیار کا بھلا کرے کیا خوب کہا ہے۔

| | |
|---|---|
| یعظمون له اعواد منبر ۷ | وتحت ارجلهم اولاده وضعوا |
| منبر کی لکڑیان اوسکے لئے (پیغمبر کے لئے) بلند کی گئین | اور اونکے پاؤن کے تلے اونکی اولاد کو پامال کیا |
| بای حکم ابنوه یتبعونکم | فخر لکم انکم صحابه تبع |
| کس حکم سے فرزند اوسکے (پیغمبر کے) تمہارے مطیع ہون | حالانکہ تمہارے لئے باعث فخر اونکی صحبت اور بیعت ہے |

ایکروز یزید پلید نے اپنی محفل مین علی ابن حسین و عمرو بن حسن کو بلایا اور اوسوقت عمرو ابن حسن کا سن غالبا گیارہ برس کا تہا یزید پلید نے عمرو بن حسن کو بلایا اور اوسوقت عمرو ابن حسن کا سن غالبا گیارہ برس کا تہا یزید پلید نے عمرو بن حسن سے کہا کہ میرے بیٹے خالد سے کشتی لڑوگے عمرو ابن حسن نے جواب دیا کہ نہین مگر ایک چھڑی مجھے اور ایک اوسے دے تب مین اوس سے لڑون اسبات پر یزید پلید نے کہا کہ۔

| | |
|---|---|
| شنشنة اعرفها من اخزم | هل تلد الحية الا حية |
| مین اسمین اخزم کے عادت پاتا ہون | سانپ سے تو سانپ ہی کا بچہ پیدا ہوتا ہے |

روایت ہے۔ یزید پلید نے علی ابن حسین سے کہا کہ تم سے مین نے وعدہ کیا تہا کہ تین حاجتین تمہاری پوری کرونگا اون حاجتون کو بیان کرو حضرت نے فرمایا کہ اول میری

سردار میرے آقا میرے باپ حسین کا سر و صورت مجھکو دکھا دے کہ اوسکی زیارت کرون دیکھ
اور رخصت کرون دوسرے یہ کہ جو ہمارا اسباب لوٹ لیا گیا ہے ہمکو واپس کر دے تیسرے اگر
میرے قتل کا ارادہ ہے تو کسیکو مقرر کر کہ اونکو وطن پہونچا دیوے کہ ذریت رسول اپنے
نانا کے مکان مین رہین یزید نے جواب دیا کہ تم اپنے باپ کی صورت تو کبھی نہ دیکھوگے ہان
تمہارے قتل سے مین باز آیا اور معاف کیا عورات کے نسبت سوا تمہارے دوسرا کوئی اونکو
واپس نہ لیجادیگا اور جو تمہارا اسباب لوٹا گیا ہے اوسکی عیوض مین زیادہ سے زیادہ قیمت
دیسکتا ہون مگر وہ نہین مل سکتا حضرت امام زین العابدین نے فرمایا کہ مال تیرا مجھکو درکار
نہین وہ تیرے ہی واسطے ہے اور مین اپنا اسباب اسلئے مانگتا ہون کہ اوسمین میری دادی
فاطمہ بنت محمد کا ایک چرخا ہے ایک مقنع ایک گلوبند اور ایک کرتہ ہے تب یزید نے حکم دیا
کہ وہ سب اسباب واپس کر دیا گیا اور اپنے پاس سے بہی دو اشرفیان اوسمین اور زیادہ
کین حضرت امام زین العابدین وہ اشرفیان لے تو لین مگر اوسکو اوسکو فقیرون اور محتاجون
کو بانٹ دین پہر یزید پلید نے حکم دیا کہ اسیران و قیدیان بتول و آل رسول اپنے وطن
مدینہ رسول کو واپس ہون حضرت امام حسین علیہ السلام کے سر اطہر کے بارہ مین روایت
ہے کہ وہ بہی کربلا مین واپس آیا اور جسم پاک کے ساتھہ دفن کیا گیا اور ایک گروہ اہلبیت
کا اسی پر عمل ہے جو اوپر اشارہ کیا گیا اخبار مختلف کثرت سے اسبارہ مین ہین جسکو ہم نے
نہین ذکر کیا اور اسلئے ہم نے اوسکو ترک کر دیا ہے کہ اس کتاب کے تحریر مین ہم نے
اختصار کی شرط کی ہے۔

روایت ہے کہ جب حرم امام حسین اور عیال اونکے شام سے روانہ ہوئے
اور عراق پہونچے تو راہبر سے اوہنون نے کہا کہ ہمکو کربلا کی راہ سے لے چلو تو جب

وہ سب قتل گاہ مین پہونچے تو جابر ابن عبداللہ انصاری اور ایک گروہ بنی ہاشم اور آل رسول کے مردون کو وہان پر اوترا پایا جو قبر حسین کی زیارت کو آئے تھے ایک ہی وقت مین ان سب سے ملاقات ہوئی وہ سب کے سب روتے پیٹتے نالہ وزاری کرتے ہوئے ملے اور ایسا ماتم برپا کیا کہ جسکی وجہ سے سینون مین زخم ہوگئے اور کئی دن اسی حال سے اوس مقام پر قیام رہا اور وہان کی عورتین بھی ان سب کے پیٹنے مین شریک رہین۔

ابو حباب کلبی نے گچکارون سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ جب ہم کربلا مین وقت شب پہونچے تو ہم نے جنّات کی آوازین یہ شعر پڑھتے ہوئے سنی۔

| | |
|---|---|
| مسح الرّسول جبینہ فلہ بریق فی الخدود | ابواہ من علیا قریش جدّہ خیر الجدود |
| رسول نے ماتھے پر حسین کے ہاتھ پھیرا اور رخسار حسن کے بہت روشن تھے | مان باپ انکے قریش مین بڑے بزرگ ہین اور جد انکے سب اجداد سے بہتر ہین |

روایت ہے کہ اسکے بعد اہلبیت علیہم السلام کربلا سے روانہ مدینہ ہوئے بشیر ابن جزلم بیان کرتا ہے کہ جب ہم قریب مدینہ پہونچے تو امام زین العابدین ع نے ایک جگہہ مقام فرمایا اسباب سفر اوتروایا خیمہ برپا کیا اور حرم محترم بھی اوترے حضرت امام نے مجھسے فرمایا کہ اے بشیر خدا تیرے باپ پر رحمت کرے وہ شاعر تھا تو بھی کچھ شعر کہتا ہے مین نے عرض کی یا ابن رسول اللہ مین بھی شعر کہتا ہون تو حضرت نے فرمایا کہ تو مدینہ مین جا اور حضرت ابا عبداللہ الحسین کی شہادت مین کہہ بشیر کہتا ہے کہ مین گھوڑے پر سوار ہوا اور مہمیز کیا یہانتک کہ مین مدینہ مین پہونچا جب مین مسجد رسول کے قریب ہوا تو آہ وفغان وشور وفریاد چلا کر یہ اشعار پڑھے۔

| | |
|---|---|
| یا اھل یثرب لا مقام لکم بھا | قتل الحسین فادمعی مدرار |
| اے اہل مدینہ یہ شہر تمہارے رہنے کے قابل نرہا | حسین مارے گئے بس لہو کے آنسو میرے آنکھون سے بہتے ہین |
| الجسم منہ بکربلاء مضرّج | والرّاس منہ علی القناة یدار |
| بدن اونکا کربلا مین خاک وخون سے بھرا ہے | اور سر اونکا نیزہ پر چڑہا کر پھرایا جاتا ہے |

بشیر کہتا ہے کہ مین نے پکار پکار کر کہا کہ اے اہل مدینہ علی ابن الحسین اپنی پہوپہیون بہنون اور عورتین کو لیکر یہان آے ہین اور تمہارے قریب اوترے ہین مجکو تمہارے پاس اس لئے بہیجاہے کہ تم سب کو اونحضرات کی مقام سے آگاہ کردون یہ سنکر کوئی عورت پردہ والی مدینہ مین نہ تہی کہ سر کہولے بال بکہرے موںہہ پیٹتی روتی چلاتی فریاد وفغان گریہ وزاری کرتی ہوئی باہر نکل آئی ہو مین نے اوس دن سے زیادہ بڑہ کر گریہ وزاری آہ و فریاد رونا پیٹنا کبہی نہین دیکہا تہا اور بعد وفات حضرت رسولخدا کے اوس دن سے زیادہ کوئی دن غم و مصیبت کا مسلمانون پر نہین گزرا ہے "وہ کہتا ہے" مین نے ایک لڑکی کو امام حسین کے غم مین یہ نوحہ کرتے سنا۔

نعی سیدی ناع نعاہ فاوجعا
ہمارے آقا کی سنانی ایک مخبر نے سنکر مجکو دردمند کیا
وامرضنی ناع نعاہ فجعا
اور سنانے والے کی سنانی نے مجکو بیمار کر دیا

فعینی جودا بالدموع واسکبا
پس اے میری انکہہ رونے مین دریغ نکر
وجودا بدمع بعد دمعکما معا
اور پے در پے آنسو پر آنسو بہا

علی من دہا عرش الجلیل فزعزعا
اوپر ایسے شخص کے جسکی مصیبت فورعرش بر تر پر پہونچی اور ہلا دیا
فاصبح ہذا المجد والدین اجدعا
پس اب یہ دین بزرگ اس وجہ سے ناک ہوگی یعنی بے رونق ہوگیا

علی ابن نبی اللہ وابن وصیہ
اوپر فرزند پیغمبر خدا کے اور اوسکے وصی کے فرزند کے
وان کان عنا شاحط الدار اشسعا
اگرچہ ہم سے وہ بہت ہی دور اور فاصلہ پر ہین

پہر اوس لڑکی نے کہا کہ اے مرثیہ پڑہنے والے تو نے ہمارے غم کو نسبت امام حسین کے تازہ کر دیا اور ہمارے زخم کو ایسا کاری کر دیا کہ وہ اب اچہا نہین ہو سکتا خدا تجہپر رحمت کرے تو کون ہے مین نے کہا کہ مین بشیر ابن جزلم ہون مجکو میرے آقا علی ابن الحسین نے بہیجا ہے اور وہ

مع حرم پاک حضرت امام حسین فلان مقام پر چھوڑ دیا اور اہلبیت امام کیطرف روانہ ہوین پھر مین نے بھی گھوڑے کو مہمیز کیا اور راہ مین پیچھے ہو لیا وہان پہونچکر دیکھا کہ لوگون کا اسقدر ہجوم ہے کہ راہ پانا دشواری ہے آخر مین اپنے گھوڑے سے اوترا اور صفون کو چیرتا ہوا بمشکل در خیمہ پر پہونچا حضرت علی ابن الحسین خیمہ مین تھے وہ حضرت باہر تشریف لائے دست مبارک مین ایک رومال تھا جس آنسو پونچھتے جاتے تھے اور اونکے پیچھے ایک خادم کرسی لئے آرہا تھا آکر اوس نے کرسی رکھدی حضرت اوسپر بیٹھ گئے جوش رقت سے رونیکو آپ ضبط نکرسکتے تھے تمام لوگون کے رونے چلانے آواز ہر طرف سے بلند تھی لوگ حضرت کو پرسا دیتے تھے اوس جگہ پر نہایت ہی شدت سے ماتم والم برپا ہوا حضرت نے سب کو ہاتھ سے اشارہ کیا وہ سب فوراً چپ ہو گئے اوسوقت آپ نے کہا حمد و ثنا و شکر و سپاس اوسیکو زیبا ہے کہ جو پروردگار عالم رحمن و مہربان اور مالک روز جزا کا ہے خالق کل کائنات ہے وہم و عقل مین نہین آیا ہے اور تصور کرنے سے بری ہے رفیع المکان ہے اسرار سے قریب ہے مین بری مصیبتون زمانہ کی گردش پر درد والم سوزش و مشقت رنج و تکلیف پر اوس کا شکر کرتا ہون آگاہ ہو اے لوگو جبکا مین شکر کرتا ہون اوسی خدانے مجکو بڑی مصیبتون سے آزمایا دوستو " اسلام مین بڑا رخنہ پڑ گیا حضرت امام حسین مع اپنے اقربا کے قتل ہوے اونکے اہل و عیال قید کئے گئے اونکا سر نیزہ پر رکھکر شہر وہین پھرایا گیا " ارے " یہ ایسی مصیبت عظیم ہے کہ اوس سے بڑھکر کوئی مصیبت نہین ہے اے لوگو تم کون شخص ایسا ہے کہ حسین کے قتل کے بعد خوش ہوئے اور کون ایسا دل ہے کہ اونکی شہادت پر غمگین نہو اور کون ایسا ہے کہ اس غم مین اوسکا آنسو تھم جاوے اور زیادہ آنسو بہانے مین بخل کرے واقعی کہ سات طبق آسمان کے اونکے قتل پر روے سمندر راہی ہوجون

سے آسمان ارکان سے زمین اپنے اطراف سے درخت اپنی شاخون سے مچھلیان طلاطم دریا مین ملایک مقرب اور اہل آسمان یہ سب اپنے اپنے طریقے پر روے اے لوگو کون سا دل ہے کہ اونکے قتل سے ٹکڑے ٹکڑے نہوا ہو کون سا جگر ہے کہ اوس رنج سے نہ جلا ہو کون سا کان ہے کہ جس نے اس رخنہ اسلام کو سنا ہو اور بہرا نہو گیا ہو ایہا الناس ہماری صبح اسطور سے ہوئی کہ ہم آوارہ ذلیل پریشان رسوا اور دور شہرون مین مثل قیدیان ترک و کابل کے پہرایے گئے حالانکہ کوئی جرم ہمنے نہین کیا اور کسی امر مکروہ تک کے مرتکب نہوے نہ کوئی رخنہ اسلام مین ہمارے جانب سے پڑا ہم نے اپنے آبائے اولین سے نہین سنا بخدا یہ تمہاری بنائی ہوئی بات ہے خدا جانتا ہے اگر رسول خدا اونکو ہمارے قتل کے لئے حکم دیتے جسطور سے کہ آنحضرت نے ہماری دوستی اور محبت کے لئے وصیت کی تہی تو اس سے زیادہ وہ نکرتے جو اونہون نے ہمارے ساتھہ کیا پہر یہ پڑہا ان اللہ وانا الیہ راجعون کوئی مصیبت اوس سے زیادہ دردناک پر الم و غمناک و شدیدہ سخت نہین ہے پس خدا سے اون مصائب کا جو ہمپر گذرے ہین اور جو کچھہ ہمپر ہوا ہم اجر چاہتے ہین در اصل وہ غالب اور بدلا لینے والا ہے۔

روایت ہے کہ اس اثنا مین صوحان بن صعصعہ بن صوحان "ستہاریسے" کہڑا ہوا لنج تہا اوس نے یہ عذر کیا کہ میرا پاؤن بیکار ہے مین لنج ہون اس عذر کو امام نے منظور کیا اور اوس کے حسن ارادت پر شکریہ ادا کیا اوسکے باپ پر خدا کی رحمت بہیجی۔

اب علی ابن موسی ابن جعفر ابن محمد ابن طاوس مصنف کتاب کہتے ہین جب حضرت امام زین العابدین مع اپنے اہلبیت کے مدینہ مین داخل ہوئے

اور اپنے قوم واعزہ واقارب کے مکانات دیکھے تو گویا اون مکانون کو اپنے
احوال زبان حال سے یہہ نوحہ کرتے ہوئے سنا گویا وہ مکانات اپنے حامیون
کے معدوم ہونے سے باعلان گریہ وزاری کر رہے ہین اور ایسا روتے تھے
جیسے کسی عورت کا بچہ مرجاوے وہ اونکے حالات گویا راہ چلنے والون سے پوچھتے
تھے اونکے قتل گاہون کے دہیان مین اپنے کو جوش وہیجان مین لاتے تھے اونکی موت
پر روکر کہتے تھے واثکلاہ ہائے بربادی "گویا" وہ کہتے تھے کہ ایقوم رونے پیٹنے
مین ہماری مدد کرو اور اس مصیبت عظیم مین ہمارا ساتھہ دو کیونکہ وہ لوگ جنکی جدائی سے
ہم روتے ہین جنکے حسن اخلاق بزرگ ہمارا رد تا ہے وہ ہماری راتون اور دنون کے دل
لگی کے باعث تھے وہ ہماری صبح اور اندہیری کے روشنی تھے وہ ہمارے شرف وافتخار
کی طناب تھے ہماری قوت ونصرت کے اسباب تھے ہمارے چاندون آفتابون کے قایمقام
تھے کوئی ایسی رات نہ تہی کہ اونہون نے اپنی بزرگی سے ہماری وحشت دور نہ کی ہو اور
ہماری عزت کو اپنے انعام سے مضبوط نکیا ہو وہ لوگ ہمکو اپنی مناجات سحری سناتے
تھے اونہون نے اپنے رازون کے ساتھہ ہمکو کامیاب کیا تہوری ہی زمانے مین ہمارے
میدانون کو اپنے محفلون سے آباد کر دیا اپنے فضائل سے ہماری طبیعتون کو خوشنود کر دیا اور
اپنے عہدون کے پانی سے ہماری لکڑیون کو سرسبز کر دیا ہماری نحوستونکو اپنی سعادتون
کے نشوونما سے دور کیا کتنے درخت مناقب کے ہمپر لگائے تھے ہماری محفل کو آفات
سے بچاتے تھے اکثر صبح کو ہم اونکے سبب سے اور مکانون اور قصرون پر مشرف ومفتخر تھے
ہم ہمیشہ سرور وفرحت کے لباس مین رہتے تھے اونہون نے کس قدر مردگان زمانہ
کو ہماری گہاٹیون مین جلایا اور کتنے کھوکلی اور چورچور ہڈیون کو انہون نے میرے راضی

رکھنے کو زندہ کیا تھا پس تیر ہاے موت نے اونکے باب مین ہمپر قصد کیا اور اہل زمانہ نے اونکے بارہ مین
ہمپر حسد کیا وہ دشمنو مین مسافر اور تیر ہاے جور و ظلم کے نشانہ ہوگئے اونکی انگلیو نکے کٹنے سے اچھی باتون
کی جڑ کٹ گئی اونکے عمدہ خصلتون منٹنے سے مناقب و محامد شکایت کرتے ہین اونکے اعضا کی زوال سے
نیکیان جاتی رہین اونکے مکانات کے وحشت کے سبب احکام رو رہے ہین ایسے پرہیزگار ونکے
کہ جنکا خون ایسی لڑائی مین بہایا گیا خدا سے فریاد ہے ایسے ذی کمالون کے لیے کہ جنکے علم کا جھنڈا
اون جنگون مین سرنگون ہوا اللہ سے داد طلب ہے اگر صاحبان خرد مصائب مین ہمارے شریک ہون
اور وہ نشانات جنکے اثر باقی ہین معین ہین کیونکہ وہ بہی ہماری صورت رو رہے ہین جیسا کہ ہم روتے
ہین وہ بہی جوش و اضطراب مین ہین جیسا کہ ہم جوش اضطراب مین ہین اگر تم سنتے کہ کیونکر نمازین زبان
حال سے اون پر روتی اور کیونکر خلوات کہ لوگ اونپر روتے ہین اور حسن اخلاق اونکا کیسا مشتاق ہے
بزرگان دین کی مجلسین اونکو کیونکر روتی ہین مسجد ونکی محرابین اونپر کیسا رو رہی ہین اور مخزن و مخرا
فوائد کے سطور اونکو پکار رہے ہین تو تم سنتے کہ البتہ سنا ان مصائب کا غم ہین ہمکو ڈالتا اور
تقصیر کو تم اس حادثہ شاملہ سے پہچان لیتے بلکہ اگر تم ہمارے تنہائی اور بیکسی اور ہماری مجلسون
اور آثار کے خلو کو دیکھتے تو یقیناً وہ امر دیکھتے کہ جو صابر کے دلکو دردناک کرتا ہی اور سینو نکے
غمو نکو جوش مین لاتا ہی یقیناً اب وہ دیار جو ہم پر حسد کرتے تہے ہمارے اوپر شماتت کرینگے ہنسینگے
خطرون اور خدشون نے ہمپر فتح پائی ہاے کسقدر ہمارا شوق اون مکانون کے جانب ہے
جنمین وہ ساکن ہوے ہین اور کسقدر اون چشمون کا اشتیاق ہے جہان وہ قائم ہوے
ہین اور بس گئے ہین کاش ہم انسان ہوتے کہ اونکو تلوار کی آنچ سے بچاتے اور موت کی سختی
اونسے دور کرتے اہل کینہ کے جور و ظلم سے اونکو محفوظ رکھتے دشمنون کے تیرون کو اون سے
لوٹا دیتے اب جب کہ یہ شرف مساعدت واجبہ ہمسے فوت ہوگئے تو ہم کیون نہ اونکی اجسام پاک